

اہل سنت و جماعت کون ہیں؟

مصنف
مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

ناشر
قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اہل سنت و جماعت کون ہیں؟

حسب الارشاد: پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ
سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ دعوٰی شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
خطیب جامع مسجد غلام عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں!

نام کتاب

السنن وجماعت کون ہیں؟

تالیف

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کتابت

محمد جمیل مرزا، بی اے سیالکوٹ

محمد ارشد سلیم قادری چٹنوں موم

عبد الغنی (پرنٹر)



۲۰۸ _____ صفحات

۱۱۰۰ _____ بارشتم

روپے _____ قیمت

مطبع

گنج شکر پرنٹرز لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انتساب

فقیر اپنے اس حقیر کا دشمن کو استاذ الاساتذہ، فخر الجہازہ، عمدۃ
الدرسین، زبدۃ المحققین، آفتابہ الہندیۃ، مخدوم ملک و ملت،
مخزن علم و حکمت، پیر طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر، سیدی سیدی
مرتب، استاذی علامہ اکابر حافظ محمد عالم صاحب لازلت شہوں افضلہ
شیخ الجامعہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

کی

ذات گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔
جن کی شفقت، تربیت اور دُعا سے مسئلہ حق الہندیۃ
و جامعۃ کی خدمات سرانجام دینے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ
بجاہ النبی اکرم الکریم العظیم القسیم الخیر علیہ افضل
الصلوٰۃ والتسلیم قبول فرماتے۔
اور فریغہ نجات بناتے۔

(امینؑ؟)

فقیر ابو اکامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرافی غفرلہ
خادم دارالعلوم قادریہ عبد الحکیمیہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

دفتر
۵۵۱۹۶۷
کھنڈ
۵۸۶۶۷۲

ماخذ کتاب

- ۱- قرآن پاک
- ۲- تفسیر ابن عباس از سید المفسرین عبداللہ بن عباس
- ۳- تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
- ۴- تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
- ۵- تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمۃ
- ۶- تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن محمد نسفی علیہ الرحمۃ
- ۷- تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیہ الرحمۃ
- ۸- تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ
- ۹- تفسیر روح البیان از امام اسماعیل سحقی علیہ الرحمۃ
- ۱۰- تفسیر روح المعانی از امام محمود آوکی علیہ الرحمۃ
- ۱۱- تفسیر عنری از شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۲- تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۱۳- تفسیر جلالین از " " " " " "
- ۱۴- تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
- ۱۵- تفسیر ظہیری از امام قاضی شامی علیہ الرحمۃ
- ۱۶- تفسیر حنفی از امام معین الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ
- ۱۷- تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریعی علیہ الرحمۃ
- ۱۸- تفسیر محلل از امام سلیمان علیہ الرحمۃ
- ۱۹- تفسیر صاوی از امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ
- ۲۰- صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۲۱- صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۲۲- جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۲۳- ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
- ۲۴- ابو داؤد از امام سلیمان بن اشعث علیہ الرحمۃ
- ۲۵- نسائی از امام احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمۃ
- ۲۶- دارقطنی از امام علی بن عمر علیہ الرحمۃ
- ۲۷- مشکوٰۃ از امام ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۲۸- طبرانی از امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
- ۲۹- مستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن حیدر علیہ الرحمۃ
- ۳۰- تلخیص مستدرک از ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی
- ۳۱- مسند امام احمد از امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ
- ۳۲- کنز العمال از امام علی بن حسام الدین علیہ الرحمۃ
- ۳۳- مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق علیہ الرحمۃ
- ۳۴- فتح الباری از امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی
- ۳۵- عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ
- ۳۶- بیہقی النفوس از امام ابو محمد عبداللہ بن ابی حمزہ
- ۳۷- ارشاد الباری از امام شہاب الدین ابو محمد عسقلانی
- ۳۸- مرقاۃ از امام علی العساری علیہ الرحمۃ
- ۳۹- اشعۃ اللغات از امام عبدالحی محدث دہلوی
- ۴۰- مظاہر حق از نواب قطب الدین دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۴۱- داری از امام عبداللہ بن عبدالرحمن داری
- ۴۲- سنن کبیرے از امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی
- ۴۳- جامع صغیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۴۴- شرح الصدور از " " " " " "
- ۴۵- مواہب اللدنیہ از امام احمد عسقلانی علیہ الرحمۃ
- ۴۶- زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی علیہ الرحمۃ
- ۴۷- دلائل النبوة از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
- ۴۸- حلیۃ الاولیاء از " " " " " "
- ۴۹- دلائل النبوة از امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی
- ۵۰- شمائل ترمذی از امام محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ

- ۵۱۔ البیاد والنہایہ از محمدالدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ
۵۲۔ النہایہ از " " " " " "
۵۳۔ شفاہ شریف از امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ
۵۴۔ شرح شفاہ از امام علی القاری علیہ الرحمۃ
۵۵۔ نسیم الریاض از امام شہاب الدین غنابلی علیہ الرحمۃ
۵۶۔ مدارج النبوة از امام عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
۵۷۔ ثابتہ بالستہ ازہ " " " " " "
۵۸۔ جذب القلوب از امام عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
۵۹۔ طبقات ابن سعد
۶۰۔ الاستیعاب از امام ابن عبد البر علیہ الرحمۃ
۶۱۔ مصباح الزجاجة از عبد الغنی دہلوی
۶۲۔ فیض الباری از نور شاہ کشمیری
۶۳۔ فتح الملہم از مولوی شبیر محمد عثمانی
۶۴۔ کنوز الحقائق از امام عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمۃ
۶۵۔ انوار محمدیہ از امام یوسف بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۶۶۔ شواہد الحق ازہ " " " " " "
۶۷۔ جامع کرامات الاولیاء " " " " " "
۶۸۔ افضل الصلوات " " " " " "
۶۹۔ جواہر البصائر " " " " " "
۷۰۔ حجة الاثر علی العالمین " " " " " "
۷۱۔ منتخب الصمیمین " " " " " "
۷۲۔ طحاوی از امام طحاوی علیہ الرحمۃ
۷۳۔ مسانید امام عظیم از امام محمد بن محمد علیہ الرحمۃ
۷۴۔ مطالع المسرات از امام محمد ہمدانی علیہ الرحمۃ
۷۵۔ دلائل الخیرات از امام عبدالرحمن زکریا علیہ الرحمۃ
۷۶۔ انیس الجمیس از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۷۷۔ خصائص الکبریٰ ازہ " " " " " "
- ۷۸۔ الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۷۹۔ تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۸۰۔ مجمع الزوائد از امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
۸۱۔ فتاویٰ حدیثیہ " " " " " "
۸۲۔ نعمت کبریٰ " " " " " "
۸۳۔ صواعق محرقہ " " " " " "
۸۴۔ بیان المیلاد النبوی از امام عبدالرحمن ابن جوزی
۸۵۔ کتاب الوفاء از " " " " " "
۸۶۔ مولد العروس " " " " " "
۸۷۔ وفاء الوفاء از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ
۸۸۔ مقاصد حسنہ از امام محمد بن عبدالرحمن سخاوی
۸۹۔ القول البدیع " " " " " "
۹۰۔ کتاب الفذکار از امام یحییٰ بن شرف النوری
۹۱۔ طبقات الکبریٰ از شیخ عبدالوہاب شحرانی
۹۲۔ میزان الکبریٰ " " " " " "
۹۳۔ شامی از امام ابن عابدین علیہ الرحمۃ
۹۴۔ مجمع البحار از علامہ طاہر طینی علیہ الرحمۃ
۹۵۔ مبسوط از امام حسینی علیہ الرحمۃ
۹۶۔ فنیۃ الطالبین از شیخ سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ
۹۷۔ تنزیہ القلوب از امام محمد امین الکردی علیہ الرحمۃ
۹۸۔ مرآة الجنان از امام از امام عبداللہ یاضی علیہ الرحمۃ
۹۹۔ روض الریاضین از امام عبداللہ یاضی علیہ الرحمۃ
۱۰۰۔ عوارف المعارف از امام شہاب الدین سمہودی
۱۰۱۔ کیمیائے سعادت از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
۱۰۲۔ حصیۃ الشہداء از علامہ عمر بن احمد زرقانی علیہ الرحمۃ
۱۰۳۔ مفردات از امام لاجب اصغری علیہ الرحمۃ
۱۰۴۔ سیوت علیہ از امام علی بن برغان الدین علیہ السلام

- | | |
|--|--|
| ۱۰۵- الدرر السنية از امام احمد بن حنبل | ۱۰۵- الدرر السنية از امام احمد بن حنبل |
| ۱۰۶- سيرت النبويه | ۱۰۶- سيرت النبويه |
| ۱۰۷- كتاب الفوائد في الصلوات والاعمال از شهاب الدين احمد بن عبد اللطيف عليه الرحمة | ۱۰۷- كتاب الفوائد في الصلوات والاعمال از شهاب الدين احمد بن عبد اللطيف عليه الرحمة |
| ۱۰۸- تجنبيه الخالفين از امام فقيه ابو الليث سمرقندي | ۱۰۸- تجنبيه الخالفين از امام فقيه ابو الليث سمرقندي |
| ۱۰۹- بستان العارفين | ۱۰۹- بستان العارفين |
| ۱۱۰- الرياض النضره از امام ابو جعفر احمد عليه الرحمة | ۱۱۰- الرياض النضره از امام ابو جعفر احمد عليه الرحمة |
| ۱۱۱- حيوته الميروان از امام كمال الدين دميري عليه الرحمة | ۱۱۱- حيوته الميروان از امام كمال الدين دميري عليه الرحمة |
| ۱۱۲- تاريخ طبري از امام ابن جرير عليه الرحمة | ۱۱۲- تاريخ طبري از امام ابن جرير عليه الرحمة |
| ۱۱۳- رساله السنين از شيخ مصطفي كرمي عليه الرحمة | ۱۱۳- رساله السنين از شيخ مصطفي كرمي عليه الرحمة |
| ۱۱۴- فتوح الشام از ابو عبد الله محمد بن واقدى عليه الرحمة | ۱۱۴- فتوح الشام از ابو عبد الله محمد بن واقدى عليه الرحمة |
| ۱۱۵- التوسل بالشي از امام ابو حامد بن مرزوق عليه الرحمة | ۱۱۵- التوسل بالشي از امام ابو حامد بن مرزوق عليه الرحمة |
| ۱۱۶- حصن بصين از امام محمد بن محمد حمزدي عليه الرحمة | ۱۱۶- حصن بصين از امام محمد بن محمد حمزدي عليه الرحمة |
| ۱۱۷- اسنى المطالب از شيخ محمد بن سعيد درویش عليه الرحمة | ۱۱۷- اسنى المطالب از شيخ محمد بن سعيد درویش عليه الرحمة |
| ۱۱۸- ازالة الحقا از شاه ولي الله دهلوي عليه الرحمة | ۱۱۸- ازالة الحقا از شاه ولي الله دهلوي عليه الرحمة |
| ۱۱۹- حجة الله البالغة | ۱۱۹- حجة الله البالغة |
| ۱۲۰- انتخابه في سلاسل اوليائه | ۱۲۰- انتخابه في سلاسل اوليائه |
| ۱۲۱- شرح قصيده امالي از ملا علي قاري عليه الرحمة | ۱۲۱- شرح قصيده امالي از ملا علي قاري عليه الرحمة |
| ۱۲۲- شرح فقر الكبر از | ۱۲۲- شرح فقر الكبر از |
| ۱۲۳- قصيده النعمان از امام نعمان بن ثابت عليه الرحمة | ۱۲۳- قصيده النعمان از امام نعمان بن ثابت عليه الرحمة |
| ۱۲۴- قصص الانبياء از علامه عبد الواحد عليه الرحمة | ۱۲۴- قصص الانبياء از علامه عبد الواحد عليه الرحمة |
| ۱۲۵- بستان المحدثين از شاه عبدالعزیز دهلوي عليه الرحمة | ۱۲۵- بستان المحدثين از شاه عبدالعزیز دهلوي عليه الرحمة |
| ۱۲۶- فتاوى عزيزي از | ۱۲۶- فتاوى عزيزي از |
| ۱۲۷- اعلام الموقعين از ابن قيم | ۱۲۷- اعلام الموقعين از ابن قيم |
| ۱۲۸- كتاب الروح | ۱۲۸- كتاب الروح |
| ۱۲۹- جلازالانفهام | ۱۲۹- جلازالانفهام |
| ۱۳۰- الفرقان بين اوليائ الرحمن والشیطان از ابن تیمیة | ۱۳۰- الفرقان بين اوليائ الرحمن والشیطان از ابن تیمیة |
| ۱۳۱- نشر الطيب از مولوي اشرف علي تھانوي | |
| ۱۳۲- احاد القنوتی | |
| ۱۳۳- شتائم لادويه | |
| ۱۳۴- احاد المشتاق | |
| ۱۳۵- افاضات الیومیه | |
| ۱۳۶- طريقه مولود | |
| ۱۳۷- جمال الاولیاء | |
| ۱۳۸- رحمة للعالمين از قاضي سليمان منصور پوری | |
| ۱۳۹- القسوة والسلام | |
| ۱۴۰- عون العبود از مولوي شمس الحق | |
| ۱۴۱- الشامة العتیریه از نواب صديق حسن جھوپالی | |
| ۱۴۲- مسک الختم از | |
| ۱۴۳- مجموعة الرسائل والمسائل الجديرة از علي بن نجيد | |
| ۱۴۴- تفسير ستاری از مولوي عبدالقادر دهلوي | |
| ۱۴۵- تعقوت الايمان از مولوي محمد اعلي دهلوي قسبل | |
| ۱۴۶- سيرت المصطفى از مولوي ابراهيم ميرزا کونوي | |
| ۱۴۷- تاريخ الهدية از | |
| ۱۴۸- سراج المنیرا | |
| ۱۴۹- الکوکب | |
| ۱۵۰- سيرت النبي از مولوي شبلي نعماني | |
| ۱۵۱- خطبات مدراس از مولوي سليمان ندوي | |
| ۱۵۲- فيض الباري از مولوي انور شاه کشميري | |
| ۱۵۳- المہند از مولوي خليل احمد انبھوي | |
| ۱۵۴- تجدي تحريك پر ایک نظر از مولوي بہار الحق مگھ | |
| ۱۵۵- عطر الوردہ از مولوي ذوالفقار علي ديوبندي | |
| ۱۵۶- فضائل درد و شريف از مولوي ذکریا سہارنپوري | |
| ۱۵۷- رحمت کائنات از مولوي زاہد الحيني | |

- ۱۵۸۔ اخبار الاخبار از شیخ عبدالحق دہلی علیہ الرحمۃ
۱۵۹۔ مکتوبات شیخ عبدالحق از ۰ ۰ ۰ ۰
۱۶۰۔ کتاب الاسرار والعصاف از امام بیہقی علیہ الرحمۃ
۱۶۱۔ تحفہ الزکریٰ لرفیقہ محمد بن علی شراکانی
۱۶۲۔ اخبار الہدیٰ لمرکز ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء
۱۶۳۔ اخبار الہدیٰ لمرکز ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء
۱۶۴۔ اخبار الہدیٰ لمرکز ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء
۱۶۵۔ اخبار الہدیٰ لمرکز ۲۱ اپریل ۱۹۳۳ء
۱۶۶۔ اخبار محمدی دہلی ۱۵ جولائی ۱۹۳۳ء
۱۶۷۔ اخبار الاعتصام لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۵۳ء

مسک اہلسنت وجماعت کا ترجمان

ماہنامہ سیالکوٹ
پاکستان
طیبہ
محمد زین العابدین قادری

مدیر اعلیٰ: علامہ ابوالحکام محمد ضیاء اللہ قادری

فی پریچ ۱۰ روپے سالانہ ۱۲۰ روپے
خط و کتابت کا پتہ

دفتر ماہنامہ ماہ طیبہ تحصیل بازار سیالکوٹ پاکستان
فون دفتر ۵۵۱۹۶۷ — — — — — رٹائٹنگ ۵۸۶۶۷۳

Click For More Books

فہرست

۱۶۳	۲۵	یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاۃ اللہ	۱	ماخذ کتاب
۱۶۹	۲۶	اذان سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا	۲	وجہ تالیف
۱۷۳	۲۷	انگوٹھے چوسنے کا ثبوت	۳	امکان کذب باری تعالیٰ
۱۸۲	۲۸	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴	اللہ تعالیٰ کا علم خیب ذاتی
۱۸۷	۲۹	رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	۵	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت
۱۸۸	۳۰	حاضر و ناظر	۶	بے مثل بشریت
۱۹۶	۳۱	علم غیب عطائی	۷	شفاعت
۲۰۰	۳۲	حضور علیہ السلام کو دنیا و آخرت کا معلم	۸	عبدالمصطفیٰ، عبدالتی نام رکھنا
			۹	یا رسول اللہ پکارنا
			۱۰	دُور و نزدیک سے سُننا
			۱۱	اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا
			۱۲	نفع رساں
			۱۳	وسیلہ
			۱۴	معلم کائنات
			۱۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے علم کھایا
			۱۶	سماع مومن
			۱۷	نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا
			۱۸	دُعا بعد از نماز جسنازہ
			۱۹	ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا
			۲۰	ہاتھ اور پاؤں چومنا سجدہ نہیں
			۲۱	محفل میلاد شریف
			۲۲	دن مقرر کرنا
			۲۳	وَمَا أَهْلَ بَيْتِهِ لَعَبَدُ اللَّهِ
			۲۴	نعم شریف

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وجہ تالیف

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَى وَسَلَامًا عَلَى خَيْرِ الْوَرَى
عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى خُصُومًا عَلَى سَيِّدِ الْوَرَى
شَمْسِ الضُّحَى بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى
كَهْفِ الْوَرَى دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ مَنبَعِ الْجُودِ
وَالْعَطَاءِ عَالِمِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
كَانَ نَبِيًّا وَأَدَمُ بَيْنَ الْطِينِ وَالْعَمَاءِ وَعَلَى إِلَهٍ
وَأَمْحَايَه وَأَنْزَاجِهِ وَبَيْتِهِ وَذَرِيَّتِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ
ذَوِي الدَّرَجَاتِ وَالْعُلَى -

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سرور کائنات، مخمور موجودات، باعش تخلیق کائنات، منبع برکات، اصل
کائنات، روح کائنات، جان کائنات، مبداء کائنات، وجہ کائنات، صدر بزم کائنات، مختار
شش جہات، حضور نور، نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی
امت سے پیدا فرمایا۔ اس کے بعد اللہ کریم جل جلالہ کا یہ احسان ہے کہ اہل سنت و جماعت بنایا۔
دعا ہے کہ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسی مسلک پر استقامت عطا
فرمائے۔ (آمین سے)۔

اس وقت دنیا میں کئی فرقے موجود ہیں۔ جو کہ اپنی اپنی تبلیغ میں شب و روز کو شاں ہیں۔
ان فرقوں میں دیوبندی اور غیر مقلد حضرات کی سازشیں اور ان کی ابلہ فریبی روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ایک دور تھا کہ جب دیوبندی حضرات غیر مقلدین کو دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ ان کو اپنی مسجد میں نماز تک نہ پڑھنے دیتے تھے۔ دیوبندی حضرات کے اکابر مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی حسین احمد مدنی۔ مولوی خیر محمد جانسہری۔ مولوی سبب الرحمن لدھیانوی وغیرہم کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔

ادھر غیر مقلدین حضرات مقلدین پر مشرک کے فتووں کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ میاں نذیر حسین دہلوی۔ نواب صدیق حسن بھوپالی۔ مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی۔ مولوی عبد اللہ غازی پوری۔ مولوی شاد اللہ امرتسری۔ حافظ عبدالشہر پوری غیر مقلدین کے اکابر کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔ مگر چند سالوں سے دیوبندی اور غیر مقلدین اہل حدیث حضرات نے راولپنڈی شہر میں دیوبندی حضرات کے مولوی غلام خاں کے ہاں ایک اجلاس میں ایک مذہبی تنظیم سواد اعظم اہلسنت وجماعت بنائی اور جگہ جگہ اس تنظیم کے تحت اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس تنظیم کے صدر دیوبندی اور سیکرٹری حافظ عبدالعقاد رورپڑی غیر مقلد ہیں۔

دراصل ان حضرات کا اتحاد صرف اور صرف اہل سنت وجماعت حضرات کے خلاف ہے۔ انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے سواد اعظم اہلسنت وجماعت نام رکھا ہے۔

غیر مقلدین حضرات سے اگر سوال کیا جائے کہ اپنے آپ کو حنفی کہلانے والا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد کیا آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اہلسنت وجماعت ہے؟ تو جواب نفی میں دیں گے۔ حافظ عبدالعقاد رورپڑی جو کہ اس نوزائیدہ جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں ان سے پوچھ لو۔ یا رورپڑی صاحب اپنے رسالہ تنظیم اہلحدیث میں ہی اپنا فتوے شائع کر دیں۔ دیوبندی حضرات (جو کہ اپنے آپ کو مقلد اور حنفی کہلاتے ہیں) سے کوئی پوچھے کہ مقلد کو صحیح العقیدہ مسلمان تسلیم نہ کرنے والا آپ کے نزدیک اہلسنت وجماعت ہو سکتا ہے۔ تو جواب نفی میں دیں گے۔ تو پھر ان دونوں کا آپس میں ملکر سواد اعظم اہلسنت وجماعت تنظیم بنانا اور اس کے تحت جلسے کرنا اس حقیقت کی ترجمانی ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ حضرات دھوکہ دے کر اپنے دامن تزییر میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ اور یہ سراسر عیاری اور مکاری ہے۔ حقیقت میں یہ دونوں ہی

اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔ لیبیل اور ٹائٹیل لگانے سے کام نہیں چلتا۔ اگر کوئی پیشاب کی بوتل پر عرق گلاب کا لیبیل لگا کر مارکیٹ میں لے آئے تو وہ عرق گلاب نہیں بن جاتے گا۔ بلکہ پیشاب کا پیشاب ہی رہے گا۔

مرشدی مخدومی میدی سندی مرتبی شیخ طریقت عالم شریعت۔ مخزن علم و حکمت
محسن اہلسنت حضرت قبلہ عالم پیر خواجہ محمد شفیع صاحب قادری علیہ الرحمۃ سجادہ نشین
دربار گوہر بارغوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات نے ان دیوبندی اور غیر مقلدین و ہابی حضرات
کی اس سازش کو بھانپتے ہوئے حکم فرمایا کہ ایک ایسی کتاب لکھو جس میں قرآن و حدیث
کی روشنی میں دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے عقائد کا بطلان پیش کیا جاتے اور واضح
کیا جاتے کہ دیوبندی اور غیر مقلد و ہابی اہلسنت وجماعت نہیں۔

میرے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی ساری زندگی شریعتِ مطہرہ کی پابندی اور مسلک
حق اہلسنت وجماعت کی اشاعت میں گزری۔ جہاں کہیں بھی کوئی شریعتِ مطہرہ کے
بغاوت کرتا اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کے خلاف آواز اٹھاتا۔ آپ تحریری
اور تقریری ہر دو طریق سے اس کے سدباب کے لیے کوشاں رہے۔

فقیر نے اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیکر سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی بارگاہِ بیکس پناہ میں استغاثہ پیش کر کے غوث العالمین، غوث الاعظم، شہنشاہ اولیاء
سیدنا ابو محمد عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضانہ عننا کی بارگاہ میں فریاد
کرتے ہوئے اپنے شیخ کامل علیہ الرحمۃ کے ارشاد مبارک کی تعمیل کرنے کی کوشش کی۔

الحمد للہ رب العالمین! اللہ تعالیٰ جل جلالہ، رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے فضل و کرم اور سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقرب اور حضور قبلہ عالم
علیہ الرحمۃ کی نظر التفات سے یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں موجود ہے۔

فقیر نے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن
پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں مستند کتب کے حوالجات سے پیش کیا ہے۔

تغیب کو بالآخر رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا مسلمان ضرور فیصلہ کرے
گا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین و ہابیوں کا اہلسنت و جماعت کہلانا دھوکہ دہی اور اہل
فریبی ہے۔

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے عقائد جو درج کیے ہیں۔ یہ ان کے مسلمہ اکابر
کی کتب میں تحریر ہیں۔ تفصیلاً اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کرنا ہو اور ان کتابوں کے نام
دیکھنے ہوں توفیق کی کتاب و ہابی مذہب کی حقیقت اور عقائد و ہابیر کا مطالعہ فرمائیں۔
اس کتاب میں درج کردہ کتب کے حوالہ جات نہایت احتیاط سے درج
کئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو حوالہ جات کی طلب ہو تو وہ حوالہ جات کی فوٹو سٹیٹ
منگو سکتا ہے۔ اس کا خرچہ طالب کے ذمے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اپنے پیارے حبیب ربیب نبی کریم ﷺ
رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانان عالم کو ان مذہبی بھروسوں سے
عوذ رکھے اور مسلک حق اہلسنت و جماعت پر قائم رہنے کی توفیق بخشنے۔
(آئینہ تم آمیز)

فقیر ابو الحامد محمد سید ضیاء اللہ القادی الاشرافی غفرلہ

خطیب مرکزی جامعہ مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

رہائش ۵۵۶۶۷۳

فون دفتر ۵۵۱۹۶۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امکان کذب باری تعالیٰ

دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

الہنت وجماعت حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا - (پ ۱۵) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا - اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی

تفسیر کبیر | امام المفسرین علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں۔

لَئِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَظُنَّ
بِاللَّهِ الْكِذْبَ بَلْ يَخْرُجُ بِذَلِكَ
عَنِ الْإِيمَانِ - (تفسیر کبیر ص ۱۹۹ مطبوعہ مصر)

کسی مسلمان کو یہ جانتا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا گمان ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللَّهِ صِدْقًا وَالذَّلِيلُ
عَلَيْهِ الْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللَّهِ
مُحَالٌ - (تفسیر کبیر ص ۱۳۸ ج ۴)

سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی صفت میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے اور اللہ تعالیٰ میں نقص ہونا محال ہے۔

لے غیر مقلدین کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام رازی کو امام ہمام کھانے۔ نیز کھانے کہ امام رازی رضی اللہ عنہما عقیدہ اور مذہب کے مسلمان الہنت تھے۔ (الحدیث اتر ص ۵ ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء) حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آید اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں۔ (درآیت تفسیری ص ۹) (فقیر قادری اشرفی غفرلہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تفسیر ضیاء اوی | ممدۃ المفترین امام عبد الرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

لَا يَتَطَرَّقُ الْكُذْبُ إِلَى حَبْرِهِ
بِوَجْهِهِ لِأَنَّهُ نَقَصٌ وَهُوَ
عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ

جھوٹ اللہ تعالیٰ کی خبر میں کسی طرح
بھی راہ نہیں پاسکتا کیونکہ وہ نقص ہے
اور نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(تفسیر ضیاء اوی ص ۱۵۱)

تفسیر حازن | زبدة المفترین علامہ علی بن محمد حازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ فَاتَّهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ
الْكُذْبُ - (تفسیر حازن ص ۳۲۱ ممر)

مُراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ
خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ اور اس کا
جھوٹ ہونا ممکن نہیں۔

تفسیر تادری | دیوبندی اور غیر مقلدین الحدیث حضرات کے مدد میں مولوی
عبد القادر صاحب دہلوی بھی رقمطراز ہیں کہ

جھوٹ نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ نقص سے پاک ہے۔ (تفسیر تادری ص ۱۸۳ ج ۱)

تفسیر سراج المنیر | علامہ خطیب محمد بن شہر بنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
قَوْلُهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى كَافِرَانِ

قَلَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنْ الْخُلْفَ
فِي حَبْرِ اللَّهِ مُحَالٌ

اس میں دلیل ہے کہ خلف وعید
اللہ تعالیٰ کی خبر میں محال ہے۔
(تفسیر سراج المنیر ص ۳۳۳ ج ۱)

تنویر الابصار | علامہ محمد بن عبد اللہ ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
وَلَا يوصفُ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى كَافِرَانِ

بِالْقَدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ السَّفَةِ
وَالْكُذْبِ لِأَنَّ الْحَالَ لَا يَدْخُلُ

بیعقلی اور کذب پر قادر ہونے سے
موصوف ہونا۔ دست نہیں ہے کیونکہ

تحت القدرة وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ محال قدرت کے نیچے داخل نہیں ہوتا۔
يقدر وَلَا يَفْعَلُ - (ترجمہ لایبغا) اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔

اذا وصف الله تعالى اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا وصف
بما لا يليق به --- کے لیے ایسا وصف

..... او نسبة الى الجهل والعجزا بیان کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں
والنقص ويكفر - --- یا اللہ تعالیٰ کو یا عاجزی یا نقص

کی طرف منسوب کیا تو وہ کافر ہوگا۔
(فتاویٰ عالمگیری ص ۲۵۸ ج ۲)

علاّمہ محمد بن علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ
شرح فقہ اکبر | انّہ لا

اللہ تعالیٰ کا ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے
یوصف الله تعالى بالقدرة على
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے۔
الظلم لأن المحال لا يدخل

اور یہ کہ محال قدرت کے تحت نہیں ہے
تحت القدرة وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ
لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے
انہ يقدر وَلَا يَفْعَلُ

اور کرتا نہیں۔ (شرح فقہ اکبر)
مکتوبات شریف | امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں۔
او تعلق از جميع نقائص و سمات
وہ بلند ذات تمام نقائص سمتوں اور

حدوث منزہ و متبرّا است۔
حدوث سے منزہ اور پاک ہے۔

(مکتوبات شریف فارسی مکتب نمبر ۲۶۶ جلد اول مطبوعہ کلکتہ)
قاری میٹھے کرام :- قرآن پاک اور مستند مفسرین، محدثین اور محققین کی کتب

کے حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہل حدیث
حضرات اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کا عقیدہ کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے جب چاہے غیب دریافت کر لے۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

ہر نہاں و عیان کا جاننے والا ہے۔

وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔

ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا

سب سے بڑا بلندی والا۔

بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب

جاننے والا ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (پ ۶ ع ۲)

عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

الْكَبِيرُ الْمُتَعَالَى (پ ۱۳ ع ۸)

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

(پ ۵ ع ۵)

قاریض کرام :- دریافت کسی سے کیا جاتا ہے جس کو ذاتی علم ہو۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے کلم کھلا بغاوت کرنا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات اہل سنت وجماعت نہیں ہیں۔

امام ابوالبخاری محمد اسماعیل دہلوی قبیل نے لکھا ہے۔ کہ سوائس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقریر الایمان ص ۱۸)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوانیت

دوبندی حضرات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نوانیت کے منکر ہیں۔ صرف بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور بھی ہے اور بشر بھی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات بشریت کی ابتداء سے بھی پہلے کی ہے مگر دنیا میں لباسِ بشری میں جلوہ افروزی فرمائی ہے۔ لباس بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

جیسا کہ جبریل امین علیہ السلام تو رہیں مگر سیدہ مریم علیہا السلام کے پاس جب تشریف لاتے ہیں تو لباسِ بشری میں جس کا تذکرہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں رب العالمین جل جلالہ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے :

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا .

(پا ۷۷) پس اُس کے سامنے ایک تندرست

آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

مشکوٰۃ المصابیح کی پہلی حدیث شریف جس کے راوی خلیفہ و دوم خلیفہ برحق تینا امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرماتے ہیں :

فَخَنُّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ .

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہمارے پاس ایک آدمی آیا۔

اہم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پر مجاہد شخص کون تھا؟ تو حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ
اَعْلَمُ؛ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔
تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ جِبْرِيلُ
ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱ مطبوعہ دہلی، مجمع بنجاری شریف ص ۱۰۷ اور قطنی ص ۱۲)

قاری من حضرات! زُجُلُ مرد کو کہتے ہیں اس کے بال سیاہ ہیں۔ لباس اس کا سفید
بے مرد کی شکل میں اُس کی دو آنکھیں، دو ہاتھ، دو پاؤں، دو کان ہیں۔

اہل علم حضرات کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ محدثین نے کتب اہادیث شریفہ میں ایسی
نئی روایات درج فرمائی ہیں جن میں جبیل امین فرشتہ بارگاہ نبوی میں کئی مرتبہ
حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کی صورت میں حاضر ہوا تھا۔ جیسا کہ دیوبندی
حضرات کی معتد شخصیت ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و
اولیاء الشیطن میں بھی اس حقیقت کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

وَقَدْ اخْبَرَنَا الْمَلَانِكَةُ جَاءَتْ
ابراہیم علیہ السلام فی صُوْرَةِ
البَشَرِ وَاِنَّ الْمَلِكَ تَمَثَّلَ لِمَدِيْمٍ
بَشَرًا سَوِيًّا وَكَانَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صُوْرَةِ بَحِيَّةٍ الْكَلْبِيَّةِ وَ
فِي صُوْرَةِ اَعْدَانِي يَبْرَاهِمِ النَّاسِ
كَذَلِكَ -
اور جب تک اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتے
ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشری صورت میں
آئے اور فرشتہ مریم علیہ السلام کے سامنے
ٹھیک بشر کی صورت میں آیا۔ اور جبریل علیہ
السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
وحیہ کلبی کی صورت میں ملورا عراقی کی صورت
میں ظاہر ہوا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی
ایسا ہی دکھائی دیتا تھا۔

والفرقان بین اولیاء الرحمن والشیطان ص ۱۱

ابن تیمیہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں کاتبہ ذکر کرتے
ہوتے یہ آیت لکھتے ہیں:

وَقَالُوا۟ اَتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد بھی ہے حالانکہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جن کو وہ اولاد

بجھے ہیں وہ اولاد نہیں بلکہ باعزت بندے ہیں (سورہ انبیاء)

جبریل کو قرآن پاک میں بشرًا سَوَّيَا بھی فرمایا گیا ہے۔ عبد بھی فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں رَجُلٌ کا لفظ بھی بولا گیا ہے۔ وحیہ کلی بشر کی شکل میں متشکل ہو کر آنے کا تذکرہ بھی موجود ہے مگر ہے وہ نوری۔

جبریل کے انسانی شکل میں متشکل ہو کر آنے۔ لباس بشری میں ظہور پذیر ہونے سے کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جبریل کی نورانیت کا انکار کیا ہے؟ کہیں بھی ایسا نہیں ہوا۔ کسی ایک صحابی نے بھی جبریل کی نورانیت کا انکار نہیں فرمایا۔

جب جبریل علیہ السلام جو رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام، خادم اور امتی ہے وہ نور ہو کر لباس بشری میں آئے تو اس کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور نہ ہی اُس کی نورانیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ تو اُس جبریل کے بلکہ ساری کائنات کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر لباس بشری میں کائنات میں جلوہ افروز ہوں تو ان کی نورانیت میں کیسے فرق آئے گا۔ اور کون مسلمان ان کی نورانیت کا انکار کرے گا۔

اب آپ کے سامنے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نورانیت کے بارے میں عقیدہ پیش کیا جاتا ہے

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان | أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے

جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔ تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عراس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴ ج ۱، زرقانی شریف ص ۲ ج ۱، مدارج النبوة فارسی ص ۲ ج ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲۴، مطالع المسترات للفاسی ص ۲، عطر الوردہ ص ۲۴، تفسیر حینی فارسی ص ۱۴، بشرح قصیدہ امالی ص ۳۵

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَ أُمَّيْ أَخِي بُرَيْدِي
عَنْ أَدَلِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ .
يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے آپ
آپ پر قرآن ہوں مجھے خبر دیں کہ وہ پہلی چیز
کون سی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیا
سے پہلے پیدا فرمایا۔

تو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
يَا جَابِدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ
الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ .
اے جابرا! اللہ تعالیٰ نے بے شک سب
اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور
مواہب اللدنیہ شریف سے پیدا فرمایا۔

مشیح ۱، زرقانی شریف مشیح ۲، ح ۱، سیرت علیہ مشیح ۳، ح ۱، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات
مشیح ۲، ح ۱، حجة اللہ علی العالمین مشیح ۲، انوار المحمدیہ مشیح ۱، عصیة الشہدہ مشیح ۱، فتاویٰ حدیثیہ مشیح ۱،
شارح بخاری امام احمد قسطلانی قدس سرہ الربانی نے ایک روایت اپنی کتاب متطاب
مواہب اللدنیہ میں نقل فرمائی ہے کہ سرکار سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مڑی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد شہید کربلا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اور وہ ان کے والد ماجد علی القرضی شیر خدا شکل کشاکش اللہ وجہ الکریم سے نقل فرماتے
ہیں کہ روح کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ
خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ
عَامٍ . (مواہب اللدنیہ مشیح ۱، زرقانی
شریف مشیح ۲، ح ۱، جواہر البحار للبخاری مشیح ۱، انوار المحمدیہ مشیح ۱، حجة اللہ علی العالمین، تفسیر
روح البیان مشیح ۲، ح ۱۲)

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے
چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے
حضور میں ایک نور تھا۔

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

ان فرموداتِ مصطفوی سے انہر من اشمس والاس ہے کہ رسولِ مکمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں پر اپنی نورانیت کا واضح طور پر اعلان فرمایا ہے۔

پس جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار ہی ہے۔ اُس کا طریقہ اور لائن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے صریحاً خلاف ہے۔

خلافِ پیغمبر کے راگزید ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اب آپ کے سامنے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا صحابہ کرام علیہم السلام جو ہمارے لیے روشنی کا مینار ہیں۔ ان کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کے عمائد کے لیے معیار اور کوئی جو مقرر فرمایا ہے۔ وہ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي ہے۔

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امت محمدیہ کے عظیم المیزان

بہت ہی اور علامہ یوسف نبھانی علیہما الرحمتہ نے اپنی کتابوں میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ جو کہ حضرت کے اس مبارک شعر سے عیاں ہے۔ بیان فرمایا ہے :

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ يَا الْخَيْرِ يَدْعُو

كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَا نَيْلَةِ الظُّلَامِ

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔

دلائل النبوة صفحہ ۲۲۵ ج ۱، جواہر البحار صلا ج ۱

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | خلیفہ سہام خلیفہ برحق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُوحِي كَالنَّوْدِ يَخْدُجُ مِنْ تَنَائِيهِ . دواہب اللذیہ مشرفہ ص ۲۴

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، زرقانی شریف) درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | غزوہ تبوک سے فتح و نصرت اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد

جب دارشہ کون و مکان، رسول انس و جان، سیاح لامکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شان سراپا قدس میں تسبیح کرنے کی اجازت طلب کی تو رحمت عالمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چچا جان کیسے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے منہ کو سلامت رکھے۔ تو حضرت کے اشعار میں سے آفری دو اشعار جن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ کیلئے ہے۔ درج کرتا ہوں۔ یہ اشعار امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے عظیم المرتبت محدثین مثلاً امام جلال الدین سیوطی، محدث ابن جوزی، علامہ ابن حجر مکی، علامہ حلبی، علامہ دحلان مکی، علامہ نبھانی، علامہ ابن عبد البر، علامہ حاکم، علامہ ابن کثیر، علامہ شہرستانی علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند تصانیف میں درج فرماتے ہیں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
الْأَرْضُ وَصَارَتْ بِبُورِكَ الْأَخْفُ!
فَخَنَّ فِي ذَٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ
وَسُبُلُ السُّرْمَاءِ تَخْتَوِفُ

آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ دکناب الوفا ص ۳۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۹ ج ۱، انسان العیون ص ۱ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳، جواہر البحار ص ۲، انوار المحمدیہ ص ۸۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲، مواہب اللذریہ ص ۲، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲۴ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، کتاب الملل والنحل ص ۲۴ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱ ج ۸، تلخیص المستدرک ص ۲۲ ج ۳

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

Click For More Books

ہیں کہ:

إِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَسُّمُ فَرَطَاتِهِ تَوَدُّوْنَ أَرِيْنَ أَبِيكَ كَ تَوَدُّ مَبَارِكِ
رخصتوں کی بڑی مقدار، مواہب اللدنیہ سے چمک اٹھتیں۔

مشکوٰۃ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، شفا شریف ص ۳۹، حاشیہ شامل ترمذی ص ۱۱۱، شرح
شفا طاعلی قاری بر حاشیہ نسیم الرایس ص ۳۲، مدارج النبوة فارسی ص ۱۲، تجل العالی العالمین

سیدنا النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَدِينَةَ مَكَّةَ مِنْ مَدِينَةِ يَثْرِبَ
مَدِينَةَ مَكَّةَ مِنْ مَدِينَةِ يَثْرِبَ
جس دن رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی
نورانیت سے مدینہ منورہ کی برجہ یروشمن

در ترمذی شریف ص ۲۰۲، مشکوٰۃ المصابیح ہو گئی۔

مشکوٰۃ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۶۹، انوار

المحمدیہ ص ۳۲، زرقانی شریف، سیرت حلبیہ ص ۲۳۳، ج ۲، جواہر البہار ص ۶، خصائص الکبریٰ

ص ۱۱۱، مدارج النبوة ص ۲، مستدرک ص ۱۲، ج ۳، تخیص المستدرک ص ۱۲، ج ۱۲

علامہ قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ القوی صاحب مظاہر حقی نے اسی حدیث

شریف کے تحت لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے در و دیوار بھی روشن ہو گئے تھے۔

(مظاہر حقی ص ۳۲، ج ۳)

ناظرین حضرات! مندرجہ امدیث شریف سے پیارے آقا و سوا احمد مختار

حبیب کردگار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نورانی عقائد کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے تھے۔

پس دیوبندی حضرات جو صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر ہی بشر مانتے ہیں۔ انہیں بشر بشر کی رٹ ملگتی ہیں۔ ساتھ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہلسنت وجماعت ہیں۔ احادیث کی روشنی میں جو یادنی سُنل پیشوائے کُل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد واضح ہوتے ہیں ان سے دیوبندیوں کا انحراف کر کے اہلسنت وجماعت کہلانا محض ایک فراڈ اور دھوکہ ہے۔ اہلسنت وجماعت جو ہیں وہ وہی ہیں۔ جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے ہیں اور وہ اہلسنت وجماعت (بریلوی) ہی ہیں۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں آپ کی اولاد اطہار تھی۔ آپ کھاتے پیتے تھے۔ اس لیے آپ نور نہیں۔ دیوبندی حضرات کی عقل اور ان کا علم شیخ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے کے لیے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا پینا، شادی کرنا، ازدواج مطہرات اور اولاد پاک ہونا ماننا ہے۔ مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان جن کے سامنے شبہ اسدراہی کے دو لہا، کُل کائنات کے ملبا و تار مٹی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھاتے پیتے تھے۔ ان کو بھی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شادیوں کرنا، ازدواج مطہرات اور اولاد پاک کا ہونا معلوم تھا۔ مگر پھر بھی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے تھے۔ جیسا کہ اُمتِ محمدیہ کے تمام معتزین کے سردار سیدنا سیدنا امیر المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرآن پاک کی آیت کریمہ:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ (پتہ ۷) ایک نور آیا اور روشن کتاب

کی تفسیر ان الفاظ مبارکہ سے فرماتے ہیں:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
يَعْنِي مُحَمَّدًا -

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما مطبوعہ مصر
علیہ وآلہ وسلم -

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا جس کے سامنے کائنات کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھاتے پیتے تھے۔ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں جس کو محدث ابن جوزی اور قاضی شامی اللہ پانی پتی علیہما الرحمۃ نے بیان فرمایا ہے:

إِذَا أَرَضَعَتْهُ فِي الْمَنَزِلِ اسْتَعْنَى
بِهِ عَنِ الْمَصْبَاحِ -

جب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے امّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اسے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو۔ تو میں نے جواب دیا کہ:

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْ قَدْ نَارًا وَ لَكِنَّهُ
نُورٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور مجسم (بیان المیلاد النبویؐ تفسیر مظہری)

سیدہ امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

سیدہ امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امام الاقرین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔ امّ ایمن وہ لڑکی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی۔ اور جو آپ کی والدہ (باقی اگلے صفحہ پر)

وسلم کی دوسری ذاتی جس نے آپ کو دودھ مبارک پلایا ان کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ جیسا کہ ان کے اُس شعر سے جو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر کہا ہے سے واضح ہے:

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَٰلِكَ نُورًا
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے۔ اور آپ ان میروں اور آریخوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲ ج ۲)

اب آپ کے سامنے آپ کی پھوپھیوں کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے آپ کی ازواج مطہرات کو دیکھا بھی تھا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو بھی دیکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کھاتے پیتے بھی دیکھا تھا۔

تیبہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

حضرت علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ
راایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول منظر صلی اللہ

(بقیہ صفحہ) کے دنات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے تکر شریف تک ہمراہ لاتی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت اس کی بہت عزت کرتے تھے چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے بسناد خود حدیث راایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُمّ ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے حافظ ابن کثیر نے تاریخ البیہ والنعیاء میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے بوسے تو آپ نے اُمّ ایمن کو آزاد کر دیا۔ اور اپنے موٹی اور متبنی زید بن مارث سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس اُن سے اسامہ بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے۔ حضرت اُمّ ایمن کا نام برکت تھا۔ اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابہ میں ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ راستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت شغاف و سفید پانی تھا۔ اُترا۔ میں نے اُسے خوب سیر ہو کر پیا۔ اُس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزہ سے رکھی تھی (سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱، اصابہ۔ البیہ والنعیاء) (فقیر ابوالکلام محمد قاضی اللہ العابدی مدظلہ العالی)

Click For More Books

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جانِ حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ ویدم کہ نور دے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۲۲) شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر غمِ دالم کے ساتھ حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مصرعہ فرمایا جس سے آپ کا عقیدہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔

لَقَمَدِ الْمُصْطَفَىٰ بِالشُّوْرِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲۹ ج ۲)

مندرجہ بالا دونوں روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سرکارِ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شروع سے لے کر آخر تک نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے بارے میں نور ہونے کا ہی عقیدہ رکھتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ چنانچہ آپ کے ظاہری طور پر پردہ فرما جانے کے بعد غمِ دالم کا اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں: يَا عَيْنُ فَاخْتَلَيْتِ وَسُحْتِي وَابْتِغَيْتِ + وَ اَبْكِي عَلٰى نُورِ الْبَلَادِ مُحَمَّدًا ! اسے آنکھ آنسو بہا اور انوس کر شہوں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمُصْطَفَىٰ يَا الْحَيِّ وَالشُّوْرِ وَالْهُدَىٰ

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے اور سرِ ابراہیم ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲۶ ج ۲ مطبوعہ بیروت)

سیدہ ارومی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ: محبوب رب اکبر مالک مجرب و محمد مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر آپ کی تیسری پھوپھی جانِ حضرت سیدہ اروسیٰ
بنتی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے عقیدہ کا اظہار کرتی ہوئی فرماتی ہیں جس کو ابن سعد نے اپنے
طبقات میں درج کیا ہے۔

عَلَى نُورِ الْبَلَدِ مَعَ جَمِيعًا
ذَسُوْلِ اللّٰهِ اَحْمَدًا فَاَشْرُكُنِيْ!

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں مجھے آپ
کی مرح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۵ ج ۲)

ماظن یہ حضرات: پیارے رسولِ محرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا زوجِ مطہرات
کو جانتے ہوئے ان کی اولاد و طبقات کا علم رکھتے ہوئے اور کھانا پینا دیکھتے ہوئے بھی
سجاسیات اور آپ کی پھوپھی جانِ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ بھی ہے کہ رب کا محبوب
و ان سے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو رہے۔

آئیے اب ان حضرات کا عقیدہ پیش کیا جا آسے۔ جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی ازواج و نظرات میں شامل ہیں اور پوری کائنات کے مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضرت سرکارِ طیبہ
عابدہ زاہرہ عارذہ

سے دیوبندیوں اور دیگروں کے ہمد اور مشور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف
محدث ابن سعد کے بارے لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں۔ خود قابلِ سند ہیں۔ خطیب بغدادی نے
ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں۔ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَا لَيْصَفَ
كِتَابًا كَيْفَ نُوِيَ فِيْ طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ اِلَى وَاٰخِرَتِهِ فَاَحَادٍ فِيْهِ وَ اَحْسَنَ
دبيرة ابنی ملکہ انوارِ سدید حسن خاں جو پولوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب
ہدیۃ السائل لکھا پر دیتے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔ (خطبات مدراس ص ۱۱)

سے فخرِ ابوبکر صدیق مولوی ابراہیم میر سبکی کوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی رہائی دیکھنے سمجھنے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو علمی مشکلات میں مرجح صحابہ تعین فرماتی ہیں۔
كُنْتُ أُخَيِّطُ فِي السَّخْرِ فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ
فَطَلَبَتْهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعٍ نُورٍ وَجْهَهُ.
رخسانہ کبریٰ ص ۱۵۶ ج ۱ ح ۱۰۰ ح ۱۰۰ حجرت اللہ علی

یہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوتلی کر گئی
بڑی تلاش کے باوجود سوتلی نہ ملی۔ اتنے میں
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کمرہ
میں تشریف لاتے۔ تو ان کے چہرہ مبارک
کے نور کی شعاعوں سے سوتلی مل گئی۔

العالمین ص ۶۸۸، القول البدیع ص ۱۴۶، عیسیٰ و الشہدہ ص ۱۲۰، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶

ملا علی قاری، علامہ جلال الدین سیوطی علیہما الرحمۃ نے سرکارِ ستیہ ام المؤمنین،
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :

كُنْتُ أَذْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْإِبْرَةِ فَصَالَ
الظُّلْمَةُ لِيَايِسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رخصانہ کبریٰ للسیوطی ص ۱۵۱
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کی چمکتی
سوتلی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

ج ۱، شرح شفا بر حاشیہ نسیم الریاض ص ۳۲۸ ج ۱، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶

قاری بن کلام: حضرت سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے گھر جن کا آنا جانا بھی ہے۔ وہ ترفرا میں کہ آپ نور ہیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے پیار سے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ذرا ہیں کہ محمد عربی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

وہ دایاں جنوں نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔ اور
جنوں نے حضور کو کھاتے پیتے دیکھا اور جن کے گھر میں بوجبِ خاں ہے وہ سب کچھ

دبیہ صوفی فضیلت کا اقرار کرتے ہوتے نظر آ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جس مشکلات
کے حل کرنے میں مرجح صحابہ تعین۔ (درما جامعہ ص ۱۵۸) (فیروز المآخذ محمد صیاد اللہ قادری عفری)

Click For More Books

کھانا پینا، رہنا سنا دیکھ کر بھی یہی عقیدہ رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔
رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی پیاری پھوپھی جان جنہوں نے آپ کی
ازواج مطہرات، اولاد پاک کو دیکھا، کھانا پینا، رہنا سنا سب ان کے پیش نظر تھا۔
مگر عقیدہ کیا تھا؟ آپ نور ہیں۔ بلکہ نور علی نور ہیں۔

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جنہیں آپ کے حرم شریف ہونے کا شرف حاصل
ہے جن کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمام مسلمانوں کی لاء تیار کیا۔ وہ تو فرما میں کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ اور صرف نور ہدایت ہی نہیں بلکہ نور حسی ہیں۔
ان سبھی حضرات کو آتائے نامدار مدنی آجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے
پینے کا علم تھا۔ اولاد کا ازواج کا علم تھا۔ مگر عقیدہ یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نور ہیں۔ بلکہ نور علی نور ہیں۔

جس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحابہ کرام علمی مسائل حل کرتے ہوں وہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو باوجود کہ زوجہ محترمہ ہونے کے بھی فرمایا کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نور حسی ہیں۔ مگر دیوبندیوں کی عقل پرنا معلوم کون سا پر وہ ہے۔
کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ وہ کھاتے تھے پیتے تھے ان کی بیویاں تھیں۔ ان کی اولاد تھی۔ اس
یے بشر ہیں۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اہل سنت و جماعت کے امام کا شاف
الفتی، امام الامم سیدنا امام اعظم،
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت علی صاحبنا الصلوٰۃ والسلام میں بدیعہ حقیقت
پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں:

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ أَكْتَسَى؛
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِسُورِهَا لَكَ

آپ وہ نور ہیں کہ جو وہیں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔
(قصیدۃ النعمان ص ۱۱)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے عقائد مستند محدثین کی مستند کتب سے آپ کے پیش نظر ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ان سب حضرات کو حضور کے کھانے پینے، ازواج مطہرات، اولاد و طبقات، کا علم ہوتے ہوئے یہی عقیدہ تھا کہ نور ہیں۔ پس اہل سنت و جماعت وہی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت پر عقیدہ رکھے۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نورِ حسی نہیں مانتا وہ اہل سنت و جماعت نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دیوبندی اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پلنے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دو ناتیرا دے ڈال صدقہ نور کا
جو گدا دیکھو لیتے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ)

بے مثل بشریت

دیوبندی و بابی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشریت کہتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات سے در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پابریات کو بے مثل مانتے ہیں۔ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ نے اُن مقدس عورتوں کو حُرْمَتِ رِکْنَاتِ عَلَیْہِ الْفُضْلُ الْعَلْوَةُ وَالتَّسْلِیْمَاتِ کے نکاح میں آئیں دُنیا بھر کی دوسری عورتوں سے بے مثل قرار دے دیا۔

جس بستی تک کے نکاح میں آنے کی برکت سے وہ عورتیں دُنیا بھر کی عورتوں سے ممتاز ہو گئیں اور بے مثل ہو گئیں۔ تو اُس بستی جمیل کی مثل کائنات بھر میں کون ہو سکتا ہے؟ رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

إِنِّي لَأَسْتُمِثِّلُكُمْ
میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

(جامع ترمذی ص ۹ ج ۱ صحیح بخاری شریف ط ۲۴۶ (مروی))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَأَسْتُمِثِّلُكُمْ
میں تمہاری ہیئت جیسا نہیں ہوں۔

سیدنا ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فرمایا:

أَسْتُمِثِّلُكُمْ
میری مثل تم میں سے کون ہے؟

صحیح بخاری شریف ط ۲۴۶ صحیح مسلم شریف ط ۳۵۵ ابوداؤد شریف ط ۳۵۵

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نے بھی یہ عرض نہ کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مثل بشر ہیں۔ آپ کے دو ہاتھ، دو پاؤں ہیں۔ کھاتے پیٹتے ہیں۔ آپ کی ازواج مطہرات ہیں۔ اور اولاد و طبیبات بے بلکہ سب کے سب خاموش ہیں۔ اور آپ کے ارشاد کے مطابق سر تسلیم خم کیے ہیں۔ صحابہ کو تو جرات نہ ہوتی مگر آج دیوبندیوں کو جرات ہو گئی کہ منبر رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اعلانیہ یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری مثل بشر ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لَمْ آدَى قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہ پہلے کسی کو دیکھا ہے۔ اور نہ ہی بعد میں۔

دارتج کبیر مشرح، خصائص الکبریٰ، ص ۱۷۳، ترمذی شریف ص ۲۳۱

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَا دَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ دَسْوَلِ اللَّهِ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي

فی وجهہ میں نے جبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا کہ آپ کے چہرہ انور پر سورج چل رہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۸)

ایک صحابی رسول بیان فرماتے ہیں کہ:

لَمْ آدَى شَيْئًا كَانَ أَجْوَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (طبرانی شریف ص ۱۷۳ مطبوعہ مصر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے بڑھ کر ٹھنڈی اور خوشبودار کوئی چیز نہیں دیکھی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ آپ صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ مِثْلَكُمْ وَأُسْتَعْمَى مِثْلَكُمْ۔ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھانا پینا دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری شریف ص ۱۲۱، صحیح مسلم شریف ص ۳۵۲)

علامہ احمد سطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اَعْلَمُ آتٍ
بِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ خَلْقَ
بَدْنِهِ الشَّرِيفِ عِلًّا وَجَنِبَهُ لَمْ يُطَهَّرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ خُلِقَ
أَدْمَجِي مِثْلَهُ خُوب جَان لَوْ لَا أَنْصَرَتْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسَمِ الْجَمْرِ كَمَا
طَرِحَ بِيَدِهَا كَرَأْنُ كَسَمِ لَمْ تَكُنْ فِي بَيْطِهِ بِيَدِهَا ۱۰۱ اور نہ ہی ان کے بعد کوئی پیدا ہوگا۔
(مواہب اللدنیہ شریف صفحہ ۱۱۵)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے پیارے حبیب سبب
چہرہ مبارک نبی کریم روف و رحیم علیہ افضل السلوة والتسليم کے رُوح النور۔

چہرہ مبارک کی قسم اٹھائی ہے۔ فرمایا

وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ (پت ۱۸ ع)

علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف زرقانی شرح
مواہب اللدنیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

فَسَّرَ لِعَضُّهُمْ كَمَا حَكَاهُ الْأَمَامُ مِنْ خَدِّ الدِّينِ النَّحْيِ
بِوَجْهِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ بِشَعْرِهِ

(زرقانی شریف صفحہ ۲۱ مطبوعہ مصر)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا
بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

خاتمہ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ

کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
سیدہ طیبہ طاہرہ عمدتہ وارینہ ام المؤمنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ مبارک کے
متعلق اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ

لے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جو کہ واد میر کے امام العصر میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، علی شکوات کے محل کرنے میں مرجع صحابہ میں درجہ اولیٰ ۱۱۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

كُنْتُ أُخَيِّطُ فِي الشَّخْرِ فَسَقَطَتْ
الْإِبْرَةَ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ
عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
فَلَبَّيْتَنِي الْإِبْرَةَ بِشَعَائِ
نُورٍ وَجْهِهِ -

میں تھری کے وقت کچھ سمی۔ یہی تھی کہ
سوئی کر گئی بڑی تباہی لے؛ وجود سوئی نہ
ملی۔ اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کمرہ میں تشریف لائے تو ان کے چہرہ
مبارک کے نور کی شعاعوں سے سوئی مل گئی۔

۱ خصائص کبریٰ ص ۱۵۶ ح ۱۵۶۰ ح ۱۵۶۰۰ القول البدیع للسخاوی ص ۱۵۱
عقیدۃ الشہداء ص ۱۱۱ قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶

سوزن گمشدہ ملتی ہے تبسمت میرے
شام کو صبح بنا تا ہے اُسب اک تیرا !!

حنفیوں کے عظیم المرتبت محدث اعلیٰ قاری رحمۃ اللہ الباری نے شرح شفا میں
سرکار سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ ان الفاظ میں درج
فرمایا ہے۔

كُنْتُ ادْخُلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ
حَالَ الظُّلْمَةِ لِيَبْيَأَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کی چمک
سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

۱ خصائص کبریٰ ص ۱۵۱ شرح شفا بر ما شیخ نسیم الرایض ص ۳۲ مطبوعہ مصر
قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶

ت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
خلیفہ آدل سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ

والتسلیم کے چہرہ مبارک کے متعلق اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ كَدَانَةِ
الْقَمَرِ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ
مبارک چاند کی طرح منور تھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رخ نور تبارکی طرح تھا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بِلْ هَيْثَلِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ
كَأَنَّ مُسْتَبْدِ نِيرَانًا
نہیں بلکہ آپ کا چہرہ اندر سورج اور چاند
کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

دشکوۃ شریف ص ۵۱۵ صحیح مسلم شریف ماہب اللدنیہ ص ۲۵ زرقانی شریف
انوار المحمدیہ ص ۱۳ دلائل النبوة بیہقی ص ۱۵ ص ۱۹۳ شفاء شریف بیہقی ص ۳۹ خصائص
کبریٰ ص ۱۴۸ حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۸ دارمی شریف بیہقی ص ۳۲ منتخب العیضین
رحمۃ للعالمین ص ۴۴ مظاہر حق ماہدۃ لمعات فارسی ص ۲۰۲

شاعر نے خوب کہا ہے
چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب
اور ہلال عمید ابروئے حبیب!

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء کے
نور چشم اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
کے تحت جگر اور خلیفہ راشد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا عقیدہ ان الفاظ
میں بیان فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْمًا مَضْمًا يَتَلَوُّهُ كَوَدَّ وَجْهَهُ
رَسُولِ يَأْكُ مَسْلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآبِ كَاجْهَرِ مَبَارِكِ اس
بلند تہ و بالے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس
طرح روشن اور سنور تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا

شامل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی خصائص کبریٰ للسیوطی ص ۱۸۸ مجمع الزوائد لابن حجر مکی
ص ۲۹ جہر البیہار النہانی ص ۳۵ دلائل النبوة ص ۲۲ نشر الطیب ص ۲۰

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام المفسرین فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المفسرین امام فخرالدین

رازی علیہ الرحمۃ نے سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے چہرہ مبارک کے متعلق ان کا عقیدہ علامہ زرقانی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

لَا نَسْتَعِيْبُ وَجْهَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ شَبْدًا لِّلنَّوْءِ بَعِثْتُ
يَقَعُّ نَوْرًا عَلَى الْجَدَائِرِ إِذَا قَالَتْهَا
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ
جب اس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو
وہ چمک اٹھتیں۔ (زرقانی شریف ص ۶۱ مطبوعہ بیروت)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھنوی کی گواہی | مولوی ابراہیم صاحب میرسیا لکھنوی کی گواہی

بھی دوح کرنی فائدہ سے خالی نہ ہوگی۔ چنانچہ رقمطراز ہیں کہ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے رخ انور پر نور نبوت پر لوری حقیقت سے جلوہ گر تھا۔ جو کسی صاحب بصیرت
سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعدد عبادیت میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت
کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۳۸ ج ۱)

ہمدانی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ | شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے

اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری علیہ الرحمۃ میں بھی ایک ہمدانی صحابہ رضی

لہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھنوی جو کہ دہلیوں کے ممتاز علمائے بزرگ میں لکھتے ہیں کہ میرے استاذ
المکرم عالم لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں بامذاق
عالم میں فرمایا کرتے ہیں کہ امام زانی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر
نے اس بزرگ کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

دخبر المحدثات ص ۲۲۲ جولائی ۱۹۱۷ء

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ورج فرمایا ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن واپس آئی تو ابواسحاق ثمالی شخص نے اس سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَانَ الْقَبْرَ لَيْلَةً الْبَدْرِ لَمَدَ آپ کا رخ انور چودھویں سات کے چاند کی رو
أَمَّا قُبْلَةٌ وَلَا نَجْدٌ ذَا مِثْلَهُ غم میں نے آپ جیسا صاحب جمال و صاحب
رفعت الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۶ کمال بنا آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا
مراتب اللذنیہ ج ۱ ص ۲۵ خصوصاً برے ج ۱ ص ۱۵۹ دلائل النبوة للہیثمی ج ۱ ص ۱۵۳

الانوار المحمدیہ ص ۱۹۶، مدارج النبوة ص ۱۶

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قر
بے پردہ جب دُرخ ہو یا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تھوک مبارک | ہمارے تھوک سے بیماری پھیلتی ہے۔ جیسا کہ بازاروں، ریلوے اسٹیشنوں اور ہسپتالوں میں لکھا ہوتا ہے۔ کہ تھوکے مت کہیں لکھا ہے۔ تھوکنے سے بیماری پھیلتی ہے کہیں انگلش میں یہ لکھا ہے۔

"DO NOT SPIT HERE" مگر ہمارے نبی پاک صاحبِ لوناک حضرت احمد علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھوک مبارک سے بیماری دور ہوتی ہے۔ شفا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ کتب معتبرہ میں درج ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ کل میں جسدِ اسی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شخص کو عطا کروں گا جس کے لئے اللہ تعالیٰ فتح و نصرت عنایت فرمائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ صبح کے وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ مجھ کو مجھے ملے۔ مگر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ - علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔
صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔

يُسْتَكْبِرُ عَيْنَيْهِ .
تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

کسی کو ان کی طرف بھیجو۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن نہ لیا ڈالا۔ پس حضرت علی اچھے ہو گئے یہاں تک کہ گرا ان کو درد تھا ہی نہیں۔

فَاَمَّا سَلُّوا اِلَيْهِ فَاَبَى بِهٖ
فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْرًا اَوْ حَتَّىٰ كَانَ
لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ

مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۳ اشعۃ السمات
فارسی ص ۶۶۳ منہ امام احمد ص ۵۳ ج ۳

حضرت عقیلی بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا عقیدہ

صحابی رسول حضرت عقیلی بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ماجد کی دونوں آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں تھیں کہ بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دونوں آنکھوں میں تھوک مبارک ڈالا۔ تو وہ بینا ہو گیا۔ پس میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کئی سال کا عمر میں بھی سوئی میں دعا گو ڈال لیجئے تھے۔

فَنَقَّتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَاَبْصَرَ فَوَافِيَتْهُ
يُدْجِلُ النَّخِيْطُ فِي الْاَبْرَةِ هُوَ ابْنُ
تَمَّارِ بْنِ

شفا شریف ص ۲۳۳ مطبوعہ مصر۔ ماہب اللدیہ ص ۳۶۹ امام محمد بن یحییٰ ص ۲۹۰

زرقانی شریف . مدارج النبوة شریف فارسی

عاب دہن شریف سے کنوئیں میں خوشبو مشک حبیبی آنا
شیخ الحدیث حضرت عبدالحق محدث

دہلوی علیہ الرحمۃ اور علامہ قسطلانی شارح بخاری نے مواہب اللدیہ میں اور امام
یوسف نجفی علیہ الرحمۃ نے انوار محمدیہ میں روایت ورج فرمائی ہے۔

عَجَّ صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَتِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِ فِجَاجٍ جَنَاحًا رَأَى حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَكَلَّمَ فِرَاقِي فِي حَسْبِ كُنُوزِي كَيْ تَتَوَدَّ وَرَشْكِي حَسْبِي
خوشبو آنے لگی۔

مدارج النبوة فارسی ص ۱۱۱ انوار محمدیہ ص ۲۰ مواہب اللدیہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآ کہ وسلم کے جلیل المرتبت صحابی
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا کنواں کڑوا تھا۔

بَصَقَ فِي بَيْتِي ذَا أَيْمَانِ فَلَمْ
نَبِيٌّ بِلَاكِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةِ

يَكُنْ بِالنَّدِيَّةِ بَيْتِي أَعْدَابُهَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ تَتَوَدَّ وَرَشْكِي حَسْبِي

د مدارج النبوة ص ۱۱۱ مطبوعہ دہلی

انوار محمدیہ ص ۲۰

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غار ثور میں سانپ نے ڈسا۔

فَتَفَلَّحَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى الْحَجَلِ اللَّدْنَةِ
تَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي

فَذَهَبَ مَا يَجِدُهَا -
ڈسے ہوئے مقام پر عاب دہن شریف لگایا

تو فوراً شفا پا لیا
تفسیر روح البیان ص ۳۳۳ ج ۳ مطبوعہ بیروت

بشیر بن عقرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

افضل الصلوة والتسليمات کے

عاب دہن شریف سے نکتت دور ہو جانا۔ صحابی خود بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرے والد امیر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عز و اُحد میں شہید ہوئے تو میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
آہن میں رونا ہوا حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیوں روتا ہے۔ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ میں
تیرا والد ماجد اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری والدہ ماجدہ ہو جائیں۔ پھر نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت میرے سر پر پھیرا تو میرے سر کے بالوں
پر آپ کا لالہ مبارک پھر گیا وہ سیاہ سب سے اور باقی سفید۔

كَانَتْ فِي لِسَانِي عَقْدٌ حَجٌّ
میری زبان میں گنت تھی۔ آپ نے لعابِ
فَسَقَلَتْ فِيهَا فَانْحَلَّتْ۔
دہن شریف ڈالا فوراً گرہ کھل گئی۔ یعنی گنت
رضائیں کبرے صبح ۱۳۲۷
دور ہو گئی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ایامِ اہلسنت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں
بریلوی قدس سرہ القوی نے قواسی لئے فرمایا ہے۔

دافع نافع دافع شافی
کیا کیا رحمت لاتے یہ حسیں

پسینہ مبارک | ہمارے پسینہ سے بدبو آتی ہے۔ مگر عیبِ کردگار سرکار ابد قرار احمد
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک سے خوشبو
آتی تھی۔ جیسا کہ کتبِ محدثین میں درج ہے۔

امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | سرور عالم نورِ عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے جلیل المرتبت صحابی حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ سرکار ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ محدثین نے ان الفاظ
میں بیان فرمایا ہے کہ نبی پاک صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر شریف لاتے اور قیلول فرمایا کرتے تھے حضرت ام سلیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہا چمڑے کا بچھونا بچھاتی تھیں۔ آپ اس پر قیلول فرماتے آپ کو پسینہ مبارک
بہت آتا تھا۔

فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجِدُ لَهُ فِي
پس ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کا پسینہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مبارک جمع کرتی اور اس کو خوشبو میں طاق تھی
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اوسلم
یہ کیا ہے ہرگز نہیں کیا آپ کا پسینہ مبارک ہے کہ
کو اپنی خوشبو میں لاتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا پسینہ
مبارک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

الطَّيِّبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ مَا هَذَا قَالَتْ
سُرُومٌ نَجَعَلُهُ فِي طَيْبِنَا وَهُوَ مِنْ
أَطْيَبِ الطَّيِّبِ .

مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۸ اشرف العباد فارسی ترجمہ ۲۰۰۲ء خاص کبریٰ صبح بخاری شریف ص ۱۶۱

ایسی خوشبو نہیں کسی پھول میں!
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

شیخ الحدیث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب
مدارج شریف میں نقل فرمایا ہے کہ

ایک مرد نے چاہا کہ اپنی لڑکی کو خاندان کے گھر بھیجے مگر اس کے پاس خوشبو نہ تھی۔ سرور عالم
شہنشاہ عرب و عجم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر
ہوا تاکہ کوئی شے عنایت فرمادیں۔ کوئی چیز حاضر نہ تھی۔

پس ایک شیشی منگوائی اور اس میں خوشبو ڈالی۔ پھر اپنے
جم اہل سے تمنا مانگا پسینہ مبارک شیشی میں ڈال کر
فرمایا کہ اس شیشی میں خوشبو ملا دو۔ اور اپنی لڑکی کو
کہہ دو کہ وہ اس سے خوشبو استعمال کرے۔ پس جب
وہ اس سے خوشبو لگاتی تو تمام حدیث شریف کے
لوگ وہ خوشبو سمجھتے تھے۔ انہوں نے اُن کے
گھر کو خوشبو داروں کا گھر نام رکھا تھا۔

پس شیشہ طلبید و طیب انداخت در
و سے پس پاک کرد از جبر شریف خود از حرق
در شیشہ از نخت و گفت میند از دریں۔
شیشہ طیب و بظاہر اور اگر تعویب کہ باں
پس بود آن زن چون میکرد و باں سے بوئیند
اہل مدینہ آنرا دانام کرد و فغانہ ایشان را
بیت الطیبین۔

(مدارج النبوة فارسی ص ۱۹ جلد اول، بحمد اللہ علی الصالحین ص ۶۸)

بھلا انہوں نے پاک مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پاک ہے
حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک صحابی نے پیاجیا

Click For More Books

کے مستند کتب میں روایت فرماتا ہے۔

جب (یوم اُحد کو) امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوئے تو حضرت عائشہ بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد تھے نے زخم کو چس کر صاف کر دیا۔ وہ سفید نظر آنے لگا۔ لوگوں نے کہا کہ اس خون کے منہ سے صینک دو۔ کہا نہیں۔ اللہ کی قسم اس کو اپنے منہ میں سے کبھی اس کو نہ چھینکوں گا۔ پھر اس کے خون مبارک کو پی لیا۔ ترسور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ آمَأَدَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَحِيلٍ مِنْ
بِرْتَفَعَتْ يَدَيْهِ مَرْدُودٍ دَيْكِنًا جَابِسًا
أَهْلُ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا -
کو دیکھ لے۔

(شفا شرعیہ ص ۱۸۰ مارج النبوت ندرسی ص ۱۱۳۔ مواہب اللدنیہ ص ۱۷۸)

صحابی رسول کو قرآن پاک کی یہ آیت بھی یقیناً یاد تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا اللَّهُ حَرَمَ عَلَيْكُمْ الْبَيْتَةَ
وَالذَّمَّ وَاللَّحْمَ الْخِنْزِيرِيَّ وَمَا أَهَلَ
بِهِ بَغْيِيرِ اللَّهِ (پ ۵ ع ۵)
اُس نے یہی حرام کہتے ہیں مُردار اور خون
اور سُور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا
کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

اس آیت شریفہ میں اللہ کریم نے فرمایا کہ خون حرام ہے۔ مگر صحابی رسول کا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک پی جانا اس حقیقت کی تین دلیل ہے کہ صحابی کے نزدیک رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت دینا بھروسہ کے انسانوں کی بشریت سے مشابہت ہے۔ شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مارج النبوة شریف میں دین فرمایا ہے۔ کہ ایک حجام نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شگی یعنی کھینے لگانے تو آپ کا خون مُباہک اہر لے گیا۔ اور اس کو پی لیا۔ آپ نے پوچھا کہ خون کا کیا کیا۔ اس نے عرض کی کہ باہر لے گیا تھا تاکہ اس کو پوشیدہ کر دوں مگر میں نے یہ مناسبت سمجھا کہ آپ کے خون مبارک کو زمین پر گراؤں تو میں نے خون مُبارک کو اپنے شکم میں پوشیدہ کر دیا ہے یعنی پی لیا ہے۔

فرمودہ تحقیق حذر کر دی ونگاہ داشتی نفس
آپ نے فرمایا تو نے حذر نہیں کیا اور اپنے آپ
خود را یعنی از امر من و بولا۔
کو کیا یوں نے مہم نہ تھا یا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مدارج النبوة شریف فارسی میں ۱۲ مطبوعہ دہلی

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے سفار
شریف کی شرح میں روایت واضح فرمائی

ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول کریم علیہ افضل السلولۃ والتسليم کا خون
مبارک بطور تبرک نوش فرمایا تو کسی نے ان سے خون مبارک کے متعلق پوچھا کہ کیسا تھا۔ تو آپ نے
فرمایا۔

أَمَا لَطَعَمَ فَطَعَمَ الْعَسَلَ ذَا مَا
وَاللَّهِ شَبَدَ كِ طَرَحَ سِي شَا قَا اَوْرُو شُو شُو شُو
الرَّاحِيَةُ نَرَايَةُ الْمَسْكِ
کی طرح تھی۔

قاری میرٹھی کرام: مندرجہ بالا مستند کتب کے حوالہ جات سے جلیل المرتبت
صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد واضح ہوتے کہ وہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے جیسا بشر نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ ساری کائنات میں بے مثل بشر سمجھتے تھے۔
مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا۔

ایں خورد گرد د پیدہ ی زیں جُدا
اں خورد گرد د ہمسہ نورِ حُدا
اے ہزاراں جبہ ائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نطنہ

لہ دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امجد اللہ مہاجر مکی، مولانا روم علیہ الرحمۃ کی
فاتحہ نذر و نیاز دلاتے تھے۔ (شہنام اعلیٰ ص ۱۱۱)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شفاعت

دیوبندی وہابی حضرات کا عقیدہ ہے کہ کوئی نبی ولی شفاعت نہیں کر سکتا۔ جو ان کو شفیع اعجازاً کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ (تقریۃ الایمان ص ۸)

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شافع محشر ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

مَنْ ذَٰلِذِی یُشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهَا
لَعَلَّكُمْ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَا مَا خَلْفَهُمْ
(پ ۱۸۲)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے
اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے
آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔
قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا
کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

عَسَىٰ اَنْ یَّبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَحْمُودًا۔ (پ ۱۵۹)

تفسیر غازن اور ملا رک | میں امام غازن اور امام نسفی علیہما الرحمۃ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔

وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَهُوَ مَقَامُ
الْشَّفَاعَةِ لِاَنَّهُ یَحْمَدُ فِيْهِ الْاَوَّلُونَ
وَالْاٰخِرُونَ۔ (تفسیر غازن ج ۱، ص ۲۳۴، تفسیر ملا رک ص ۲۳۴)

مقام محمود مقام شفاعت ہے۔ کیونکہ
وہاں پر اولین اور آخرین سب لوگ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و تعریف
کریں گے۔ (تفسیر جامع البیان ص ۲۳۴)

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی صحیح میں روایت درج فرمائی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔
ہی الشَّفَاعَةُ۔ وہ مقام شفاعت ہے۔ (جامع ترمذی ص ۱۳۲)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حدیث سعادت

اپنی صحیح میں بیان فرمائی ہے۔ اُس میں ہے۔

پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ

آیت عسیٰ اَنْ يَّعْجَبَنَّ رَّبُّكَ مَقَامًا

محموداً عادت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری شریف ج ۱۱، مشکوٰۃ ص ۲۸۹، مرقاة ص ۲۸۳، اشعۃ اللمعات ص ۲۸۹)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتارے گا۔

کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

تَفَرَّقَلَا هَذِهِ الْآيَةُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام نسفی، امام سیوطی اور امام قرطبی علیہم الرحمۃ کا عقیدہ

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ تو حضور

پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا۔ اب تو میں برگز راضی نہ ہوگا۔ جب

تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ لَقِيَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا لَا أَرْضِي قَطُّ وَوَاحِدٌ مِّنْ أُمَّتِي

بِئْسَ النَّاسُ۔ (تفسیر مدارک ص ۳۶۳ ج ۲،

تفسیر درنشر ص ۲۶۱، تفسیر قرطبی ص ۹۶، تفسیر زینقاہ ص ۲۱۸)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

امام المفسرین علاؤ الدین علی بن محمد بن

ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر خازن

میں وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر

فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے۔ اس عطا

سے مراد ہی الشَّفَاعَةُ فِي أُمَّتِهِ حَتَّىٰ يَرْضَىٰ امت کے حق میں شفاعت ہے۔

اس حد تک کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(تفسیر خازن ص ۲۵۸، ج ۱، مطبوعہ مصر۔ تفسیر معالم التنزیل ص ۲۵۸، ج ۱، مطبوعہ مصر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اور مجھے میری امت کے جنت میں نصف داخل ہونے اور شفاعت کرنے کے درمیان اختیار دیا۔ تو میں نے

أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَلَخَّخْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔

شفاعت کو اختیار کیا۔ اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو مشرک ہو کر نہ مرا ہو۔

حکوة شریف ص ۴۹۳، جامع ترمذی ص ۶۶، ابن ماجہ ص ۳۳، اشعة اللغات ص ۷۷-۷۸، مرقا شریف ص ۳۱، مستدرک ص ۶۷ (۱۷)

حضرت علی المرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ

سیدنا علی المرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَشْفَعُ لَأُمَّتِي حَتَّى يَأْتِيَ رَبِّي وَأَرْضِيَّتُمْ يَلْعَنُكُمْ فَاَقُولُ لَعْنَةُ رَبِّي وَسِئْتُمْ۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ یہاں تک کہ میرا پروردگار پکارے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کیا تو راضی ہوا۔ تو میں عرض کر دوں گا کہ اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔ (تفسیر در مشور ص ۲۶۱، تفسیر قرطبی ص ۹۶، تفسیر روح البیان ص ۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری نبی کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔ پس ہر نبی نے دعا مانگنے میں جانی فرمائی۔ اور میرے اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھا ہے۔ پس میری

بَلَّغْتُ نَبِيَّ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ إِلَى أَقْبَاتِ دَعْوَتِي۔ شَفَاعَةُ لَأُمَّتِي فَبَيَّ نَائِلُهُ مِنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔

یہ دعا پہنچنے والی ہے۔ اس شخص کو میری امت میں سے جو اس حال میں مرا ہے کہ اس

Click For More Books

نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ شریف ص ۳۲۹، مشکوٰۃ شریف ص ۹۳، اشعۃ الہدایہ ص ۹۶، مرقاۃ شریف ص ۲۰۶، صحیح بخاری شریف ص ۹۳۲، صحیح مسلم شریف ص ۱۱۳، فتح مبارکی ص ۱۱۳، نداء القاری ص ۲۶۶، ارشاد ساری ص ۱، مستدرک ص ۶۹، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، جامع صغیر ص ۹، نہبیہ ابن کثیر ص ۲۰۶ ج ۲)۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شفیع معظم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام اور خلیفہ ہوں گا۔ اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں گا۔ یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامًا
النَّبِيِّينَ وَخَلِيفَتَهُمْ وَصَاحِبًا
شَفَاعَتِهِمْ عِنْدَ فَخْرِي -

شعۃ شریف ص ۵۱۳، اشعۃ الہدایہ ص ۲۶۸، مرقاۃ شریف ص ۶۹-۶۸، ترمذی شریف ص ۲۰۶ ج ۲، جامع صغیر ص ۳۳، مستدرک ص ۱۷، تلخیص ص ۱۷، ابن ماجہ شریف ص ۳۳۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نے ارشاد فرمایا۔

جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا۔ میں سب کا پیشوا ہوں گا۔ جب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جلیس گئے اور میں ان کا خلیفہ ہوں گا جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جب وہ عرصہ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انہیں بشارت دوں گا۔ جب وہ ناامید ہو جائیں گے بعزت اور خزان رحمت کی گنجیلا اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

اَقُولُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا اَبْعَثُوا
نَا قَانْدُهُمْ اِذَا وَقَدُوا وَاَنَا خَلِيفَتُهُمْ
اِذَا اَبْعَثُوا وَاَنَا مُشْفِعُهُمْ
اِذَا حُسِبُوا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا
الْيَسْوَا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ
بِيَدِي وَلِوَاوِ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي
وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اَدَمَ عَلٰى رَجْوِي
يَطُوفُ عَلٰى اَلْفِ حَادٍ مِمَّا كَانَتْهُمْ
بَيْنَ مَكْتُوبٍ اَوْ لَوْلَا رَحْمَتُ رَبِّي

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور لوہا اکھ اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ آندے ہیں حفاظت رکھے ہوتے یا موتی ہیں بھرے ہوئے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، جامع ترمذی ص ۲۰ ج ۲، داری شریف ص ۳، اشعة اللمعات ص ۴۴، مرقات شریف ص ۶۳ ج ۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرکار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اناسید ولد ادم یوم القیامۃ
قیاامت کے دن میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میں قبر اظہر سے نکلوں گا۔ سب سے پہلے میں شفاقت کراؤں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۱، صحیح مسلم شریف ص ۲۴۲، اشعة اللمعات ص ۴۶، مرقات شریف ص ۴۵ ج ۱۱، ابن ماجہ ص ۳۶۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں مسلمان کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا، میں نبیوں کا فخر ہوں اور فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے میں شفاعت کراؤں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اور فخر نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، داری شریف ص ۳، اشعة اللمعات ص ۴۴ ج ۱۱، مرقات شریف ص ۶۳ ج ۱۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القرب صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کون و مکان، شیخ حاصیاں، وید بیکساں، سیاح لامکان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ جمع ہوں

Click For More Books

گئے اور آپس میں کہیں گے۔

لَوِ اسْتَسْتَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی يُرِيحَنَا
مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا۔
مقام پر راحت دیتا۔

تب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے آدم علیہ السلام کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔ ملائکہ سے سجدہ کرایا۔ آپ کو تمام چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔

اِسْتَفْعَ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی يُرِيحَنَا مِنْ
مَكَانِنَا هٰذَا۔
ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ وہ ہمیں اس مقام پر راحت دے۔

تب حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكَ۔ یہ میرا کام نہیں
فرمائیں گے۔ اِنْتُمْ اَنْتُمْ حَاقَاتُهُ اَوَّلُ
رسول اللہ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَهْلِ الدَّرَجِیْنِ۔
نہیں کہ سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھولوں
حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں ہماری
دو۔ کہ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے
زمین والوں کی طرف بعوث فرمایا ہے۔

تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو وہ بھی فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكَ۔ یہ میرا کام نہیں کہ شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے کھولوں۔

حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔

اِنْتُمْ اَبْرَاهِیْمَ تَخْلِیْلَ التَّوْحٰنِ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔

وہ رحمن کے خلیل ہیں۔ تب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت آقس میں حاضر ہو گئے۔

تو آپ بھی فرمائیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكَ رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے۔

اِنْتُمْ اَمُوْسٰی عِبْدًا اِنَّهُ اللّٰهُ التَّوْرٰةَ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ۔

وَكَلِمَةً تَكَلِّمًا۔ وہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

نے ان کو تورات دی ہے۔ اور ان سے ہم کلامی فرمائی۔ تو لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تو وہ بھی کہتے ہُنَاكَ فرمائیں گے۔ اور ارشاد فرمائیں گے۔

اَمْتُو اَعْيُنِي عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ۔
عینے علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ اور روح ہیں۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں جائیں گے تو وہ بھی کہتے ہُنَاكَ فرماتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے۔

لٰكِنْ اَنْتُمْ اَحْمَدُ اَعْبَدَا
عَمَّ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكُمْ
وَمَا
لگے اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔
تو سرورِ عالم، شفیعِ عظیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ

لوگ میرے پاس آئیں گے۔

فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰی سَابِقِ
يُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ۔
تو میں اپنے رب کے حضور اذن چاہوں گا۔
مجھے اذن مل جائے گا۔

جب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گا۔ تو سجدہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
اِرْفَعْ يَدَيْكَ وَرَفِعْنَا رُوحَكَ
سَلِّ نِعْمَتَهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرانور اٹھائے اور فرمائیں۔ مانگیئے۔ عطا فرمایا جائے گا۔ اور شفعا قبول کی جائے گی۔

سرورِ عالم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے دل میں جو بھرمیں تھی ہے وہ جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ پھر وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھلاتی ہو۔ یعنی ایمان ہو۔ پھر وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی بھلاتی ہو۔

(نماہی، ج ۱، صفحہ ۴۸۸، ابن ماجہ، ۳۲۹، مرقات، ۲۶۶، کتاب الاسما والصفات، ۱۲، نہایہ، ابن کثیر، ۱۸۸، ۲۶)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبد المصطفیٰ اور غلام نبی نام رکھنا

دیوبندی کہتے ہیں کہ عبد المصطفیٰ، عبد النبی، غلام رسول، غلام نبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات یہ نام رکھنا جائز سمجھتے ہیں اور باعث برکات خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللَّهِ - (پ ۲۳ ۳۷)

تم فرمادے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی
جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناامید
نہ ہو۔

دیوبندی حضرات کے بھی بزرگ حاجی امداد اللہ ماجر مکتی اس آیت کریمہ پر فرماتے ہیں کہ
ہرچہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اسل سجن ہیں۔ عیالہ اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔ بیجا کہنے سے
فرماتا ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ - مرجع ضمیر تکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔ (امداد المشتاق ص ۹۲)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ قرینہ بھی انہیں سننے کا ہے۔
آگے فرماتے ہیں: لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ
اگر مرجع اُس کا اللہ جو توفرماتا ہے رَحْمَتِي اکر مناسبت عبادی کی ہوتی۔ (امداد المشتاق ص ۹۲)

ایلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے۔

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کب

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
امیر المؤمنین غلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے

نہ سرکارہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مبارک میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ کو عبد المصطفیٰ کہلاتے تھے جیسا کہ روایت میں ہے۔

فَاتَمَّأَ وَلى الْمُعَمَّرِ مِنْ الْمُخَطَّابِ خَطِّبَ
النَّاسِ عَلَا مَشْبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَمَّدَ اللَّهُ وَأَشْعَى عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَلُّونَ مِن بَشَدَةٍ وَ
غِلْظَةٍ وَذَلِكَ إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَبْدَهُ
وَخَادِمَهُ۔

پس جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنه عنہ نلیفہ مقرر ہوئے تو لوگوں کو آپ نے منبر
رسول پر خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر
آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ
تم مجھ سے محبت رکھتے ہو۔ اور یہ اس لیے
کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ
رہا ہوں۔ اور میں آپ کا عبد بندہ اور آپ کا
خادم ہوں۔

دکن العمال ص ۱۳۴ ج ۳ حیوۃ البحران للدمیری ص ۱۷۱ از الہ الخفاری للشاہ ولی اللہ الدہلوی ص ۶۳
قارئین حضرات! آپ نے دیکھا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں
نورالاسلام، اادی اسبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْتِرُ مِن ظِلِّ عُمَرَ
بے شک شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے سایے سے بھاگتا ہے۔

اس شان والا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو دیوبندی بھی جمعہ کے روز منبر رسول پر کھڑے

فرمایا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ بَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى نَعْتِ حضرت عمر رضی اللہ
عنه عنہ کی زبان اور دل پر حق کو ظاہر فرما دیا ہے۔ در ترمذی ص ۲۰۱ ج ۲ حنیئۃ الاولیاء ص ۱۰۱ ج ۱ ریاض الفسحہ، اعلام
الموتین ص ۲۵۶ ج ۱۲ شمس مبین و آنا مع عمراً والحق بعدنی مع عمراً حیث کان جناب عمر
فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگت میرے ساتھ اور میری سنگت عمر کے ساتھ اور میرے بعد حق و صداقت کی
سنگت جناب عمر کے ساتھ ہوگی جہاں کہیں بھی عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے (جامع صغیر ص ۲۰۱ ج ۲ صواعق محرکہ
طبرانی شریف: السنن المطالب ص ۱۰۱، اہل جنت کے سراج حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں)۔
(جامع صغیر ص ۲۰۱ ج ۲ صواعق محرکہ ص ۹۶، السنن المطالب ص ۱۰۱) (فیض قرظیہ: اللہ تعالیٰ عنہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جو کہتے ہیں۔

منبر و محراب کی زینت اور اسلام کی عزت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر رسول پر کھڑے ہو کر بزار یا صحابہ اور تابعین کے سامنے جن میں سیدنا عثمان ذی النورین ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسی شخصیتیں بھی موجود ہوں۔ حمد و ثناء کرنے کے بعد اپنی خلافت کے منصب پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عبد بندہ اور خادم ہوں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نے یہ نہ کہا کہ اے عمر فاروق تم نے شرک کیلئے دھماکہ مچا دیا ہے سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابہ اور تابعین کی موجودگی میں منبر رسول پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے اپنے آپ کو عبد المصطفیٰ، عبد النبی کہنا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اعتراض نہ کرنا یہ واضح دلیل ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام اور حاضرین محفل تمام مرتب کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اور اس نام اور اس نسبت کو وہ شرک نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو مومن کامل ہی سمجھتے تھے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْتَدِينَ وَشُكْرًا لِشَرِيفِ رِزْقِي شَرِيفِ

مشکوٰۃ ج ۲، ابن ماجہ شریف مشکوٰۃ ج ۲، ابوداؤد

شریف مشکوٰۃ ج ۲، سنن دارمی مشکوٰۃ ج ۲، سنن احمد

مشکوٰۃ ج ۳، مستدرک مشکوٰۃ ج ۱

پس اس ارشاد نبوی کی پیش نظر رکھتے ہوئے اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی شیر نہد اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام کے سامنے ، عبدالمصطفیٰ، عبد النبی اپنے آپ کو قرار دینے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اہل سنت و جماعت حضرات عبدالمصطفیٰ اور عبد النبی نام رکھتے ہیں۔ جیسے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت و جمودین دہلت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی کی جو مبارک تھی آپ نے اس دہر پر بھی عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں بریلوی لکھایا ہوا تھا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب کوڑی نے اسی لیے لکھا ہے ۔

میرے عبدالمصطفیٰ احمد رمضان تیرا مسلم

دشمنانِ مصطفیٰ کے واسطے شمشیر ہے

سرجردہ دور میں اہل سنت کے عظیم قائد حضرت علامہ ازہری ایم این۔ اے کا نام حضرت

صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ السلام نے عبدالمصطفیٰ لکھا ہے ۔

دیوبندی اس نام کو شرک کہتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت اس نام کو رکھتے ہیں۔

پس حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی کہلانے سے

انہر من اشس ولاس سہ کہ اس کو شرک قرار دینے والے دیوبندی اہل سنت و

جماعت نہیں۔

وہابی مکتب

یہ کتاب دیوبندی، غیر مقلد اہل حدیث، تبلیغی جماعت اور جماعتِ اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ علامہ قادری نے اس کتاب میں وہابی

اکابر کا علم۔ سیرت کردار۔ فتوے بازی۔ زہد و تقویٰ، تاریخ وہابیت

ان کی گندی سیاست کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توہین۔ نبی پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخیاں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام

علیہم الرحمۃ کی شان میں بیباکیاں ان کی مستند کتب سے درج کر کے

قرآن و حدیث سے ان کا رد کیا ہے۔ ۵۳۳ کتب کے حوالہ جات درج

ہیں۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ مجلد قیمت -/۱۵۰ روپے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارنا

دیوبندی حضرات یا محمد یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنے کے منکر اور کہنے کو شرک قرار دیتے ہیں اور کہنے والے کو مشرک گردانتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات یا رسول اللہ یا حبیب اللہ لفظ خدا سے پیار سے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پکارنا یا دکرنا جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ سرور کون و مکان شفیق جبرائیل، وسیلہ بکیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو یا محمد یا رسول اللہ کہنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں حدیث شریف درج ہے۔

حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے۔ تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ و منکر دو اور دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگو۔

اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں محمد نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ مبارک سے مستوجر ہوتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ آپ کے وسیلہ مبارک سے اپنے رب کی طرف مستوجر ہوتا ہوں۔ اپنی اس حاجت میں کہ پوری ہو جائے یا رب حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالْوَجْهَ
إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي
فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِقَضَى اللَّهُمَّ
فَشَفِّعْنِي - جذب القلوب ص ۲۲

ابن ماجہ شریف ترمذی شریف ۱۹۵۶ طبرانی شریف
مسند کہ ۱۱۱، صحیح ابن خزيمة ۲۲، شفا ۲۲

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت

کو یا محمد یا رسول اللہ سے نذا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
قریباً محمد یا رسول اللہ کہنے کی تعلیم دیں۔ مگر دیوبندی اس کو شرک قرار دیں۔ اب خود ہی فیصلہ فرما
لیں کیا یہ اہلسنت میں یا کرباخی سنت؟

اُمتِ محمدیہ کے حلیل المرتبہ الام طبرانی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی ہے جس سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
انتقال کے بعد بھی اس دُعا اور وظیفہ پر عمل جاری رکھا اور اس کی تعلیم فرمائی۔ وہ روایت یہ ہے۔

صحابی رسول عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سینا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ کسی شخص کو امیر المؤمنین

خلیفہ سوم خلیفہ برحق سینا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ضروری کام تھا۔ جو کہ پورا
نہیں ہوتا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کی طرت التفات نہیں فرماتے
تھے۔ سائل نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا علاج دریافت کیا اُنہوں نے
فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ الْوَجْهَ
اِلَیْکَ یَبْنَیْکَ مُحَمَّدٌ یَّحْیِ الرَّحْمَہَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ الْوَجْهَ بِکَ اِلَیْ رَبِّیْ لِیْ حَاجَتِی
هٰذِہُ لِتَقْضِیْ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْہُ مِنِّیْ۔ اس کے بعد غلیفہ وقت سینا عثمان
غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاوا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور حضرت سینا عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دربان آگے بڑھا اور اِس ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو خصوصی جگہ
پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی اور اس کو پورا فرمایا نیز فرمایا جب تجھے کوئی حاجت پیش آتے
تو میرے پاس آنا میں اس کو پورا کروں گا۔ سائل خوشی و مسرت کے ساتھ حضرت عثمان بن
حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور کہا جَزَاکَ اَللّٰهُ حَبِیْبًا۔ میں نے
وہ دُعا پڑھی اور میرا کام ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میری طرت
التفات نہیں فرماتے تھے۔ (طبرانی شریف ص ۱۷۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا روایت سے اظہر من الشمس ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین

حضرات سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے سبھی یا محمد یا رسول اللہ کو جائز قرار دیتے تھے بلکہ مشکل اور پریشانی کے عالم میں یا محمد یا رسول اللہ پکارتے تھے۔ اور پکانے سے ان کی مشکلیں اور مصائب حل ہو جاتے تھے۔ معراج کل دیوبندی یا محمد یا رسول اللہ پکانے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں اور پھر دعویٰ یہ کہ ہم اہلسنت و جماعت ہیں۔ دلائل و قوتِ اولیاء سماج کرام اور تابعین کے اس مجرب وظیفہ کو محمد شریف عظیم علیہ السلام نے جب حدیث کی مستند کتابوں میں درج فرمایا تو اس اہمیتِ محمدیہ کے مشہور محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور تصنیف لطیف حصنِ حسین میں بھی اس وظیفہ کو مشکل پریشانی اور حاجت طلب کرنے کے لیے پڑھنے کی ترکیب ارشاد فرمائی ہے۔

محدث ابن جزری کا ارشاد

مَنْ كَانَتْ لَهُ ضَمْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَيُحَسِّنْ وَضْوَءَهُ
وَلْيَسَلِّ رُكْعَتَيْنِ تَسْبِيحًا عَزِيمًا حِينَ كَرِهَتْ سُرُوتُهَا
إِلَى أَسْفَلِ الْتَوْبَةِ بِرَأْيِكَ سَبِّحْ رَجُلِي الرَّحْمَنَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي الرَّجُلُ يَحْتَجُّ
إِلَى ذِي بَنِي عَابِدِي هَذَا بِسُئَالِي إِلَى اللَّهِ تَشْفِقُهُ فِيَّ

امام الحدیث سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف ادب المفروض میں

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

کہ حضرت نعمت ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حصنِ حسین کے زیرِ پرچہ میں واضح الفاظوں میں لکھا ہے۔ کہ اس کتاب میں بڑا وسیع شرح لکھی گئی ہے۔ وہ سب صحیح احادیث شریف ہیں۔ اس میں کوئی ضعیف حدیث نہیں ہے۔ ابھی جزیرہ کماصل الاطالیہ ہیں۔ اَشْرَفَتْ مِنْ الْأَخَادِيثِ الْعِيصَةِ أَبْرَزَتْ عِدَّةٌ عَشْرٌ كُلُّ بَشَدَةٍ كَسْبَرُودًا تَمَّ نَبْتُهُ تَلْعَجُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ لَمْ يَلْحَقْهُ مِنْ كَاتِرٍ رُبُّهُ تَعَبُ الرَّبُّوِي عَلَيْهِ الرِّهْتَنَسُ طَرَفٌ كَيْسَبُ نَكَلَايَسُ نَسَا كَرْتَابُ كَرِيحُ سَرْتَلُ سَعَابَرُ كَيْسَبُ نَسَا كَرُ دَرَالِيكُ سَا اِن سَبْتُ نَزْدِيكُ بَرْتَلِي كَسَا اَرْدَا نَسَا كَيْسَبُ نَسَا كَرُ دَرَالِيكُ دَعَالُ هِي كَاتِي هِي بَرَاتِي اَدِيوِي لَهْرَتَلُو كِي سَعَا (حصنِ حسین مترجم ص ۶)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

حَدَّثَنَا رِثٌ وَبِئْسَ ابْنٌ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ أَدْكُمُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ .
(ادب المفرد ص ۱۹۳ مطبوعہ مصر)

محبوب ہے قرآن پڑھنے کے کیا یا تمہارا!

شفا شریف کی روایت | بارگاہ نبوی کے حضور حضرت قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب

شفا شریف میں کس روایت کو اس طرح نقل فرمایا ہے۔

رُوِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا رِثٌ وَبِئْسَ
فَقِيلَ لَهُ أَدْكُمُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ
يَزُولُ عَنْكَ فَصَاحَ يَا مُحَمَّدُ أَاه
فَأَنْتَشَرَتْ . (کتاب الشفا شریف

روایت ہے کہ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں مبارک سن ہو گیا۔
پس ان کو کہا گیا کہ اس کا ذکر کرو جو تجھے زیادہ
محبوب ہے پس انہوں نے یا محمد اہ کہا تو پاؤں
مبارک کھل گیا۔

محقق المصطفیٰ ص ۱۵، ۱۶
شرح شفا ص ۴۲ ج ۲، نسیم الرضا ص ۳۹۶

نہ موری ایچ ایم سی اے کھل گیا مگر وہ اب نے شفا شریف کو منظر کتاب قرار دیا ہے۔ (در جامعہ اہل سنت اہل حدیث امر
۱۴۲۸ھ میں ۱۴۲۸ھ قاسمی سلیمان منصور پوری نے قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن مرثد
فرماندہ کے شہر سب سے قاسمی نفع تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ دستہ العلماء میں مشفق و سیدمان
مذہبی و پرہیزگار تھے جن کا نام کتاب شامل میں سب سے زیادہ ظہور ہے یہی کتاب اس فن کی کتاب الشفا۔ ان محقق المصطفیٰ
قاسمی عیاض کی اور اس کی شہر نسیم الرضا میں شباب خفایا کی ہے۔ (خطبات مدرسہ اس ص ۱۵)

مے شاہ عبدالعزیز محدث و دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ کے ہاں سادہ مذہب ایک بڑا پتہ
ہو چکا کہ خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر نکلتے۔ مجھے جو چین اس فریج دیکھنے سے ان
پر ایک رشتہ سی طاری ہوئی نہ تڑپا تو ہم اترا ان کے چہرے قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان کی اس حالت کو آگے تھے
فرمانے لگے۔ اے سید مجتہب میرا کتاب شفا کہ مضبوط کر کے رہو اور اسی کو پھیلے جنت بناؤ۔ گیا اس کلام
سے آپ غمناک فرمایا کہ جبکہ یہ مرتبہ اس کتاب کی ہر جگہ ہے۔ (دست ان مہرین نامی ص ۱۵ مطبوعہ مدنی)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علامہ ابن السنی اور علامہ نووی علیہما الرحمۃ
انتہ محمدیہ کے حلیل العقیدہ عظیم المرتبت محدثین
علامہ ابن السنی علیہ الرحمۃ جن کا انتقال ۳۰۰ھ

میں ہوا۔ انہوں نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ مس پر یہ روایت کی سندوں سے بیان کیا
ہے نیز امام نووی جو جمع مسلم شریف کے شارح ہیں انہوں نے بھی کتاب الاذکار ۴۲ پر یہ
روایت نقل فرمائی ہے۔

شرح المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
جو پاک دہند میں سب سے پہلے علم
حدیث کی ترویج و ترویج اور شہیر کرنے

والی شخصیت ہیں نیز بارگاہ رسالہ کتاب علی الذمہالی علیہ الرحمۃ کے حسنوری بھی میں نے اپنی
کتاب مدارج النبوة میں درج فرمایا ہے۔

قاضی شوکانی اور وحید الزماں
جو کہ غیر متقلین و بابی حضرات کی دنیا پر یہ شخصیت
۲۳۱ میں انہوں نے بھی اپنی کتابوں تحفۃ الذاکرین

۱۔ فخر الوابیہ زورنی ابراہیم سیاحی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، محمد ماجد
د ابراہیم تیسرے، کو علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کمالاتِ خابری و باطنی ہونے کی وجہ سے
سب سے فضیلت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں۔ جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل
کر رہا ہوں۔ تاریخ الامم و اجداد، ۳۱۵، و ابیہ بکدہ کے مشورہ راسخ و حکیم عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی رحمت نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس خلیفہ کے میں اسلام کے
میں مشہور چہرہ کو اپنی اصالی نورانیت کے جلو میں پھر سے ظاہر کریں۔ ان حضرات نے قرآن و سنت کے نیک
ستروں کو از سر نو زبانی کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو اس شکل میں پیش کیا جو وہی اسلام نداء رزق علی السیرۃ و سلم
کے زمانہ میں پیش کیے گئے تھے۔ علم، سحر و جادو، کفر و کفر کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا۔ اور دشمنان کی گتیا
کو ان کے اقوال اس قابل تو نہ رہیں کہ انہیں بڑے اگلا بڑے چیلنج دیا جائے۔ لیکن اس لائق بزرگ نہیں کہ انہیں
اسلام کی تفسیر و تفسیر کے طور پر محبتِ شریعت بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن تین پاکباز مغزوں نے انجام
دیئے ان کے اہم کردار، محمد بن حنفیہ، احمد سرہندی، حضرت اللہ علیہ السلام، و نیا سے اسلام مجددان کی گتیا

سلبرعہ سردار ہدیتۃ المہدیؑ میں یہ روایت درج کر کے اس حقیقت کی تصدیق کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

مگر یہ حضرات اپنے دلوں میں سسرکار و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حیدر اور فیض آنا دیکھتے ہیں کہ اپنے بڑوں کی کتابوں میں بھی درج کردہ روایات اور احادیث شریفہ پر بھی اعتبار نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

اور حضرت نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اس طرح درج کیا ہے کہ شریعتی کہتے ہیں کہ ایک بار پاؤں ابن عباس کا سُن ہو گیا۔ کہا یا محمدؐ منی الفؤاد کمل گیا۔ (الدار والدور ص ۳۱)

صحیحہ کرام علیہم الرضوان کا شعرا اور طر لقیہ | یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا محمد یا کبار کرتے

تھے جیسا کہ تاریخ ابن جریر میں ہے۔

دقیقہ صوفی (العربی) کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دو شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنوں نے اس ملک میں محدث نبوی کے علوم کو عام کیا۔ سوم شیخ احمد بن عبدالرحیم جنین ناظم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔

(الاعتصام ص ۱۶، تاریخ ۱۹۵۴ء، دہلی) کی الہدیت کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ درسی صدی جبری میں حضرت شاہ جلالی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (الہدیت ص ۲۱، اپریل ۱۹۳۲ء) دیوبندیوں کے سربراہ اشرف علی تھانوی کہتے ہیں

کہ ”بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزِ مزہ ان کو دربارِ نبوی میں حاضر کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحبِ حضور کی کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (علیہ الرحمۃ) ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔ اذانیات

ایوبیہ ص ۱۵، سطر ۱۱، سرسری محمد دہلوی نے شیخ کو سیدہ خاتمہ المعینین و ائمہ میں نام ہے (انبا۔ نمونہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۸ء، فقیر قادی ابراہیم محمد ضیاء اللہ فقیر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیشک صحابہ کرام علیہم السلام کا حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد
بنی الحارثیہ یا محمدؐ۔ (تاریخ ابن جریر) جگہوں میں یا محمدؐ پکارا جاتا تھا۔

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجاہد کا یا محمدؐ پکارنا
آتش فشاں کی طرح ہے کہ جب حضرت

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
ایک ہزار سواروں کے کتیبہ سے لڑائی کے ارادہ سے بھیجا۔ کعب بن حمزہ کی لڑائی
یوقنا سے ہوئی۔ اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے۔ جب جنگ ہو رہی تھی تو یوقنا کے پانچ ہزار
سپاہیوں نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت حضرت
کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارتے تھے۔

یا مُحَمَّدُ یا مُحَمَّدُ یا نَصْرَ اللّٰهِ
اے محمد مصطفیٰ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔ اے اللہ تعالیٰ کی مژدہ
فرماؤ۔ تشریف لاؤ۔ (فتوح الشام ۱۷۱)

محمدؐ سیوطی اور ابن جوزی علیہما الرحمۃ
نے تین مجاہدین کا ایک واقعہ اپنی کتابوں
میں نقل کیا ہے جو درج کیا جا رہا ہے

۱۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ بلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہت مرتبہ زیارت کی۔ ہے۔ (میزان الکبریٰ ص ۱۰۰)
مطبوعہ مصر، دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے ام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی
صف میں شمار کیا ہے۔ (درلغیہ مولود ص ۱۰۰)

۲۔ دیوبندیوں اور غیر مقلوبوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محمدؐ ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
بارے لکھتے ہیں کہ ام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے اور بہت سے
فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزاروں (باقی اگلے صفحہ)

Click For More Books

حدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عیون الحکایات میں ابو علی ہنریس سے روایت کی ہے کہ ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور سپہنوں تھے۔ کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے۔ شاہ روم نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ اور کہا اگر تم لوگوں کو دینی نصاریٰ قبول کرو تو میں اپنا ملک تمہیں دے دوں گا۔ اور اپنی لڑکیوں کی شادی تم سے کر دوں گا۔

فَأَبَوْا وَقَالُوا يَا مُحَمَّدًا
پس ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا یا محمد! باری
(شرح الصدور ۸۱ لاسیوطی) مدد کیجئے۔

مدینہ منورہ کے لوگوں کا یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگانا صبیح مسلم شریف میں سرکاری

(بقیہ صفحہ) بھی زیادہ پایا ہے خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات کھسکے گئے ہیں۔ ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور دیکھنے پر کمال اور جب کی دسترس حاصل تھی اور ہر فن میں لوگوں کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ ذالاعتماد لاہور ص ۶۹ فروری ۱۹۵۲ء

ما نظر ابن زینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف فنون میں ہیں۔ جیسے تفسیر فقہ، حدیث، وعظ، وفاق، تواریخ وغیرہ حدیث اور علوم حدیث کی معرفت اور صحیح و صحیف حدیث کی واقعیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور پانچ سو برس سے زیادہ علم حاصل کیا۔ و طبقات ابن رجب اشیر نسبی علیہ الرحمۃ ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے شاگرد تھے۔

وحاشیہ بوستان نشا، علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ کان من الاعیان و فی الحدیث من الحفاظ ما یملئ ان احد ابن العلماء ھنصف ما سنفت ھذا التریبل

آپ علوم قرآن اور تفسیر میں ہنر پایا کرتے اور فن حدیث میں بہت بڑے۔ انظر تھے ان کہ انہ انہ تھی اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف ملنا بہت میں کسی کی ہوں۔ وہ ابیر کے ابناء الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا شمار شیخ صدی کے اہل برہمیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زیادہ انسان آب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے اہل رحمت میں آپ کے ہیں والاسلام دہلی ص ۱۲۱ فروری ۱۹۵۲ء (فقیر قادری مغفرت)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تین امام احمدین امام مسلم علیہ الرحمۃ نے باب الحجۃ میں مسنونہ ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ جب سرور کائنات، مغزِ موجودات، باعثِ تخلیق کائنات منیر کائنات جناب محمد مصطفیٰ علیہ السلام و اسلام ہجرت فرما کر مینہ منورہ تشریف لائے۔

فَسَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ مَوْتِ الْبَيُوتِ
پس یہ چمک گئے مرد اور عورتیں گھروں کی
وَفَرَّقَ الْعِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي
چہتوں پر اور جیل گئے بچے اور غلام کئی کوچہ
الطُّنْبِيَّيْنَا دُونَ يَاحْمَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
میں پکارتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد
يَاحْمَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رِجَالُ شَرِيفٍ مُسْلِمٍ (۱۲) يَا رَسُولَ اللَّهِ.

محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب سے طلب القول البدیع میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

میں حضرت ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمۃ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ آئے اور حضرت ابوبکر علیہ الرحمۃ کھڑے ہو گئے معاف کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرنے میں حالانکہ آپ اور تمام بندگان کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے! نہ لانے کا کہ اُس کے ساتھ میں نے وہ سلوک کیا جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کرنے دیکھا ہے کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ سامنے آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں۔ فرمایا یہ نماز

محدث سخاوی علیہ الرحمۃ امام احمدین حضرت علامہ ابی جعفر عثمانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے استاد بھائی تھے شوقانی نے سخاوی، امام کبیر سلیم کیا ہے، عبد الوہاب، عبد اللطیف، بیہودہ، لاہور نے امام سخاوی کے بارے میں سند سے تعجب کی ہے۔ وارث علوم الانبیاء الغر العزیز (مقدمہ للعقائد الحسنہ) نے القول البدیع محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی وہ کتاب جس کے اکثر حوالہ ربات دیوبندی تفسیروں کے مولوی ذکر کیا سہارنپوری نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں درج کیے ہیں۔
دفتر تحریک ضیاء اللہ العابدی غفرلہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ كُنْتُمْ تُعْلَمُونَ اور پھر مہر پروردگار پرست ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی لیکن اُس کے آفرین لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ كُنْتُمْ تُعْلَمُونَ اور میں دفعہ صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا۔

حضرت ابو بکر محمد بن عمر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کے پاس گیا اور پوچھا کہ نماز کے بعد کیا ذکر کیا کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان فرمایا۔ (القول البدیع ص ۳۸) جو کہ دیوبندی اور وہابی حضرات کی متفہم شخصیتیں ہیں نے بھی اپنی اپنی کتاب جلالہ الافہام ص ۳۵ مصرعہ

الصلوة والسلام اردو ص ۲۵۹-۲۵۸ میں یہ واقعہ درج کیا ہے

قاہلین حضرات :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لفظ : یا سے پکارنا شرک ہوتا تو رسول رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمات والتسلیمات کبھی بھی صحابہ کرام علیہم السلام نے پکارا ہوتا۔

یا مُحَمَّد یا رَسُولِ اللہ پکارنا شرک ہوتا تو سہ کار سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا عبد اللہ بن عباس سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر صحابہ کرام علیہم السلام جن کا میدان کارزار اور عین جنگ کے دوران یا مُحَمَّد یا رَسُولِ اللہ کبھی بھی نہ پکارتے اور نہ ہی اس کی تسلیم دیتے۔

نہ فیہم یقولون یا رسول اللہ کہ مولوی محمد صاحب دہلوی نے بن قیم کو بعد وقت کھلے ہے (اخبار غزویہ ج ۱ ص ۱۹۳) یہ منصف الہادیہ محمد دہلوی نے قاضی سلیمان مسعود پوری کے بارے کھلے ہے قاضی صاحب مسعود کا انداز بیان نہایت دلکش اور مٹل ہوتا تھا۔ (اخبار غزویہ ج ۱ ص ۱۵۱) جولائی ۱۹۴۲ء مولوی شاد اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان مسعود پوری کو قابل مصنف کھلے ہے۔ (الحدیث امرتسرہ نمبر ۱۹۲) مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان مسعود پوری کے علم تحقیق کی بلندی کو کوئی نہیں چھو سکا۔ (الاعتصام لاہور ص ۱۶۱) جولائی ۱۹۶۰ء

جب صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللہ پکارتے تھے تو اس پکار کو سننے والے بھی کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوتے تھے۔ حالانکہ احادیث شریفہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ اور پروردہ فرما جانے کے بعد دونوں وقتوں میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یَلْفَحُ مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللہ پکارنا ثابت ہے۔ لیکن کسی صحابی کا ان کو منع کرنا ثابت نہیں۔

دُنیا بھر کے دیوبندی کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے جس میں کسی صحابی نے دوسرے صحابی کو یَا مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللہ پکارنے سے منع فرمایا ہو۔

پس ان مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے ثابت ہو کہ اہم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ یَا مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللہ پکارنا جائز ہے۔

لہذا دیوبندی جو اس کو شرک کہتے ہیں وہ اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت کی ہی حضرات ہیں جو یَا مُحَمَّدٌ یَا رَسُوْلَ اللہ پکارتے ہیں اس کے جواز کے قائل بھی ہیں۔

الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ

مصنفہ علامہ محب طبری
ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر

سیدنا ابو بکر صدیق - سیدنا عمر فاروق - سیدنا عثمان غنی - سیدنا علی المرتضیٰ
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ - سیدنا زبیر - سیدنا عبد الرحمن بن عوف - سیدنا طعد بن مالک
سیدنا سعید بن زید - سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
مفصل حالات پر نہایت ہی دلچسپ اور
بینظر کتاب ہے۔

کتابت - طباعت اور کاغذ عمدہ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دُور و نزدیک سے سُننا

دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ہی ہماری آواز سُنتے ہیں وہاں پر ہی درود شریف سُنتے ہیں۔ دور دراز سے نہیں سُنتے دور و نزدیک سے سُنے کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ کون و مکان مدینہ منورہ میں بھی آواز کو سُنتے ہیں۔ اور دُور دراز سے بھی اپنے اُمتیوں کی آواز کو سُنتے ہیں۔ - دُور و نزدیک سے سُنے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدرِ عظیم المرتبت صحابہ کرامِ علیہم الرضوان مدینہ منورہ میں بھی اور دور دراز علاقوں اور میدانِ جنگ میں بھی اپنے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف نداء یا سے پکارتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یا محمد پکارنا نیز صحابہ کرامِ علیہم الرضوان کا میدانِ جنگ میں یا محمد پکارنا ان کا شعار اور طریقہ تھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یا محمد کنا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا یا محمد والی دُعا بتانا۔

ان سب روایات صحیحہ سے بالکل عیاں ہے۔ صحابہ کرامِ علیہم الرضوان دُور و نزدیک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے تھے اور ان کی شکلیں حل ہوتی تھیں صحابہ کرامِ علیہم الرضوان کا دور دراز سے پکارنا یہ دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ امامِ الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام دُور و نزدیک سے سُنتے ہیں۔

شافع مشرک ساقی کو تراجمِ صحیحین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اِنِّیْ اَسْمِعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ جو کچھ میں سُنتا ہوں تم نہیں سُنتے۔
(صحیح بخاری شریف، صبحِ مُسَلِّم شریف، مشکوٰۃ شریف ص)

دلیل الخیرات کا حوالہ دیوبندی حضرات کے اکابرین مثلاً مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی غلیل احمد بیٹھوی حضرات نے اپنے پیرو مُرشد حاجی امداد اللہ صاحب صاحب مدنی سے دلائل الخیرات شریف کتاب پڑھنے کی سندا اجازت لی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی کتاب المہندی میں ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب مدنی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔
(المہندی مطبوعہ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے تھے کہ دلائل الخیرات کی اجازت ہم نے حاصل کی اپنے شیخ ابوالطاهر سے، انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمن ادریس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مؤلف سید شریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔
(انتباء فی سلاسل اولیاء ص ۱۲۳)

مولوی ہبہ را الحق قاسمی دیوبندی لکھتے ہیں کہ مولوی شہ رانہ امرتسری علمائے دیوبند سے حُسن ظن کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دلائل الخیرات کا وظیفہ دیوبندی علماء کے معمولات سے ہے۔

(بخندی تحریک پر ایک نظر ص)

اسی کتاب دلائل الخیرات شریف میں اُس کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جزدلی

شہ سمری اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد بلاوس میں آپ کی باقی لکے معز پر

علیہ الرحمۃ نے رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ سدا کا رد و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔
اسْتَمِعْ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَاعْبُرْ لَهُمْ دَلَالَاتِ الْخَيْرَاتِ شَرِيفَاتِ
میں تو بگوش خود سُن لیتا ہوں دردِ اپنے اہل محبت کا اور ان کو سچا پان لیتا ہوں۔
سچا مسلمان تو اپنے آقا و مرلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر یقین رکھتا ہے۔ اور یہی عقیدہ رکھے گا۔ کہ سدا کا رد و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و دروزدیک سے ہمارے دردِ شریف کو سُننے میں نیز پڑھنے والوں کو سچا پانتے ہیں۔
اس ارشاد مبارک سے اہل سنت و جماعت کے اس عقیدہ کی بھی تصدیق ہوگی کہ ساری کائنات رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں ہے۔ سب کو دیکھتے ہیں اور سچا پانتے ہیں۔

عرشِ مافرش ہے جس کے زیرِ نگیں

قادیم ہے کرام : دو بندوں کی آقا سے نامدار، مدنی تاجدار احمد خاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کلمی بغاوت دیکھیے کہ رسولِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دبقیہ صفو قبر میں نقش مبارک کو مرکش نعل کیا گیا تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طولِ زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اور ڈاڑھی کے بالوں میں خطِ نوائے کائنات ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خطِ نبویا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی۔ تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی ہوتا ہے۔ (دجاج کرامات الاولیاء جمال الاولیاء ص ۱۳۹-۱۴۰)
اشد ن علی تقاضی آپ کی قبر مرکش میں ہے۔ قبر پر دلائلِ خیرات بکثرت پڑھتے ہیں۔ اور پاتہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دردِ شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مُشک کی خوشبو آتی ہے۔

(جمال الاولیاء۔ فضائل و دروزدیک ص ۶۶)

تو فرمائی کہ میں سنتا بھی ہوں اور پہچانتا بھی ہوں۔ مگر دیوبندی اعلانیہ کتھے پھرتے ہیں کہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں۔

طبرانی شریف میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔
اَلتَّوْبَةُ الصَّلَاةُ عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ
جہہ کے دن درود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ
فَاِنَّهُ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ شَهِدَهُ
وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں حاضر
الْمَلَائِكَةُ لِيَسْمَعْنَ مِنْ عِبَادِ
ہوتے ہیں۔ جو بندہ درود پڑھتا ہے خواہ
يُصَلِّيَ عَلٰی الْاَبْلَغَيْنِ هُوْنَتُهُ
وہ کوئی ہو کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ
حَيْثُ كَانَ۔
جاتی ہے۔

۶۲ (جبار الافہام من ازاہن قیوم الصلوٰۃ والسلام ۱۵۲)

فرمان نبوی سے روز روشن کی طرح اہلسنت وجماعت ۹ حضرات کے عقیدہ کی تصدیق اور حقانیت عیاں ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو بندہ بھی درود شریف پڑھتا ہے خواہ وہ کوئی ہو کہیں ہو۔ دور ہو یا نزدیک۔ مدینہ منورہ میں ہو یا پاکستان میں جہاں کہیں بھی ہو اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ دیوبندی حضرات اہلسنت وجماعت نہیں بلکہ اصل میں اہلسنت وجماعت وہی حضرات ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم درود نزدیک سے آنتی کو سنتے ہیں اور آنتی کو پہچانتے بھی ہیں۔ دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ درود شریف نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ۷ ملاکہ پیش کرتے ہیں۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہیں تو پھر پیش کیوں کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام: اس عقیدہ میں بھی فریب اور کمکاری سے کام لیا گیا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ قطعاً نہیں تھا کہ جب درود شریف پیش کیا جاتا ہے تو خود نہ سنتے تھے تب ہی پیش کیا جاتا ہے۔

جس حدیث پاک میں پیش کرنے کا تذکرہ ہے۔ وہ حدیث شریف اس طرح ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس حدیث شریف کو دیوبندیوں کے مجدد ابن قیم نے جلالہ الافہام میں اور غیر مقلدین کے قاضی سلیمان منصور پوری نے الصلوٰۃ والسلام میں درج کیا ہے۔

مَا مِنْ عَبْدٍ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا
عَدَّجَ بِهَا مَلِكٌ حَتَّىٰ يَجِيَّ بِهَا
وَجِبَةُ السَّمْحَيْنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ
دَبْنَا بَارَكَ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ هَبُوا
بِهَا إِلَىٰ قَبْرِ عَبْدِئِ تَسْتَغْفِرُ
لِصَاحِبِهَا وَتَقْرُبُهَا عَيْنُهُ -
جلالہ الافہام ملا الصلوٰۃ والسلام
خ ۵

جب کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے
تو اُسے ایک فرشتہ لے کر اُوپر چڑھتا
ہے۔ اور رحمان پاک کے حضور میں اُسے
لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسے
میرے بندہ مقبول محمد رسول اللہ کی قبر
پر لے جاؤ۔ تاکہ آپ درود خوال کے لیے
دعا بخش کریں۔ اور ان کی آنکھوں کو شفا
پہنچے۔

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ وہ فرشتہ سب سے پہلے بارگاہِ الہی
میں درود شریف لے کر جاتا ہے۔ پھر بعد میں رب العالمین کے فرمان کے مطابق باگلو
نبوی میں حاضر ہوتا ہے۔

جو دیوبندیوں کا موقف ہے کہ اگر سنتے ہیں تو پیش کیوں کیا جاتا ہے۔ اس موقف
سے صرف سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت سماعت کا ہی انکار نہیں جوتا۔
بلکہ ربِّ کائنات جل جلالہ کے سننے کا انکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے فرشتہ بارگاہِ الہی
میں درود شریف لے کر جاتا ہے۔

نہ خدا ہی بلا نہ وصالِ صنم!

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دیکھا! دیوبندیوں کے عقائد کے اصول اتنے عجیب و غریب ہیں جس سے رب العالمین
کی شانِ اقدس پر بھی داغ لگتا ہے۔ اور اعتراض ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے بُرے
مذہب اور عقاید سے محفوظ رکھے آمین!

امام سخاوی رحمۃ اللہ الباری نے اپنی کتاب مستطاب القول البدیع میں ایک

ذرا ت نعل فرمائی ہے۔ دیوبندی اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسليم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ
الْمُخَلَّاتِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِ
إِذَا مِتُّ فَلَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ
صَلَاةَ الْإِقْبَالِ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ هَلَانَ بَنُ فُلَانٍ قَالَ فَيُصَلِّي
الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ ذَلِكَ
بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا -
(القول المبدع ص ۱۱۱)

جب تک اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو ساری مخلوق
کی آوازیں سننے کی طاقت عطا کی ہے وہ
فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہوگا جب میں
انتقال کر جاؤں گا۔ پس جو کوئی بھی مجھ
پر درود شریف پڑھے گا۔ تو وہ کے
گایا مُحَمَّدٌ آپ پر نلال بن نلال نے
درود شریف پڑھا ہے۔ رسول پاک صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص
مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا ہے۔
اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

مولوی وحید الزماں نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی ص ۲۵ پر اسی قسم کی ایک

ذرا ت درج کی ہے۔

ان احادیث شریفہ سے بھی ہمارے آقا و مولیٰ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت

کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ درود شریف پڑھنے والا دور جو یازدہ گن عرب میں جو
یا گچھ میں مشرق میں یا مغرب میں جہاں کہیں بھی ہو۔ وہ فرشتہ جو سر کا کی قبر تک پر خداوند
اور غلامانہ حیثیت سے درباری بن کر کھڑا ہے۔ اُس کی آواز قبر پاک پر کھڑا کھڑا سنتا ہے
صرف ایک کی آوازیں سننا بلکہ ساری مخلوق کا آوازیں سننا ہے۔ جو فرشتہ آپ
کی قبر پاک پر خداوندانہ حیثیت سے ہے۔ اُس کی قوتِ سماعت کا یہ حال ہے کہ سب مخلوق
کی آواز سننا ہے تو وہ صاحبِ مزار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو سارے ملائکہ
کے بھی سردار اور رسول پاک ہیں۔ ان کی قوتِ سماعت یقیناً اُس دربان کی قوتِ سماعت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے کئی درجہ زیادہ ہے۔

کوئی بھی سلیم الفہم اس عقیدہ کو کبھی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ غلام فرشتہ دنیا بھر کا درود خواں حضرات کا درود شریف قبر پاک پر کھڑے کھڑے سُنے مگر صاحبِ قبر اور اس غلام کے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلاموں کا درود شریف نہ سُنیں۔

اس روایت سے ایک اور عظمت اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ فرشتہ بر درود خواں کے نام کو اور اس کے باپ کے نام کو جانتا ہے۔ کیونکہ روایت میں لفظ آتا ہے کہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلان بن فلان نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ درود شریف پڑھنے والا درود شریف پڑھنے سے پہلے اپنے نام اور اپنی ولایت کا تذکرہ نہیں کرنا کہ میں فلان بن فلان درود شریف پیش کرتا ہوں۔ درود خواں کا اپنا نام اور ولایت کا تذکرہ نہ کرنے کے باوجود وہ فرشتہ مدینہ منورہ میں روضہ اقدس پر کھڑے سب درود خواں حضرات کے نام اور ولایت کو جانتا ہے۔ جب اس فرشتہ کو یہ مقام حاصل ہے۔ تو جس رسول کا وہ غلام ہے وہ رب کا محبوب کیوں نہ اپنے غلاموں کے ناموں کو اور ان کے والدین کے ناموں کو جانتا ہوگا۔ یقیناً میرے آقا اپنے غلاموں کے ناموں سے اور ان کی کیفیتوں سے آگاہ ہیں۔

بندہ سٹ جائے نہ آقا یہ وہ بندہ کیا ہے

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آت کیا ہے

اسی لیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے وَیَكُونُ الرَّسُولُ عَلَیْكُمْ مُتَّهَمًا آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

۱۔ امام الوابیہ والیابنہ اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے تعلق سندھ ذیل القاب دیکھے ہیں۔ ہدایت مآب، قدوہ ارباب صدق و سخا، زبدۃ اصحاب فناہ و آقا، سیدہ السلام، سند لا دلیار، حجۃ اللہ علی العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین، مرجع ہر ذلیل و عزیز مولانا دمرشدنا اشیق، عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول لقابہ و اعزازنا سائر المسلمین مجیدہ و علائہ امر بالمستقیم ناری ص ۱۶۳

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | یعنی باشد رسول شمار شما
گواہ زیرا کہ او مطلع ست

نور نبوت بر مرتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کلام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت
ایمان او چیت و حجابے کہ بدان از ترقی محبوب مانده است کلام ست پس او
میشناسد گناہاں شمار درجات ایماں شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق
شمارا و لہذا شہادت او در دنیا بہ حکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور نبوت کی مدد سے اپنے دین میں ہر متدین کے
رتبے سے اطلاع رکھتے ہیں۔ نیز وہ جانتے ہیں کہ میرے دین میں وہ کہاں تک پہنچا
ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور وہ کونسا حجاب ہے جس کی وجہ سے
وہ ترقی سے محروم رہا۔ پس آپ تمہارے گناہوں اور اخلاص و نفاق کو پہچانتے ہیں
اسی لیے آپ کی گواہی دنیا و عقبی میں امت کے حق میں شرعاً مقبول اور واجب
العمل ہے۔
(تفسیر عزیزی ص ۱۵۸ مطبوعہ دہلی)

پس قرآن و حدیث کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہل سنت
اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

فرقہ ناجیہ | اس کتاب میں حدیث شریف کی تشریح ہے کہ
تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا۔

علامہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ
گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ آخر میں اہلسنت و جماعت کے پسندہ
عقائد کا بلا اختصار قرآن و سنت سے ثبوت پیش کیا ہے۔ ہدیہ ۱۱/۱۱۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا

دیوبندی حضرات اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو پکارنے اور ندا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا جائز قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكَ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرُهُ (پطع ۱۹)

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے۔ اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے فرشتے مدد پر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ آوسی علیہ الرحمۃ نے مولہ کا معنی ناصرۃ ان کا مددگار فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُعَيَّمُونَ الْمَالَئِةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ سَرَّالِعُونَ۔

تمہارا مددگار اللہ اور رسول اور وہ مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے اور رکوع کرتے ہیں۔ (پطع ۱۲)

سرور کائنات، منفخر موجودات، باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

شریف ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا جانور وغیرہ جنگل میں بھاگ جاتے تو اس کو چاہیے کہ تین مرتبہ کہے۔

فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي .
تو چاہیے کہ یوں کہے اسے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اسے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

حسن حصین ص ۱۶۳

يَا عِبَادَ اللَّهِ اِحْسُوْا۔ (حسن حصین ص ۱۶۳) اسے اللہ کے بندو اس کو روکو۔

علامہ محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اُن کا جانور بھاگ گیا۔ اور ان کو یہ حدیث معلوم تھی انہوں نے یہ کلمات کہے۔ اسی وقت خدا تعالیٰ ان کا جانور پھیر لایا۔

علامہ ابن جزری محدث علیہ الرحمۃ نے ایک اور حدیث شریف طبرانی کے حوالہ سے درج فرمائی ہے۔

اگر مدد کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ یوں کہے اسے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اسے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

اِنْ اَسْرَدَ عَنِّي فَاَقْلِبْ يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي .
عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي .
(حسن حصین ص ۱۶۳)

محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرمانے کے بعد راوی کا بیان قَدْ جَرَّبَ ذَالِكَ (جو مجرب پایا گیا ہے) درج فرمایا ہے۔

حسن حصین کی شرح حزنین میں ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ اسی حدیث شریف کے تحت

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فرماتے ہیں کہ
قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الثَّقَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ السَّافِرُونَ وَرُوِيَ عَنِ الْمَشَاحِجِ أَنَّهُ مُجَرَّبٌ مُحَقَّقٌ .
بعض علماء ثقہ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ حدیث شریف حَسَن ہے۔ مسافروں کو اس کی بہت حاجت ہے۔ اور مشاخر عظام سے مروی ہے۔ کہ یہ

مجرب ہے۔ یعنی اس سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عمدة المحدثین امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ
نے ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

علامہ نووی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مجھ سے ہمارے ایک بزرگ نے واقعہ
بیان فرمایا ہے کہ میرا فخر بھاگ گیا اور مجھے
یہ حدیث شریف (یا عباد اللہ اعینونی)
والی یاد تھی تو میں نے فوراً اَعینونی
یا عباد اللہ کہہ کر پکارا۔ تو اللہ کریم نے
اس فخر کو اسی وقت روک لیا۔

حَلِي لِي بَعْضُ شَيْئٍ خَاتَا الْكِبَارِي فِي
الْعِلْمِ اِنَّهُ اِنْفَلَتَتْ لَهٗ دَابَّةٌ اَنْطَمَهَا
بِعِلْمِهِ وَكَانَ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ
فَقَالَ فَحَسَبَهَا اللهُ عَلَيْهِمْ فِي الْحَالِ
وَكَنتُ اَنَا مَسْرَةً مَعَ جَمَاعَةٍ فَانْفَلَتَتْ
مِنْهَا بِهَيْمَةٍ وَعَجَزُوا وَعَنْهَا فَقَلْتُهُ
فَوَقَفْتُ فِي الْحَالِ بِغَيْرِ سَبَبٍ سَوِي
هَذَا الْكَلَامِ - (کتاب الاذکار ص ۱۰۸)

محدث نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بذات
خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ
ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ہم سب اس کو پکڑنے سے
عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اَعینونی
یا عباد اللہ) کہا تو چوپایہ فی الفور رُک گیا اور ہم کو مل گیا اس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے
نہ کیا تھا۔

قاضی محمد بن علی شروکانی (جو کہ اہل حدیث

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

غیر مقلدین حضرات کے قابلِ فخر عالم
ہیں) نے اپنی کتاب تحفہ الذکرین شرح حصن حصین میں ایک حدیث شریف نقل کی ہے۔
پھر اس کی شرح بھی ساتھ کر دی ہے۔ دونوں فائدے سے خالی نہ سمجھتے ہوتے درج کی
جاتی ہیں۔ ملا نظر فرمائیں۔

وَ اَخْرَجَ الْبَشَائِرُ مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ لِلَّهِ مَلَكَهٖ فِي الْاَرْضِ رَضِيَ
سَوِي اَلْحَفِظَتْ، يَكْتُبُوْنَ مَا سَقَطَ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث
سے بنزانے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَلَكَهٖ
مَلَكَهٖ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اور ملائکہ
کو مقرر فرمایا ہوا ہے۔ جو کہ درخت کا پتہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بھی اگر گرسے تو وہ کہتے ہیں۔ پس جب تمہیں کسی جگہ میں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ کہنا چاہیے۔ اَعْيُنُوْنِي يَا عِبَادَ اللّٰهِ سے اللہ کے بندو میری مدد فرماؤ۔ مجمع الزوائد میں ہے کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔ اور حدیث شریف میں دلیل ہے۔ مدد طلب کرنے کے جواز پر۔ جس شخص کو انسان نہ دیکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے یعنی فرشتوں اور نیک جنوں سے اور اس میں کوئی خوف نہیں ہے جیسا کہ انسان کو جانتا ہے۔ کہ بنی آدم سے مدد طلب کرے۔ جب اُس کا چرپا یہ بھاگ جاتے۔ یا بے قابو ہو جاتے۔

مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ فَإِذَا أَصَابَ لَحْدُ
لَعْرِبَتِي بِأَمْرِنِ فَلَاؤِ فَلَيْتَادِ
أَعْيُنُوْنِي يَا عِبَادَ اللّٰهِ قَالَ فِي مَجْمَعِ
التَّرَاوِيذِ جَالَهُ ثِقَاتٍ وَ فِي
الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ الْاِسْتِعَا
نَةِ مَنْ لَا يَرَاهُ الْاِنْسَانُ مِنْ
عِبَادِ اللّٰهِ مِنَ الْمَلَكَةِ وَصَالِحِي
الْحَيٰوةِ وَيَسِي فِي ذَلِكَ بَأْسٌ كَمَا
يَحْكُوْنُ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَسْتَعِيْنَ
بِسَبِيْ اِدْرَا اِذَا عَشْرَتُ دَابَّةً
اَوْ اَنْفَلَتَتْ .

(تحفة الزکریں ص ۱۸۲ مطبوعہ مصر)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے طبرانی شریف کے حوالے سے حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ لوگ اپنی حاجتوں میں ان کی طرف فریاد کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادًا اِخْتَصَمَهُ
بِحَوَاسِجِ النَّاسِ يَفْرَعُ النَّاسِ
الْيَهُوْ فِي حَوَاسِيْهِمْ اَوْلٰئِكَ
الْاِمْنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ .
(جامع صغیر ص ۱۶۷ مطبوعہ مصر)

علامہ عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شعرانی نے اپنی تصنیف لطیف طبقات الکبریٰ میں کئی ایک واقعات

اولیاء الرحمن کا دور دراز سے مدد فرمانے کے تحریر فرماتے ہیں۔ چند ایک واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جاتے۔ کہ اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

علامہ عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت شمس الدین محمد حنفی علیہ الرحمۃ اپنے حجرہ شریفہ میں وضو فرما رہے تھے کہ ناگاہ اپنی کھڑاؤں ہو میں پھینکی۔ تو وہ غائب ہو گئی۔ حالانکہ حجرہ شریفہ میں اُس کے باہر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو دی کہ اسکو اپنے پاس رکھے جب تک وہ پہلی کھڑاؤں واپس نہ آئے۔

ایک مدت گزر جانے کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں اور کچھ نذرانے لے کر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا سے غیر دے۔ واقعہ دراصل یہ تھا۔

إِنَّ اللَّيْلَ لَمَّا جَلَسَ عَلَيَّ صَدْرِي
لَيْدُ بَحْتِي قُلْتُ فِي نَفْسِي يَا سَيِّدِي
مُحَمَّدُ يَا حَنْفِي تَجَانَّتْ فِي صَدْرِي
فَأَنْعَلَبُ مُعْتَمِي عَلَيْهِ وَتَحَانِي اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِبُرْكَاتِكَ -

جب چور میرے سینہ پر مجھے ذبح کرنے کے لئے بیٹھا تو میں نے اپنے دل میں کہا یا سید دی محمد یا حنفی تو اسی وقت یہ کھڑاؤں اُس چور کے سینہ پر زور سے لگی تو وہ غش کھا کر گر پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی برکت سے نجات دلائی۔

(طبقات الکبریٰ، ج ۱، صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر)

عارف حقانی علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے حضرت موسیٰ ابو عمران علیہ الرحمۃ کے حالات میں ان کے تصرف اور کمال کا تذکرہ ان الفاظ میں بھی فرمایا ہے

كَانَ إِذَا نَادَاهُ مُرِيدُهُ أَجَابَهُ مِنْ
مُسِيرَةٍ سَنَةٍ أَنْ أَكْتَرَ -

جب ان کا کوئی مرید جہاں کہیں سے ندا کرتا تو وہ اس کا جواب دیتے خواہ وہ سال بھر کی مسافت یا اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتا۔ (طبقات الکبریٰ، ج ۱، صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جو کہ دیوبندی وہابیوں کے نزدیک بھی معتبر شخصیت ہیں۔ اپنے فتاویٰ میں

فرماتے ہیں۔

ادویا راشد کے منافع سے یہ نفع ہے۔
کہ ان کی برکت سے لوگوں پر بارش کی
جاتی ہے۔ فساد دور کیا جاتا ہے ورنہ
زمین فاسد ہو جاتے۔

وَمِنْ نَّفْعِ الْأَوْلِيَاءِ إِنَّ بَرَكَتَهُمْ
نَعِيَتْ الْعِبَادَ وَيَدْفَعُ بِهَا الْفُسَادَ
وَالْأَلْفَسَدَاتِ الْأَرْضِ
(فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۳ مطبوعہ مصر)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے
اپنی شہرہ آفاق کتاب رد المحتار

علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی کا عقیدہ

المعروف بہ شامی شریف کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ۔
زیادی نے بیان فرمایا ہے کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو چلتے اور وہ چاہے
کہ اللہ تعالیٰ اس کی چیز واپس لائے تو وہ ایک بلند و بالا جگہ قبلہ کی طرف کر کے فاتحہ
پڑھے اور اس کا تراب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں
ہدیہ کرے سید احمد بن علوان علیہ الرحمۃ کو پہنچائے۔ اور عرض کرے

اے میرے سردار احمد۔ اے ابن
علوان اگر آپ نے میری گمشدہ چیز
واپس نہ دلا دی تو خیر ورنہ میں تمہارا
نام اولیاء اللہ کے دیوان سے کٹوا دوں
گا۔ اس عمل سے بہ برکت اس ولی اللہ
کے اللہ تعالیٰ وہ گم شدہ چیز واپس دلا
دے گا۔

يَا سَيِّدِي أَحْمَدُ يَا بَنِي عُلْوَانَ
إِنْ تَرَدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي وَالْأَنْتَ عَمَلُكَ
مِنْ دِيْوَانِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يُرَدُّ عَلَيْكَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ ضَالَّتَهُ
بِعَرِّكْتِهِ أَجُورِي مَعَ نِيَايَةِ كَذَا
فِي حَاشِيَةِ شَرْحِ الْمُنَهْجِ لِلذَّو
دِي سَرِّحَهُ اللَّهُ۔ (حاشیہ رد المحتار شرح در مختار ص ۲۳۴ مطبوعہ مصر) دے گا۔

شاہ صاحب نے شیخ
احمد زروق علیہ الرحمۃ جو کہ علامہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

قطرانی شارح بخاری مصنف مواہب الدنیہ علیہ الرحمۃ اور شمس الدین لقمانی علیہ الرحمۃ کے
استاد ہیں۔ ظاہری و باطنی علوم میں جن کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔ کا ارشاد گرامی نقل فرمایا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے پڑھئے اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت اور صداقت کی داد دیں۔
ارشاد مبارک یہ ہے۔

أَنَا السَّرِيدِيُّ جَامِعٌ لِشَتَاتِهِ إِذَا مَا سَطَّحَ جَزْرُ الزَّمَانِ بِسَلْبَةِ
وَأَنْ كُنْتُ فِي هَيْئَتِي وَكَذُوبٍ وَوَحْشَةٍ كُنَادِي بِيَانِ تَرْوِيقِ آبِ بَسْرَعَةٍ
میں اپنے سرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب زمانہ نکبت وادوبار
سے اُس پر حملہ آور ہو۔ اگر تو کھی تلخی بے چینی اور وحشت میں ہو تو کیا تر ووق کہہ کر
پکار میں فوراً موجود ہوں گا۔ (رُتآن المحدثین فارسی)

ناظرین حضرات! حنفیوں کی مستند اور فقہ کی شہور و معروف کتاب شامی شریف
میں بھی اولیاء اللہ کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنے کا حکم ہے۔ دیوبندی حضرات اپنے
آپ کو حنفی بتا کر بھی سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے اور دھوکہ دینے میں
شب وروز مصروف ہیں۔ اور مساجد پر قبضہ کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔ اور پاکستان بھر
کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کی مسجدوں میں اختلافات کی فضا برپا کر رکھنے میں مصروف
ہیں۔ حالانکہ مندرجہ بالا قرآنی آیات۔ احادیث شریفہ اور مستند اور متفقہ محدثین عظام
کی کتب کی روشنی میں انھیں من اشمس ہے کہ دیوبندی عقیدہ اہلسنت وجماعت سے
دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نہ ہی یہ اہل سنت وجماعت ہیں اور نہ ہی یہ حنفی۔ بلکہ اولیاء اللہ
کو دور دراز سے پکارنے اور ان سے مدد طلب کرنے والے اور باذن اللہ ان کو متعرف
الامور جاننے والے ہی اہلسنت وجماعت ہیں۔

خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت المہار کے تعلقاً اور رشتہ داریاں

مستند کتب شیعہ سے اہلبیت المہار اور خلفاء ثلاثہ کی رشتہ داریاں درج کی
ہیں۔ تعقیب سے بالا ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا کبھی بھی خلفاء ثلاثہ
کی شان میں گستاخی نہیں کرے گا۔ ہرے روپے

نفع رسال

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطائی طور پر نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ سرور کون و مکاں، سیاح لامکاں، سید مرسلان، شفیع مجرباں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان کا مالک بنایا ہے۔

تہذیب پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ اغْتَاهُوا اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ مِنْ قَضِيهِ (پ ۱۲ ع ۱۶)
وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ لَأَقَالُوا أَحْسَبْنَا اللَّهُ سِيرَتِنَا
اللَّهُ مِنْ قَضِيهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ
سَارِعُونَ - (پ ۱۰ ع ۱۳)
اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ اور اللہ کے
رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے
جو اللہ ورسول نے ان کو دیا۔ اور کہتے ہیں۔
اللہ کافی ہے۔ اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے
فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی
کی طرف رغبت ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قُمِيَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ
الْخَيْرُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ مَلَكَ مِنْ لَدُنَّا
كاف، وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔ (پ ۲۲ ع ۲)
اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت
کو پہنچتا ہے۔ کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم
فرمادیں۔ تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار
رہے۔ اور جو حکم نہ ملے اللہ اور اس کے رسول

وَإِذْ نَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ - (پ ۲ ع ۲) اس سے جب اللہ نے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَكُؤَانَهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَوَّك
فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَأَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
الرَّسُولِ كَوَجْدِ وَاللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ
شفاغت فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ ۶ ع ۶)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ط قُلِ الْأَنْفَالُ
اللَّهُ وَالرَّسُولِ ۚ فَأَتَقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا
ذَاتَ بَيْنِكُمْ مَرَّ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اِنَّ كُنْتُمْ مُمُؤْمِنِينَ ۝ (پ ۶ ع ۱۵)

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں
تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں
تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو
اور اللہ اور رسول کا حکم مانو۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔

ناظرین کرام!۔ ان آیات طیبات کے علاوہ قرآن حکیم مزید کئی آیات ہیں۔
جن سے امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کا نفع و نقصان کا، اللہ تعالیٰ کی عطا سے مالک ہونا ثابت ہے۔ خود بخور فرماتیں۔
کہ کسی کو غنی کرنا اور کسی کو عطا کرنا۔ کسی کو نعمت دینا۔ کسی کی شفاغت کرنا۔ غنیمتوں
کا مالک ہونا۔ نفع رسانی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی بارگاہ
نبوت سے فیوض و برکات اور نفع حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث شریفہ سے واضح
ہے۔ اور ان میں سے چند ایک احادیث شریفہ درج بھی کی جاتیں گی۔

قرآن پاک میں جن آیات طیبات میں نفع و نقصان کا مالک نہ ہونے کا ذکر ہے
وہ ذاتی طور پر نفع و نقصان کے مالک ہونے کی نفی ہے۔ نہ کہ عطائی طور پر۔ اگر عطائی پر
ہی ان کو سمجھا جائے تو جو آیات طیبات ہم نے درج کی ہیں۔ ان کے متعلق کیا کیا جاتے
ہا۔ مسلک حق اہلسنت وجماعت کا قرآن پاک کی تمام آیات طیبات پر ایمان ہے۔
جن میں نفی ہے۔ وہ ذاتی کی ہے۔ اور جن میں ثبوت ہے۔ وہ عطائی کا ثبوت ہے۔
آپ قرآن پاک میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا نفع و نقصان مالک ہونے کا بیان
بھی پڑھیں گے۔ چند ایک آیات طیبات اور واقعات پیش خدمت ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن پاک میں درج ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Click For More Books

نے فرمایا۔

اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الطَّیْرِ کَهْمِیْنِۃٍ
الطَّیْرِ فَاَنْفَعُ فِیْهِ فِیْکُوْنُ طَیْرًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ۔
میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی
سورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک
مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ
کے حکم سے۔ (پ ۱۳ ع ۲)

اب اس میں مٹی سے پرند کی سی سورت بنانا حضرت عیسیٰ کا فعل ہے۔ پھونک مارنا
حضرت عیسیٰ کا فعل ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھونک ماریں گے تو وہ اللہ کے
حکم سے اُڑے گا۔ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بس نفع اور کمال حاصل ہونا ثابت
نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس نفع اور تصرف کا ذکر اللہ تعالیٰ نے
قرآن پاک میں فرما کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا اظہار فرمایا ہے۔ تو ہمارے
رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی شان تو بہت ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔
اس آیت شریفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نفع بخش مزید امور کا تذکرہ اس طرح ہے۔
وَ اٰیٰتِہِیْ الْاٰکِمٰتِہٖ وَ الْاٰبْرَہِیْمَیْ وَ اٰحٰبِی
اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ
المَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

(پ ۱۳ ع ۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ کے حکم سے شفا ہونا۔ صحت یابی ہونا اور مردوں کو
زندہ کرنا۔ فائدہ، نفع نہیں تو اور کیا ہے۔ وہ لوگ عیسائی حضرات کے سامنے کس منہ سے
اپنا یہ عقیدہ پیش کریں گے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع نقصان کے مالک نہیں۔
جبکہ قرآن پاک میں ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نفع بخش اور فائدہ رسا ہونا ثابت ہے۔
حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آکر کہنا کہ میں تمہیں رکھا
دینے کے لیے آیا ہوں۔ کیا یہ نفع جبریل علیہ السلام دینے والے نہیں ہیں۔ آخر جبریل علیہ السلام
بھی تو مخلوق ہیں۔ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ اس طرح موجود ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ مِّنْ رَبِّکَ لِاٰتِیْکَ
جبریل نے کہا میں تیرے رب کا بھیجا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لَكَ عَلَمًا نُرَكِيًا (پ ۱۵) ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک تھرا میٹا دوں۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹائی کا لوٹ آنا بھی قرآن پاک میں درج ہے۔ کیا بیٹائی کا لوٹ آنا نفع اور فائدہ نہیں؟ یقیناً ہے۔ اب قرآن پاک کی آیات طہیات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں اس کا تذکرہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔

اَذْهَبُوا بِتِسْعِي هَذَا قَالِقُوهُ
میرا یہ گرتا لے جاؤ۔ اسے میرے باپ
عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَعِيرًا (پ ۱۴)
کے منہ پر ڈالو۔ ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔
فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْمُشْرِيقَةَ عَلَىٰ وَجْهِهِ
پھر جب خوشی سنانے والا آیا۔ اس نے وہ
فَأَشْرَهَ ذَا بَعِيرًا (پ ۱۳) ۵۷
گرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا۔ اسی وقت اس
کی آنکھیں پھرتیں۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا آیات طہیات سے حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور جبریل علیہ السلام کا نفع رساں اور فائدہ بخش ہونا۔ اظہر من الشمس ہے اب کسی ادنیٰ سے مسلمان سے پوچھو کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کس کی شان بڑی ہے۔ تو وہ یقیناً یہ جواب دے گا۔ کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان سب سے بڑی ہے۔ تو جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نفع بخش ہیں۔ تو سرور انبیاء علیہم السلام کے متعلق مسلمان کب انکار کر سکتا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نفع رساں ہی سمجھے گا۔ حاجت روا ہی سمجھے گا۔

اسی لئے میرے اہل حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

رافع نافع دافع شافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہمیں

اب اسی کے ثبوت میں احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ، کا عقیدہ | حضرت ماعز صحابی رسول سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ **يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي**۔ اے اللہ کے رسول مجھے پاک فرمادیں۔

(شکوۃ شریف ص ۱۷، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۷، مرقاة ص ۱۷، مسلم حریف ص ۱۷) صحابی نے گناہ اللہ تعالیٰ کا کیا لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے پاک فرمادیں۔ معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نفع رساں سمجھتے تھے۔ تب ہی تو عرض کرتے تھے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يَعْطِي۔ ہم تقسیم فرمانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ (بخاری ص ۱۶، نفع الباری ص ۱۶، عمدۃ القاری ص ۲۸، ارشاد السری فی فیض الباری ص ۱۷، مشکوٰۃ ص ۲۲، مرقاة ص ۲۶، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۷، مظاہر حق ص ۸۷) حدیث سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں تقسیم فرمانے والے ہیں۔ اور جو قاسم ہوتا ہے۔ یقیناً وہ نفع رساں ہوتا ہے۔

سیدنا ربیعہ بن مالک رضی اللہ عنہ، کا عقیدہ | حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔

اِنِّي اسْتَلْتُكَ مَرًا فَاقْتَدَكَ فِي الْجَنَّةِ میں آپ سے مانگتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ (شکوٰۃ ص ۸۷، مرقاة ص ۲۳، مظاہر حق ص ۲۵، اشعۃ اللمعات ص ۲۹، مسلم شریف ص ۱۹، نسائی ص ۱۷)

قاری نے حرام :- قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نفع رساں ہیں۔ لہذا دیوبندی غیر مقلدین و ہابی اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

وسیلہ

دیوبندی و باہنی حضرات کا عقیدہ ہے کہ وسیلہ ناجائز ہے۔
اہلسنت و جماعت حضرات کا عقیدہ ہے کہ وسیلہ جائز ہے۔
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی
طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں
جہاد کرو۔ اس امیر پر کہ نطرح پاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
تَفْلِحُونَ. (پہ ع ۱۰۴)

(پہ ع ۱۰)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں
تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔
اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان
کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ
قبول کرنے والا پائیں گے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُواكَ فَاسْتَخَفَّرُوا اللَّهَ وَ
اسْتَخَفَّرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَّهَهُ
اللَّهُ لَوْ أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ
(پہ ع ۴)

قارئین کرام! اس آیت غریبہ کے تحت مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک واقعہ
درج فرمایا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک اعرابی روزنہ
اقدس پر حاضر ہوا اور روزنہ شریف کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول
اللہ تو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے۔
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا فِي سَبِيلِهِمْ
جَاءُواكَ فَاسْتَخَفَّرُوا اللَّهَ وَاسْتَخَفَّرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَّهَهُ
اللَّهُ لَوْ أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ

مخبرش کی گئی۔ (تفسیر مارک ص ۲۳۴ جذب القلوب فارسی ص ۱۱۱ مطبوعہ مکتبہ)

دکانوں میں قبلہ کیسٹ فٹن

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے

Click For More Books

عَلَى الَّذِينَ نَزَرْنَا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
مَاعَنْتَ فَوَاكِعًا وَمَا يَدُكَ لَعْنَةٌ
اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ (پہلے ۱۱)

کافروں پر فتح مانگتے تھے تو یہ آسمان
لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے
حکے ہر جیسے تو ان کی لعنت حکموں پر
اس آئیہ شریف کے تحت مقبرین عظامِ علیہم الرحمۃ نے سرورِ عالم نور محمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیل سے یہود کا دُعا مانگنا درج فرمایا ہے۔
ملاحظہ فرمائیں۔

سید المفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
تعالیٰ عنہما کا عقیدہ

کفار پر یہودی فتح حاصل کرنے کے لئے
دُعایوں کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَضِيْعُكَ بِحَقِّ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَنْ تَضُمَّنَا عَلَيْهِمْ
(تفسیر درمشورہ ص ۸۸ مطبوعہ بیروت)

اے اللہ ہم تجھ سے نبی امی کے وسیلہ
سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین
پر فتح دے کر مدد فرما۔

امام فخر الدین رازی علیہ السلام کی شہرہ آفاق
الرحمۃ کا عقیدہ

امام فخر الدین رازی جو کہ دنیا سے اسلام کی شہرہ آفاق
تفسیر کبیر کے مصنف ہیں انہوں نے بھی اسی آیت
شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْلِيْنَا وَالضُّرِّيْنَا
بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

اے اللہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے
وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما

(تفسیر کبیر ص ۲۲۸ مطبوعہ مصر)

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ یہودی یوں دعا کرتے تھے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ
عنه کا عقیدہ

اللَّهُمَّ اَبْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ لِي لِي
اے اللہ اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

الَّذِي عَجِدُ مَا مَكَتُوا بِعِنْدَنَا حَتَّىٰ كُرِعَتْ فِرَاجُ كَاذِبٍ مَبَارَكٍ هَمَّ
يَعَذِّبُ الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلُ مَنَّهُ قَوَامَاتٍ فِي بِلَادِهِمْ هِيَ تَاكُوهُ مَشْرُكُونَ كَرِ
عَذَابِ مَنَّهُ أَدْرَقْتَلُ كَوْنَهُ - (تفسیر ابن جریر ج ۱۲ مطبوعہ مصر)

علامہ ابن جریر طبری | امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے۔
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اللَّهُمَّ مَا بَعَثْنَا هَذَا النَّبِيَّ
يُحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
لِيَسْتَفْتِحُوا لِيَسْتَنْصِرُوا بِهِ
عَلَى النَّاسِ -
(تفسیر ابن جریر ج ۱۲ مطبوعہ مصر)

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کو مبعوث فرما جو ہمارے اور
لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ لوگ
آپ کے وسیلے سے لوگوں پر فخر اور مدد طلب
کرتے تھے۔

عَلَامَةُ جَلالِ الدِّينِ سَيِّدِي، عَلَامَةُ شَرِيحِي
عَلَامَةُ نَفْسِي، عَلَامَةُ نِشَاپُورِي، عَلَامَةُ
ابو السعودِ عَلَيْهِمُ الرِّحْمَةُ كَا عَقِيدِهِ

اقت مسلم کے جلیل المرتبت مفسرین کو امام علیہم
الرحمۃ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے
ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ یہود اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہوئے کہتے

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي الْاِخِرَةِ الزَّمَانِ الَّذِي عَجِدُ نَعْتَهُ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ اَوَّلًا
اے اللہ ہماری مدد فرما اس نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے
جو آخری زمانہ میں مبعوث ہوں گے جن
کی نعت اور صفت ہم تورات میں پاتے ہیں۔

(تفسیر مدارک ج ۱۲) تفسیر جلالین ص ۱۲۱ تفسیر نیشاپوری ص ۱۲۱ تفسیر سلج المیزع
تفسیر جامع البیان ص ۱۲۱ تفسیر کشاف ص ۲۹ مطبوعہ بیروت
محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام عبدالرحمن بن جوزی محدث علیہ الرحمۃ

نے تحریر فرمایا ہے۔

إِنَّ يَهُودَ كَانُوا يُسْتَفْتُونَ
عَلَى الْأَدْمِ وَالْخَزْمِ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِيلَ مَبْعَثِهِ .

بیشک یہود اور اس امد خزرج قبیلہ
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے
فتوح طلب کرتے تھے۔

کتاب الوفاہ باحوال المصطفیٰ ص ۲۴ مطبوعہ مصر

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل
المرتب مفسر میں اس آئیہ شریفہ کی تفسیر ان الفاظ
میں بیان فرمائی ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

كَأَنَّ يَهُودَ كَسَفَتْنِي بِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفْرٍ
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ
الْبَعْثِ النَّبِيَّ الَّذِي بَعَدْنَا
فِي النَّبِيَّاتِ مَعَدِّبُهُمْ وَ
نَقَتْلُهُمْ هُمْ أَنْ كُفَرُوا بِكَ وَ
أَقْتُلُوا فِيكَ .

یہود کفار عرب پر حضور پرورد صلی
اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے فتوح طلب
کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے
اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس
کی تعریف ہم تواریف میں پاتے ہیں تاکہ
ہم ان کفار عرب کو عذاب دیں اور قتل کریں۔

کتاب الوفاہ ص ۲۴-۲۵ مطبوعہ مصر

ابو نعیم - بیہقی حاکم اور شاہ
عبد العزیز علیہم الرحمہ محدثین
کے ہیں۔ ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے۔ فقط از میں
کا عقیدہ

اللَّهُمَّ يَا بِنَا إِنَّا نَسْتَلُكَ عَنِّي
أَخَذَ النَّبِيُّ الْأَمْرَ الَّذِي وَسَدْنَا
أَنْ تَخْرِجَنَا نَا فِي الْبَيْرِ الزَّمَانِ كَيْفَ
وَلَدَيْكَ تَسْرُلُ عَلَيْهِ آخِرَ مَا يُنَزَّلُ

اے اللہ ہمارے پروردگار ہم تجھ سے
اس نبی کی امد صلی اللہ علیہ وسلم کے
وسیلے سے سوال کرتے ہیں جن کے کسب
کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کتاب

Click For More Books

اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰى اَعْدَانَا . کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے ہیں تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔
(تفسیر فتح العزیز ص ۲۲۹ التوسل بالنبی ص ۲۰)

رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شفیع اعظم۔ رسول اعظم حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بسکس پناہ میں ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَالْوَجْبَةَ
اِيْدِكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ مَا رَفِئْتُ
قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ
هٰذِهِ لِتَقْضِيَنِيْ اَللَّهُمَّ فَتَشْفَعْهُ
فی۔ ابن ماجہ ص ۱۹۴ متدرک ص ۵۱۹ ط ۵۲۶ تلخیص ص ۵۱۹
شفا شریف ص ۲۱۲ حصن حصین ص ۲۰۲ تحفہ الذاکرین ص ۱۶۱

بدیۃ المہدی ص ۲۳ جامع صغیر ص ۵۹ مطبوعہ مصر

بیشک میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلے سے تیرے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے لئے تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

علامہ عبدالغنی دہلوی | ابن ماجہ شریف کے حاشیہ پر اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِيثُ يَخَالُ عَلَى اجْوَابِ الْمَسْئَلِ
وَالِاسْتِشْفَاعِ بِذَاتِهِ الْمَكْرَمِ
اور حدیث توسل کے جواز پر اور آپ کی ذات مبارکہ کے سفارشی ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ حکم آپ کی

فِي حَيَاتِهِ وَأَتَابَهُ مَعَاتِهِ - زندگی میں ایک کابے کچھن آپ کی وفات کے بعد
(مصباح الزجاجة من تأليف راجح بن ماجه منقلا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب
لولا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

اللَّهُمَّ اعْتِنَا الْإِسْلَامَ يَا بَنِي جَبَلِ
بْنِ هِشَامٍ أَوْ لِيَعْمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَأَصْبَحَ عَمْرٌ فَغَدَا عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ
ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا

اے اللہ اسلام کو عزت دے جو جبل
بن ہشام سے یا عمر بن خطاب کے ذریعہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کی اور
صبح ہی حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

پھر مسجد میں اعلانیہ نماز پڑھی۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵ ترمذی شریف ص ۲۰۹)

سیدنا آدم علیہ السلام
کا عقیدہ

امام طبرانی - امام سیوطی - علامہ حاکم - علامہ ابن عساکر -
علامہ زرقاتی - علامہ ابن جوزی - علامہ قسطلانی - علامہ
نبھانی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہم الرحمہ جلیل القدر

محمد بن نے اپنی اپنی کتب میں روایت درج فرمائی ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم
علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے اس طرح دعا کی۔

يَا سَمَاءَ بِنْتِ مَخْلُودٍ لَمَّا عَفَرْتِ
اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَفَرْتَ
فِرْعَوْنَ -

اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مجھے معاف
فرما دے۔

(طبرانی شریف ص ۸۷ - خصائص کبریٰ ص ۱۲۰ کتاب الوفا، باحوال المصطفیٰ
ص ۳۲ - متدرک ص ۶۱۵ تلخیص الذہبی ص ۶۱۵ مواہب اللدنیہ شریف ص ۱۱۰ الاذکار الخیر ص ۱۰۹
خصائص کبریٰ ص ۱۲۰ زرقاتی شریف ص ۶۲ - تفسیر عزیز ص ۱۸۳ افضل الصلوات ص ۱۱۰
شعاب الحق نبھانی ص ۱۳۴)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علامہ شیخ مصطفیٰ الکریمی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔
سیدنا نوح علیہ السلام کا عقیدہ
فرمایا تو اس طرح فرمائی۔

اللّٰهُمَّ اسْأَلُكَ أَنْ تَنْصُرَنِي وَعَلَيْهِمْ
يَتُوسُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رسالة السنين في الرد على المبتدعين الولا بين مكة مطبوعه مصر

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔

اللَّهُمَّ اعِزِّ الْأِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ خَاصَّةً
لے اللہ عمر بن خطاب سے اسلام کو عزت عطا فرما۔

(ابن ماجہ شریف ص ۱۰۰) کیونکہ الحقائق برائے جامع صغیر ص ۱۳۱

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا
الکریم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الأبدالُ يُكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ
أَمْ يَجْعَلُونَ سَجَلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ
أَبْدَالَ اللَّهُ مَكَانَهُ سَجَلًا يُسْقَى
بِهِمُ الْعَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ
عَنِ الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفَتْ عَنْ
أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ
والوں سے عذاب و منح ہوتا ہے۔

ابدال شام میں ہوں گے۔ وہ حضرات چالیس مرد ہیں جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے۔ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں۔ ان کے ذریعہ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ ان کی برکت سے شام

خلیفہ رسولم خلیفہ برحق امیر المؤمنین سیدنا عثمان
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

طبرانی شریف میں اور ابن ماجہ شریف کے حاشیہ معیاب الزجاة کے صفحہ ۱۰۰ پر درج ہے کہ سرکار سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی آدمی کو کام تھا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی رسول سے اس شخص نے شکوہ کیا تو صحابی رسول نے ان کو بوسیلہ مصطفیٰ و عا مائتے کا فرمایا۔ تو اس نے ویسے ہی کیا تو سرکار سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ و عا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ اِنْتَ اَسْئَلُكَ وَالتَّوَجُّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنا مُحَمَّدٍ بِسَبْحِ
الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَتُوجِّهُ بِكَ اِلَى سَبْحِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ
لِتَقْضَى لِي اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي .

(طبرانی شریف ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر مذب القلوب فارسی ص ۲۱۹، ص ۲۲۰
مطبوعہ مکتبہ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا عقیدہ .
عنه فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسليم نے فرمایا۔

لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک
جماعت جہاد کرے گی۔ تو لوگ کہیں گے کہ تم
میں کوئی ایسا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ رہو۔ تو کہیں گے کہ ہاں پھر یہ
اس کی برکت سے فتح دی جاوے گی۔ پھر
لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ تو لوگوں کی ایک

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
فَيَقْتُلُونَ هَلْ فِيكُمْ مَوْتٌ
صَاحِبٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْتُلُونَ
لَعَنَهُمْ فَيَقْتُلُونَ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي

جماعت جہاد کرے گی۔ تو کہا جائے گا۔ کہ تم میں وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو۔

لوگ کہیں گے ہاں۔ پھر اس کی برکت سے انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ نئے گا۔ کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ تو کہا جائے گا۔ کہ تم میں وہ کہ جہان کے ساتھ رہا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۲ مرقات)

شریف ص ۲۴۵ اشعۃ اللغات فارسی

ص ۲۲۹، ص ۲۳۳

عہدہ المفسرین علامہ صاوی علیہ الرحمۃ وراتے ہیں

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے لئے ہر شے میں واسطہ اور وسیلہ میں سادہ انبیاء کا واسطہ اور وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر صاوی ص ۱۰۱ ج ۱)

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر واسطہ کا واسطہ ہیں یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عَلَى النَّاسِ سَمَانٌ فَيَغْرُوْا
فَسَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ
فِيكُمْ مَّنْ صَاحِبٍ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ
لَهُمْ تَمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ
سَمَانٌ فَيَغْرُوْا فَيَسَامُ مِّنَ
النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَّنْ
صَاحِبِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ

علاء صاوی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

قَالَ اَنْبِيَاءٌ
وَسَائِلٌ لَّا مِيْهُمْ فِيْ كُلِّ
شَيْءٍ وَّ قَاسِطَتِهِمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ

قَهُوْا اَوْ اَسِطَّةٌ لِّكُلِّ وَاَسِطَّةٌ
حَتّٰى اَدْرَكَ

(تفسیر صاوی ص ۲۲۱)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ
الرحمۃ کا عقیدہ

توسل برے صلی اللہ علیہ وسلم
موجب قضائے حاجت و سبب نجات
مقام است۔
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
توسل حاجت پوری ہونے کا موجب اور
مرد حاصل ہونے کا سبب ہے۔

شیخ المحدثین علیہ الرحمۃ ہی تصنیف لطیف میں دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ
توسل و استمداد بدی حضرت منقبت
جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اکل الصلوة و افضلها، جامع علمائے
دین قولاً و فعلاً از افضل سنن و اور
کہ مستحبات است۔
وسیلہ چاہنا اور مدد طلب کرنا حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے، جامع علمائے
دین قولاً اور فعلاً افضل سنت اور
مؤکدہ مستحب ہے۔
(جذب القلوب فارسی صفحہ ۲۱۵)

علامہ احمد بن حنبلان مکی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
عَلَيْهِ عِنْدَ اَجْمَاعِ هِيَ
ابن سنت کا توسل پر
علامہ احمد بن حنبلان مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اهل السنۃ -
علامہ شری علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ
الدر والنسبۃ صفحہ ۱۱
علامہ شری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جس شخص کو کوئی
حاجت ہو تو وہ چار رکعت اس طریق سے پڑھے کہ پہلی
رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص دس مرتبہ اور دوسری
رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بیس مرتبہ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ
اور سورۃ اخلاص تیس مرتبہ۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص،

نہ علامہ شری علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جو بیز مقلدین و باہی حضرات کے معتد روایات صریح
حسن جہوپالی کے نزدیک مستند ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الدار والدوام میں ان کا
تذکرہ کیا ہے۔ (فیض الیوم الامام محمد ضیاء القادری عفرہ)

چالیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس طرح دعا مانگے۔

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ وَجَلَّالِكَ وَبِحَقِّ هَذَا الْإِسْمِ الْأَعْظَمِ
وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَقْضِيَ
حَاجَتِي وَتَبْلِغَنِي سُوِّي تُوْدُعَا مَسْتَجَابٌ هُوَ كِي۔

کتاب الفوائد فی الصلوات والعمائد ص ۱۹ مطبوعہ مصر

قارئین عظام! قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وسیلہ جائز ہے نیز یہ
بھی ثابت ہوا کہ دیوبندی و ہابی اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

معلم کائنات صلی علیہ وسلم

دیوبندی اکابر کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُردو اُن سے
سیکھا ہے۔

اہلسنت و جماعت کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
معلم کائنات ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
ذُو ذُرِّيَّتِكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ
کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار
ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور
تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(پہ ع ۱۲)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس
نے اللہ کا حکم مانا۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ۔ (پہ ع ۱۱)

اے ہمارے رب اور بھیج اُن میں ایک
رسول! انہیں میں سے کہ ان پر

رَبَّنَا وَالْبَعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا
مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْنَا آيَاتِكَ

Click For More Books

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

تلاوت فرمائیے اور انہیں تیسری کتاب اور نچتے علم سکھائیے اور انہیں خوب ستھرا فرماوے۔ بیشک تو ہی ہے۔ غالب حکمت والا۔

(پا ۱۵ ع)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝

وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ براہین مشرکین۔

(پا ۱۶ ع ۹)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلٍ مُخْتَلِفِينَ وَأَنْتُمْ عَنْهَا كَافُونَ ۝

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمادیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز نہ ہو۔

(پا ۱۷ ع ۳)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۝

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔ کہ وہ انہیں صاف بتائے۔

(پا ۱۸ ع ۱۳)

اس آئیہ شریفیہ کے تحت علامہ سلیمان علیہ الرحمۃ نے تفسیر جمل میں فرمایا ہے۔

وَهُوَ ۝ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر قوم سے ان کی زبان میں خطاب فرمایا کرتے تھے۔

علامہ سلیمان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخَاطِبُ كُلَّ قَوْمٍ بِلُغَتِهِمْ۔
(تفسیر جمل ص ۵۱۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

نسیم الریاض شرح شفا میں فرمایا ہے۔

بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام

وَسَلَّمَ لِيَجْمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ
جَمِيعَ اللُّغَاتِ .
دینم اربابن شرح شفا ص ۳۸۴

قارئین کرام! سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول بیان فرمایا ہے کہ جس قوم کی طرف رسول بھیجوں اُس کی زبان بھی سکھا کر بھیجتا ہوں۔ تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ دنیا بھر میں جتنی زبانیں ہیں۔ وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا کر بھیجی ہے۔ زبانوں میں اردو بھی ایک زبان ہے۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ يَوْمِ تَبْيُحُ الْمُبِينِ ۗ وَ
آخِرِينَ مِنْهُمْ لَعَلَّ يُعْقِلُوا ۗ (سُورَةُ بَقَرَةَ ۱۲۹)

اور (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) صحابہ کو بھی کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان بعد والوں کو بھی جو ابھی تک صحابہ سے وصل نہیں ہوئے۔

اس آئیہ شریفہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کو بھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

علامہ محمد بن احمد انصاری
قرطبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تفسیر قرطبی میں اسی آئیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کو بھی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان مومنوں کو بھی جو بعد میں آئیں گے کیونکہ جب آپ کی تعلیم آخری زمانہ تک قائم رہے گی تو وہ آپ ہی کی طرف منسوب ہوں۔ لہذا یُعَلِّمُوا بِهِمْ

اِنِّیْ یُعَلِّمُهُمْ
وَالْعِلْمُ الْآخِرُ مِنْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِاَنَّ
التَّعْلِیْمَ اِذَا تَنَاسَقَ اِلٰی اٰخِرِ الزَّمَانِ
كَانَ كُلُّهُ مُسْتَدًا اِلٰی اَوَّلِهِ فَكَانَ هُوَ الَّذِیْ تَوَلَّیْ تِلْکَ مَا وَجَدَ مِنْهُ
لَعَلَّ یُعْقِلُوْا بِهِمْ اِنِّیْ لَمَّا یُعَلِّمُوْا

Click For More Books

سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے نماز میں نہ تھے اور آپ کے بعد آئیں گے جب حضرت عید اللہ بن عمر اور سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ عجیبی لوگ ہیں اسے عجاہ نے کہا اس سے مراد عرب کے بعد وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور ابن زید اور مقاتل نے کہا کہ یہ لوگ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے۔

فِي رَمَانِهِمْ وَسَيَحْيُونَ بَعْدَهُمْ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ جَبْرِ
الْعَجَمُ وَقَالَ عَجَاهِدُهُمُ النَّاسُ
كُلُّهُمْ يَعْنِي مِنَ بَعْدِ الْعَرَبِ
الَّذِينَ لَعِبَتْ فِيهِمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ
زَيْدٍ وَمُقَاتِلُ ابْنُ حَيَّاتٍ قَالَاهُمُ
مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ -

تفسیر قطبی ص ۹۲ مطبوعہ بیروت

تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں۔

علامہ محمود الوسی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ
أَيُّ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
بَعْدُ وَسَيَلْحَقُونَ كِرَامَ
الَّذِينَ جَاءُوا بَعْدَ الصَّحَابَةِ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ - یہ لوگ صحابہ کرام کے بعد سے لیکر قیامت تک کے مسلمان ہیں۔

تفسیر روح المعانی ص ۹۲-۹۳ مطبوعہ بیروت

تفسیر مدارک التنزیل میں فرماتے ہیں کہ

علامہ عبد اللہ بن احمد نسفی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
أَيُّ لَمْ يَلْحَقُوا بَعْدَهُمْ وَيَهُ
الَّذِينَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ مَضَى
اللَّهُ عَنْهُمْ أَوْ هُمْ الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ
بَعْدِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - بعد آئیں گے یا وہ لوگ ہیں جو یوم قیامت تک اسلام میں
داخل ہوں گے۔

علامہ محمد بن جریر طبری نے تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کریمہ کے تحت فرمایا ہے۔
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ، وَقَالَ الْخُرَفَاءُ اِنَّمَا اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
عَنْيَ بِذَلِكَ جَمِيعٌ مِّنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَاخْرَيْنَ مِنْهُمْ سَيِّئَةً
سَأْتِنَا مِنْ كَانَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اسلام لانے والے لوگ مراد ہیں۔
خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔

علامہ ابن جریر علیہ الرحمۃ نے حدیث نبوی بھی درج فرمائی ہے۔

قَالَ ابْنُ نُوَيْدٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاخْرَيْنَ مِنْهُمْ كَمَا يَلْحَقُوا بِهِمْ
قَالَ هُوَ لِأَمْرٍ كُلِّ مَنْ كَانَ بَعْدَ نَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ كُلِّ مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ
مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔

ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ
کے قول وَاخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَا يَلْحَقُوا
بِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا یہ وہ قیامت تک
کے لوگ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ایمان لائے خواہ عربی یا عجمی۔

(تفسیر ابن جریر ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر)

علامہ عبد الوہاب شمرانی
قدس سرہ نورانی کا عقیدہ
غوث صدیقی محقق اسلام علی الاطلاق بالاتفاق
علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ ابن عربی
علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ

لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَهِى عَنِ الْاِسْلَامِ
اِلَّا وَهُوَ مِنْ بَاطِنِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَا الْاَنْبِيَاءِ
وَالْاَوْلِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِينَ عَلَيَّ
بِحَبْسِهِمْ وَالْمُتَاخِرِينَ عَنْهُ۔

دُنْيَا مِیں كُوْنِي اِيْسَا شَخْصِ نِيْسِ هِي۔ مَكْرُوْه
حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي
مُسْتَفِيْدِ هِي۔ خَوَافِ اَنْبِيَاءِ كَرَامِ هِي۔
اَوْدَادِيَّارِ خَوَافِ پُھْلِي شَرِيْعَتِيں كِي هِيں يَ
اِسْ شَرِيْعَتِ كِي۔

یہ علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ کے متعلق دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ لاکھوں
کے حالات بیاری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری شریف پڑھی ہے (فیض ابیاری ص ۱۰۲)

علامہ شعرانی علیہ الرحمہ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔

أَمَّا الْقُطْبُ الْوَاحِدُ الْمُسْتَدُّ
الْجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرَّسُلِ وَالْأَقْطَابِ
مِنْ حَيْثُ النَّشْأَ الْإِنْسَانِي إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ فَهُوَ رُوحُ مُحَمَّدٍ صَلَّى

بہر حال قطب واحد اور تمام انبیاء
اور مرسلین اور تمام اقطاب کا ابتداء
انسانیت سے لیکر قیامت تک مدگار
روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (البراقیت والجمہور ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

قرآن مجید اور مستند تفاسیر کے مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں معلوم
ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معلم کائنات ہیں اور تمام زبانیں
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو سکھائی ہیں۔
لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور اہل بدعت و جماعت نہیں ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے علم سکھایا

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو دیوبندی علماء
نے سکھایا ہے۔ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَ

كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا . (پ ۱۳ ع ۱۱۳)

تہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اس کو بار بار پڑھیں تو کون مسلمان یہ عقیدہ رکھے گا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا۔ اور فلاں زبان کا علم نہ تھا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

بِمَا أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيِّنَا مِنْ قَبْلِكَ
أَوْرِثْنَاكَ حَمِيمًا . (پ ۱۳ ع ۱۱۳)

قَدْ مِه لِيْبَتِيْنَ لَهْمُ - (پ ۱۳ ع ۱۳) زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے۔
اِس آيہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ جس قوم کی طرف
ہم رسول بھیجیں تو وہ رسول اُس قوم کی زبان جانتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ
سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیٰت کن کن کی طرف رسول بن کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
کا فرمان ہے۔

سَلِّ يَا اٰتِهْمَا النَّاسُ اِنِّي سَرَسُوْلُ اللّٰهِ تَم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف
اِيْنِكُمْ جَمِيْعًا - (پ ۱۰ ع ۱۰) اس اللہ کا رسول ہوں۔

اِس آيہ کریمہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا بھر کے انسانوں کے لئے رسول بن
کر آنا واضح ہے۔ اور ان لوگوں میں اُردو بولنے والے بھی شامل ہیں۔
اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سورۃ الفرقان کی پہلی آيہ کریمہ میں فرمایا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ بُرّی برکت والا ہے وہ جس نے اِنآرا قرآن
عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا اِنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈرسانے
والا ہے۔ (پ ۱۸ ع ۱۶)

اِس میں اللہ کریم نے اپنے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے
جہاں کو ڈرانے والا فرمایا ہے۔ اور جہاں میں اُردو بولتے والے بھی ہیں۔
وَمَا اٰخِرُ سَلٰتِكَ اِلَّا سَلٰمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے
جہاں کے لئے۔ (پ ۱۶ ع ۷)

اِن سب آیات طیبات سے واضح ہے کہ سرور عالم نور مجسم شفیق معظّم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سارے جہانوں کے لئے رسول بن کر آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اصول
ہے کہ جس کی طرف رسول بنا کر بھیجوں وہ رسول اُس کی زبان کو جانتا ہے۔

لہذا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اُردو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام
زبانوں کو جانتے ہیں۔ اور جیہ کہے کہ اُردو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے سیکھا ہے۔ یہ
صریحاً گستاخی۔ بے ادبی اور قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے جو کفر ہے۔ (الصیاد باہشہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آیاتِ طہیات کے بعد اب ایک دو حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیں۔

صحابی رسول حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو جو کچھ بھی پہلے جوچکا تھا۔ اور جو کچھ آئندہ ہونے والا

فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَيَسْمَعُونَ كَأَنَّ

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۶۴)

تھا تمام بیان فرمادیا۔

پس جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
میں اُسکو جان گیا ہوں۔

وَعِلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ -

شکوۃ شریف صفحہ ۲۶۴ جامع ترمذی ۲۶۱۵

مرآۃ شریف صفحہ ۲۶۴ - اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۳۳۳ ج ۱

مفسرِ قرآن علامہ علی بن محمد خازن علیہ الرحمۃ
نے اپنی تفسیر میں سرورِ کائنات 'مفسرِ موجودات'
باعثِ تخلیق کائنات، منج کلمات احمد مجتہد

مفسرِ قرآن علامہ علی بن محمد خازن
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔

کیا حال ہے۔ ان قوموں کا جنہوں نے
میرے علم میں طعن کیا ہے۔ جو تمہارا دل
چاہے میرے اور قیامت کے درمیان
سوال کرو تو میں نہیں خبر دوں گا۔

مَا بَالُ أَقْوَامٍ طَعَنُوا فِيَّ عَلَيَّ لَا تَنْظُرُونِي
عَنْ شَيْءٍ فِي مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ
الْأَنْبَاءُ تَكُوبِيهِمْ -

(تفسیر خازن صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ مصر)

آیاتِ قرآنی اور احادیث شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی
اہلسنت وجماعت نہیں۔

سماع موتے

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کا عقیدہ ہے کہ مُردے نہیں سُنتے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ مُردے سُنتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے جب قوم شہود پر اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کیا۔ اور وہ لوگ مر گئے تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان مردہ لوگوں کو فرمایا۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ۝ (پ ۱۷۸ ع ۱۷۸)

پس اُن سے منہ پھیرا اور کہا۔ اے میری قوم بیگم میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرض ہی نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قوم مدین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جیسا قوم مدین پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئی تو حضرت شعیب علیہ السلام نے مُردہ قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ۝ (پ ۱۷۸ ع ۱۷۸)

حضرت شعیب علیہ السلام کا عقیدہ

لَكُمْ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ (پ ۱۷۹ ع ۱۷۹)

تو ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا ہوں۔ اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی۔ تو کیونکر غم کروں کافروں کا۔ قاریسین کرام! مُردہ قوم کو حرفِ نداء سے خطاب کرنا واضح ہے۔ کہ وہ سُنتے ہیں۔ اور خطاب فرمانے والے جلیل المرتبت نبی ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ | میدان بدر میں جب مشرکین مکہ کو
کو کتوتیں میں پھینک دیا گیا تو مسرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کتوتیں کے
پاس کھڑے ہو کر ان کو فرمایا۔

يَا فُلَانُ بِنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ
بِنُ فُلَانٍ اَيُّسْرُكُمْ اَنْتُمْ
اَطَعْتُمْ اِلَهًا وَرِسُوْلَهُ فَاِنَا قَدْ
وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ
رَبُّكُمْ حَقًّا۔

اے فلاں بن فلاں اے فلاں بن
فلاں کیا تم کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ
تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت
کرتے پھر فرمایا بیشک ہم نے اپنے رب کا
وعدہ حق پایا۔ کیا تم نے اپنے رب کا
وعدہ حق پایا۔

یہ سنکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم مَا تُبَيِّنُ لَنَا مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا كَمَا اَبَى اِيْهِ جَبْمُوْلُ
سے کلام فرماتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ تو مسرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ مَحْتَمِدٍ
بَيْدِهِ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعٍ لِمَا
اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں محمد کی جان ہے تم ان سے جو میں
کہہ رہا ہوں، زیادہ نہیں سنتے۔

مکتبہ شریف مشرق، ص ۲۴۵، صحیح بخاری شریف ص ۳۰۳، صحیح مسلم شریف ص ۳۰۳
اشعۃ اللمعات فارسی مشرق ص ۳۰۳، مرقاة شریف ص ۸، مظاہر حق ص ۳۰۳
فتح الباری ص ۳۰۳، عمدۃ القاری ص ۳۰۳، ارشاد الساری ص ۳۰۳
فیض الباری ص ۳۰۳، کتاب الروح ص ۳۰۳، نسائی شریف اردو ص ۱۰۳

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ | سرکاری صلیب علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
معجزہ شہور ہے۔ کہ آپ مردوں کو زندہ

کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَإِسْرَى اللَّامِئَاتُ وَالْأَبْصَحُ
وَإِسْحَى الْمَوْقَى بِإِذْنِ اللَّهِ. پ
(پ ۲۳)

اور میں شفا دیتا ہوں اور مادر زاد اندھے
اور سفید داغ والے کو اور میں مردے
جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اس آیت شریفہ سے واضح ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور تفاسیر
میں ہے کہ آپ مردہ کو فرماتے تھے قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ اللہ کے حکم سے اٹھ۔
قُمْ امر کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے کھڑا ہو۔ اٹھ۔ تو جب مردہ کو قُمْ فرماتے
تھے تو وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پہلے مردہ کا قُمْ سنا تا بہ ہے پھر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ کا ظہور۔ اگر مردہ نہیں سنا تو آپ قُمْ فرماتے
قُمْ فرمانا دلیل ہے کہ مردہ سنا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کے عظیم المرتبت صحابی حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ
وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ
يَسْمَعُ قَرَعِ نَعَالِهِمْ۔
بیشک جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا
ہے اور اس کے دوست اس سے جب
لوٹتے ہیں۔ تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز
سنتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۲، صحیح بخاری شریف ص ۱۱، صحیح مسلم شریف ص ۱۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرتے تو فرماتے۔
اَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو۔

يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ -
اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے اور تم ہم سے پہلے آتے اور ہم تمہارے بعد آئیں گے۔

(جامع ترمذی ص ۱، شرح الصدور فی احوال الرئی و اقبور ص ۱، کتاب الروح ص ۱)

بہار الحیات ص ۱

ناظرین کرام! - يَا أَهْلَ الْقُبُورِ سے عیاں ہے کہ قبروں والے مردے سنتے ہیں۔ بلکہ دیوبندی - غیر مقلدین - اہل حدیث - تبلیغی جماعت اور مودودی حضرات کے متفقہ مجدد ابن قیم نے بھی اس حقیقت واضح الفاظ میں پیش کیا ہے چنانچہ لکھا ہے

ابن قیم کا اقرار | **الْخِطَابُ وَالشَّيْءُ لَهُمُ جَوْدٌ يَسْمَعُ**
وَيُخَاطَبُ وَيُعْقِلُ۔ مردہ لوگ اپنے پاس

موجود کی پکار اور کلام کو سنتے ہیں مخاطب ہوتے ہیں اور شعور رکھتے ہیں۔

ابن قیم نے ہی لکھا ہے کہ

خَانَ السَّلَامِ عَلَى مَنْ لَا يَسْمَعُ
وَلَا يَشْعُرُ وَلَا يَعْلَمُ بِالسَّلَامِ

جو سلام نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے اس مسلمان کو سلام کرنا محال ہے۔

(کتاب الروح ص ۱ مطبوعہ مصر)

قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

ختم شریف غوثیہ کا جواز | قرآن و حدیث اور دیوبندی اور دہلوی اکابر کے

کتب کے توالہ جات سے ختم غوثیہ کا جواز پیش کیا ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر صاحب عقل و دانش ختم غوثیہ کو کبھی بھی شرک نہ کہے گا۔ یہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی تصنیف ہے۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا !

دیوبندی حضرات نماز کے بعد ذکر کرنے کو بڑی شد و مد سے رد کے ہیں اور ذکر کرنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت نماز کے بعد ذکر کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ سرکارِ دو عالم، فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نماز کے بعد بلند آواز سے کیا کرتے تھے۔ اور ان کے ذکر پاک کی آواز دور و نزدیک جاتی تھی جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رَفَعَ الصَّوْتُ بِالذِّكْرِ

حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ (صحیح بخاری شریف ص ۱۱۶ ج ۱، صحیح مسلم شریف ص ۲۱۶ ج ۱)

فتح الباری میں اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

یہ حدیث شریف نماز کے بعد اونچی آواز سے ذکر کرنے کے جواز پر دلیل ہے۔

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ الْجَهْرِ بِالذِّكْرِ
عَقِبَ الصَّلَاةِ. (فتح الباری ص ۳۲۵)

صحیح بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ

اس حدیث شریف سے بعض اسلاف نے فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری ص ۶۷ ج ۱)

اسْتَدَلَّ بِهِ بَعْضُ السَّلَفِ عَلَى إِسْحَابِ
رَفَعِ الصَّوْتِ وَالتَّكْبِيرِ وَالذِّكْرِ
عَقِبَ الْمَكْتُوبَةِ.

دیوبندی مکتب فکر کے عظیم رہنما ہیں۔ وہ اپنے فتاویٰ میں اس حدیث شریف کو دمج کرنے کے

مولوی اشرف علی تھتبانوی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بعد رقمطراز ہیں کہ

ان سے مشہور حدیث جبر و واضح و واضح ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۳-۲۴ ج ۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا أَنْصَرَ هُوَ بِذَلِكَ جَبْنًا فَإِذَا نَزَّ مِنْ فَاوِجِ نَمَازِهِ جَبْنًا فَإِذَا نَزَّ مِنْ فَاوِجِ نَمَازِهِ جَبْنًا فَإِذَا نَزَّ مِنْ فَاوِجِ نَمَازِهِ جَبْنًا فَإِذَا نَزَّ مِنْ فَاوِجِ نَمَازِهِ جَبْنًا

اس حدیث شریفہ میں صحیح مسلم شریف ص ۲۱۶ میں اس ذکر پاک کو اپنے کانوں سے سنا تھا۔

اس حدیث شریفہ کو مولیٰ شامی اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱، جنوری ۱۹۳۸ء میں بھی درج کیا ہے۔

سید الغفرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد ذکر کرنا

اہم الامور علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زائد مبارک نہیں تھا۔ اور میں اُس کی آواز اپنے کانوں

سے سنا تھا۔ مگر آج دیوبندی کہتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ یہ بدعت ہے یہ بدعت ہے۔

مسلم ہو کر ان کا مسلک قرآن و سنت کے مطابق نہیں۔ ان کا مسلک اپنی خواہشات اور

خود ساختہ فتروں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مذہب اور مسلک سے محفوظ رکھے آمین۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دوسری روایت پیش کی جاتی ہے

جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کتنی بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں۔

كُنْتُ أَعْرِفُ الْقَضَاءَ صَلَاةَ رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الْفَضْلَةِ وَالسَّلَامِ كِيَانًا

میں رسول کریم علیہ افضل الفضلۃ والسلام کی نماز کے پورے ہو جانے کو تکبیر کی آواز سے

پہچان جاتا تھا۔

اس حدیث شریفہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

گفتہ اند کہ مراد بکبیر انجا ذکر است چنان کہ

در صحیحین از ابن عباس آمدہ است کہ رفع صوت

بذکر وقت انصراف مردم از نماز فرض در زمان

علاء فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریفہ میں بکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت ابن عباس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہود برد گرفت
ابن عباس سے شناسنا تخم من انقضاض العلوۃ
لابداں آوردہ است۔ بخاری اس حدیث
رہیں معلوم شد کہ مراد تکبیر مطلق ذکر است۔
(اشعۃ اللغات فارسی ص ۲۱۵ جلد اول مطبوعہ)

اس حدیث شریف کو ذکر کیا۔ پس معلوم
ہوا کہ یہاں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے۔

جو کہ صحیح مسلم شریف کے شارح ہیں۔ اسی
حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ

یہ حدیث شریف بعض اسلاف کے
مسکب پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے
بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص ۲۳۷ ۱۷)

قارئین حضرات! سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہ سید المرسلین ہیں
وہ تو فرمایاں کہ میں گھر بیٹھے نبی پاک کی تکبیر کی آواز مبارک سے معلوم کر لیتا تھا کہ اب نماز حرام
ہو گئی ہے۔ یعنی اتنی بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ مگر آج دیوبند کی آواز کو بلند کرنے پر لڑتے
سجڑتے۔ اور مسجدوں میں فساد کرتے ہیں۔ مسکب حتی اہل سنت و جماعت پر طرح طرح کے
فتوے چھاپا کرتے ہوئے ان کی زبان بند نہیں ہوتی۔ مولویوں سے لے کر مقتدیوں تک یہ
فتنہ و فساد میں مبتلا رہے ہیں۔ اور بند کیا کرنا چاہتے ہیں نماز کے بعد ذکر کرنے کو۔ جو نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے راجح ہے۔ اور ثابت ہے۔ دلائل و
قوة الا بالہ

اب ایک دوسرے صحابی کی شہادت پیش کی جاتی ہے تاکہ ان دیوبندیوں کے دلوں پر
کچھ اثر ہو جائے اور فتنہ و فساد سے باز آجائیں۔ اُس صحابی کا نام حضرت عبداللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْآخِلَاءُ - رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے
تو بلند آواز سے یہ کہتے لَإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ التَّوَكُّلُ وَالْقَوْلُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ -

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۸، صحیح مسلم شریف ص ۱۱۱، اشعۃ اللمعات ص ۱۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | اس حدیث شریف کی شرح بیان
کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

اور یہ حدیث شریف ذکر بالجہر پر نص
صریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذکر بالجہر کیا کرتے تھے۔
اس حدیث صریح است درجہ بدر کہ
آنحضرت باواز بلند می خواند -
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۱۱)

علامہ طحاوی علیہ الرحمۃ | علامہ سید احمد مطحاوی علیہ الرحمۃ اسی
حدیث شریف سے استنباط کرتے ہوئے

فرماتے ہیں کہ
وَيَسْتَفَادُ مِنَ الْحَدِيثِ الْآخِرِ
جَوَازَ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ
وَالْتَكْبِيرِ عَقِبَ الْمَكْتُوباتِ
بَلْ مِنَ السُّكْفِ قَالَ بِاسْتِحْبَابِهِ
(عاشیہ طحاوی شریف علی راق الفلاح ص ۱۸۶)

امام احمد بن حنبلہ، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن الحجاج امددیر اہل مدینہ
کرام علیہم الرحمۃ نے بابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ نَازِئَةً بَعْدَ ذِكْرِهِ كَمَا بَابُ اِنْذَرِكُمْ

Click For More Books

بڑے اہتمام کے ساتھ ان روایات کو وضع فرمایا۔ اگر نماز کے بعد ذکر کرنا بدعت برآ کرتے
اجل محدثین کرام کبھی بھی اتنے اہتمام کے ساتھ یہ باب نہ بندھتے اور روایات وضع نہ فرماتے۔
ناعلوم دیوبندی حضرات کی عقل پر کونسا پردہ چڑا ہوا ہے کہ نہ ہی ان پر محدثین کا یہ باب بند
امادیت وضع کرنا اثر کرتا ہے۔ نہ ہی سید المفسرین عبد اللہ بن عباس اور عظیم المرتبت سہلی
سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ساد میں اور گواہیاں ان پر اثر کرتی ہیں۔ جس سے
نابت ہوتا ہے کہ یہ مبارک طریقہ بریلویوں کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ سرور کائنات مغزب موجودات،
باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتلیات والتسلیمات کا اسلم ان اور محبوب
طریقہ ہے۔

علامہ سید احمد موطاوی حنفی علیہ الرحمۃ کا فرمان

نے فتاویٰ بزازیہ کے حوالے سے

فرمایا ہے کہ مساجد میں ذکر جبر کو روکنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ فِي الْفَتَاوَى لَا يُمْنَعُ مِنَ الْجَهْدِ
بِالذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ احْتِرَاسًا
عَنِ الدَّخُولِ تَحْتِ قَوْلِهِ تَعَالَى
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ
اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ .

فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ مساجد میں
ذکر بالجہر سے نہ روکا جائے تاکہ قرآن پاک
کی آیر شریفہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ
مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ
کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے۔

(موطاوی شریف ص ۱۹)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ

ہیں کہ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلْفًا وَخَلْفًا
عَلَى اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى جَمَاعَةً
فِي الْمَسَاجِدِ وَعَظِيمًا۔

ردالمحتار شرح درمختار میں ذکر جبر پر متقدمین
اور متاخرین کا اجماع ان الفاظ میں نقل فرماتے
علماء متقدمین اور متاخرین نے جماعت
کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنے کو مستحب
قرار دینے پر اجماع فرمایا ہے۔ ذکر مساجد
میں ہو یا اس کے علاوہ کہیں ہو۔

(شامی شریف ص ۱۱۶ مطبوعہ مکتبہ موطاوی شریف ص ۱۹)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ
جو کہ دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے
نزدیک حجۃ اشرف علی العالمین اور وارث الانبیاء

والمرسلین ہیں۔ نے بھی ذکر جہر سے انکار کرنا جہالت قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ
دیگر حقیقت ذکر جہر وحقی آنست کہ انکار
آن سفاہت واضح است در تلاوت
قرآن جہر صریح است۔
مجید میں صریح جہر ہے۔
کیونکہ تلاوت قرآن

(فتاویٰ عزیزی فارسی ص ۱۷۱ ج ۱ مطبوعہ مجتہاتی)

شیخ المحدثین عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ
میں واضح الفاظ میں تحریر فرماتے

ہیں کہ
بدالحجہ جہر بزرگ مطلقاً بعد از نماز مشروع
است وارد شدہ است دروے
احادیث۔
جان لو کہ بلند آواز سے نماز کے بعد ذکر کرنا
شروع ہے۔ اس بارے میں احادیث
شریفہ موجود ہیں۔

(اشعة اللمعات فارسی ص ۲۱۸ ج ۱ مطبوعہ کلکتہ)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
جو کہ حرم مکہ میں مفتی اور امام تھے۔
تحریر فرماتے ہیں کہ

أَوْ رَادُ الصَّوْفِيَّةِ الَّتِي يُعْرَوْنَ بِهَا
بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى حَسَبِ
عَادَاتِهِمْ فِي سُكُوتِهِمْ لَهَا
صوفیاء عظام جو نمازوں کے بعد اپنے سواک
کے مطابق ذکر بالجہر کرتے ہیں۔ اس کی
مضبوط اصل موجود ہے۔

أَصْلُ أَصِيلٌ۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۶۵ مطبوعہ مصر)

فاظنین حضرات! مندرجہ روایات اور احادیث صحیحہ سے اب کسی کو کوئی شک و شبہ
نہیں رہتا کہ دیوبندی اصلی اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اصلی اہل سنت و جماعت وہی لوگ

لہ تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۰ مصنف مولوی ابراہیم صاحب میرسیالکوٹی۔

Click For More Books

ہیں جو نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں۔ آپ حجرو کریں اور مشاہدہ کریں۔ وہ مسجد صرف اور صرف ان ہی اہل سنت و جماعت کی ہی ہوں گی جن کو آج کل بریلوی کہا جاتا ہے۔ پس یہ حقیقت آشکارا ہو گئی اور چلتی بھی دلائل سے کہ دیوبندی اہل سنت نہیں ہیں۔

عذاب و عتاب و حساب و کتاب !

تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام !

دیوبندی کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ تمہارے اس عقیدہ پر پنجابی کی یہ مثال صحیح چسپاں ہوتی ہے۔ من حرامی جہاں ڈھیر۔

نماز میں خلل کا دیوبندیوں اور وہابیوں کو احساس ہو گیا مگر اُس رسولِ مسلمؐ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو نمازیوں کی نماز میں خلل ہونے کا احساس نہ ہوا۔ جس کا ارشاد ہے۔
صَلُّوا كَمَا دَأَيْتُمُونِي أُصَلِّيْ-

کسی صحابی نے یہ اعتراض نہیں کیا یا رسول اللہ آپ کہ اور صحابہ کے بل کر بلند آواز سے ذکر کرنے سے ہماری نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ہماری باقی رکعت میں خضوع و خشوع نہیں رہتا۔ قطعاً کسی صحابی نے ایسا نہیں کہا۔ دنیا بھر کے دیوبندی وہابی ایسی ایک ضعیف روایت پیش نہیں کر سکتے۔

ایام تشریق کی تکبیرات | ایام تشریق کی تکبیرات ذوالحجہ کے ماہ مبارک میں ۹ ذوالحجہ کی عصر سے ۱۳ ذوالحجہ کی فجر تک ہر فرض نماز کے

بعد سرسجد میں خواہ وہ دیوبندی وہابیوں کی ہو یا اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کی ہو۔ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں۔ امام اور مقتدی سبھی بل کر بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ اس وقت بھی تو کئی حضرات کی رکعتیں رہ گئی ہوتی ہیں۔ اور وہ رکعتیں ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت دیوبندیوں وہابیوں کو خلل کا خیال نہیں ہوتا۔

تکبیرات پڑھنا واجب ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا اگر منع

ہوگا، اس میں کوئی قباحت ہوتی اور اس سے نماز میں اگر خلل واقع ہوتا۔ تو کبھی بھی رحمتِ کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات آیام تشریح کی تکبیرات پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ اور فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرتے۔ معلوم یہ ہوا کہ دیوبندیوں و ہابزیوں کا یہ کہنا کہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ پیارے آقا و مولیٰ علیہ الصلوات والسلام کی ذاتِ بابرکات کے عمل مبارک کی سرسُجائغات ہے۔ اور اس عمل مبارک کو اپسندیدگی سے دیکھنا ہے۔ جو کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہی رسول کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے۔

اسے تجھ کو کھاتے تپ معترتیرے دل میں کس سے بخار ہے۔

دیوبندی و ہابزی سچاؤں کو صرف اعتراضات کی ہی سوجھی ہے۔ ان بے چاروں کی شرعی مسائل کو سمجھنے کی کبھی نہیں سوجھی۔ خود مسائل شرعیہ کا علم نہیں۔ بس اعتراضات پر ہی کراہتی ہے۔ ایک ضربِ امثل ہے۔ ناچ نہ جانے آگن ٹیر لھا۔
خود نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں آتا۔ بس اعتراض کر دیتے ہیں کہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔
نماز صحیح طریقہ سے پڑھیں تو نماز میں خلل بھی واقع نہ ہو۔

ذخائر العقبیٰ فی احوال المودۃ فی القرنی

علامہ محبت طبری علیہ الرحمۃ کی نایاب تصنیف ہے
جس میں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے فضائل و کمالات
درج نہیں۔ ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر نے کیا ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دُعا بعد از نماز جنازہ

۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

دیوبندی و بابی حضرات نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو بدعت کہتے ہیں اہل سنت و جماعت کے نزدیک نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا جائز ہے۔ رحمت للعالمین، امیر الغزیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ مَعِيَ فَاحْلُصُوا لَهُ الدُّعَاءَ اشْكُوا شَرِيحَةً ابْنِ مَاجَةَ

نماز جنازہ بالاتفاق فرض کفایہ ہے۔ اور فرض کفایہ ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد دُعا مانگنے کا حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔

سیدنا جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ^{فرض} ہے

خبر نبوی غیب دان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر صحابہ کو سنائی نیز حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر بھی دی۔

فَصَلَّى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَقَالَ اسْتَعْفِرُوا لَهُ

پس اُن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی اور اُن کے لیے دُعا فرمائی۔ نیز لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی اُن کے لیے دُعاتے مغفرت کرو۔

امام خسری جو دیوبندی و بابیوں کے نزدیک بھی شمس الامم میں نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف یعنی بسوط میں ایک روایت درج فرمائی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ایک جنازہ پر نماز جنازہ کے بعد بیٹھے۔ تو اُنہوں نے نماز کو ارشاد فرمایا: اِنْ سَبَقْتُمْ بَيْنَ

بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالْدُّعَاءِ۔ اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے۔ تو دُعا میں تم مجھ سے آگے نہ بڑھو۔

امام شمس اللہ حسینی علیہ الرحمۃ نے مبسوط میں باب غسل المیت میں سیدنا عبد اللہ بن محمد اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت کیا ہے۔

قاری میں ہے کہ امام: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ صحابی رسول ہیں جن کے بارے میں اسناد الرجال کی کتب میں یہ درج ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میت کے بہت زیادہ پابند اور شہیدانی تھے۔ اگر نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہو تو تو کبھی بھی یہ دُعا مانگتے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جو برطبقہ کے نزدیک سید الغزین ہیں بھی دُعا مانگنے کے قائل ہیں۔ اگر بدعت ہو تو یہ قرآن پاک کے سچے والوں کا امام سید الغزین کبھی جنازہ کے بعد دُعا نہ مانگتے۔

مندرجہ روایات سے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہل سنت والجماعت کا اہل سنت والجماعت کے بعد دُعا مانگنے کے بعد دُعا مانگنا ثابت ہے۔

لہذا نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو بدعت قرار دینے والے دیوبندی و اہل سنت والجماعت کے اہل سنت والجماعت کے بعد دُعا مانگنے کے قائل ہیں اور وہ حضرات آپ کو دہری نظر آئیں گے جن کو آپ اہل سنت والجماعت بریلوی کہا جاتا ہے۔

دیوبندی و اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد ہم دُعا اس لیے نہیں مانگتے کہ نماز جنازہ بھی دُعا ہی ہے۔ اہل سنت والجماعت حضرات کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں کوئی اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اُس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا استاد ہے۔ کہ اُس ایک دُعا کو دوسری مرتبہ تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو تم گنگار ہو جاؤ گے۔ یا تمہاری یہی قبول کی ہوئی دُعا کو بھی رد کر دیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا فرمان کوئی نہیں تو تم اپنی طرف سے شریعت مطہرہ کو پابند کرنے والے کون ہو؟ اپنی طرف سے پابندی تھا کہ تم دیوبندیو، ولیو خود برحق ہو گے۔ اُلجھاتے پاؤں یا دکا زُلفِ دواز میں لو آپ اپنے دام میں مصیاد آ گیا۔

Click For More Books

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا تو ایسا کوئی زمان نہیں ہاں مگر اہل سنت و جماعت کے ملک کی تائید فرمان ایزدی اور ارشاد مصطفوی سے ضروری ہوتی ہے۔ وہ فرمان حق تعالیٰ یہ ہے۔
وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
میں قبول کروں گا۔ جیسا کہ وہ میری عبادت
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ
سے اُونچے کچھتے ہیں۔ عن قرب جسم میں مائیں
(پہلے ع ۱۱) گئے ذلیل ہو کر۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومنوں کو بالخصوص دُعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور خصوصیت سے اُن کو دُعا کو قبول کرنے کا مشورہ سُنایا ہے۔ اور جو متکبر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگنے کی پروا نہیں کرتے ان کو جہنم میں داخل کرنے کا اعلان فرمایا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب نماز جنازہ ہو جائے تو اکثر حضرات ہاتھ اٹھا کر رب کریم کی بارگاہ میں دُعا مانگتے ہیں۔ اور کچھ لوگ یوں ہی اکرٹے کھڑے رہتے ہیں۔ جس طرح کوئی متکبر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ کو پڑھ کر اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ دُعا کے وقت ایسے اکرٹے رہنا اور نیاز مندی سے دُعا نہ مانگنے کا انجام کیا ہے؟

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَآيْتُوا مِنِّي
اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دُعا قبول کرنا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ میں راہ پائیں۔
(پہلے ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی کرم نوازی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی وہ میری بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں ان کی دُعا کو قبول کروں گا۔ اس آیت شریفہ میں کوئی فید نہیں کہ اگر ایک دفعہ دُعا مانگنے کے بعد دوسری دفعہ دُعا مانگی تو راضی ہوگا۔ اور بارگاہ کی وجہ سے قبول کی ہوتی دُعا کو رد کر دوں گا بلکہ فرمایا جب بھی دُعا مانگو گے قبول کروں گا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس کی سے محبت ہوتی ہے۔ اُس کے لیے بار بار دُعا ہوتی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہ ہو سکتا ہے کہ دیوبندی وہابیوں کو مردوں سے دشمنی ہی ہوگی کہ دُعا مانگنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اور مانگنے والوں پر اعتراض اور فحشے چسپاں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بنا لیا کہ نماز جنازہ بھی دُعا ہے۔ اس لیے اب بعد میں دُعا مانگنا بدعت ہے۔

دیوبندی وہابیوں کی یہ بھی دلیل بالکل ناپختہ ہے۔ کیونکہ ان علم سے کوروں کو یہ معلوم نہیں کہ چنگانہ نماز جو پڑھی جاتی ہے۔ اُس کے بعد دُعا سب ملگتے ہیں۔ کیا وہ نماز دُعا نہیں ہے۔

۱۱) نماز جنازہ میں سب سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھا جاتا ہے۔

چنگانہ نماز میں سب سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲) نماز جنازہ میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

چنگانہ نماز میں بھی درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

۱۳) نماز جنازہ میں مسلمانوں کے لیے دُعاتے مغفرت کی جاتی ہے۔

چنگانہ نماز میں بھی دُعا اغْفِرْ لِي ذَلِيلَ الدُّعَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ دُعا مغفرت کی جاتی ہے۔

۱۴) نماز جنازہ میں آخر میں سلام پھیر کر اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَمَا جاتا ہے۔

چنگانہ نماز میں بھی سلام پھیر کر اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَمَا جاتا ہے۔

قارئینِ کرام: اس تقابل کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہو کہ چنگانہ نماز میں وہ چیزیں ہیں

آجاتی ہیں جو کہ نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ دیوبندی وہابی چنگانہ نماز کے بعد

دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

مانگتے ہیں۔

اور جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ یہ پابندی ان کی اپنی طرف سے عاید کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول

مقبول سنی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ پس شریعت شریف میں اپنی طرف سے

پابندی عاید کر کے خود دیوبندی وہابی بدعتی ہو گئے۔ اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہو گئے

قرآن پاک کی آیت کی تفسیر

تفسیر ابن جریر کے مفسرین میں سے مستند مفسر امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ
قرآن پاک کی آیت فَاذْأَفْرَغْتَ فَاَلْصَّبَ وَ اِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ
کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو کھڑے
رہو یہ قیام اور کھڑا رہنا دُعا کے واسطے ہے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
جب تو اُس حالت میں ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ نے
تجھ پر فرض کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے سوال دُعا،
کراؤ اُس کی طرف رغبت کر لو اُس کے لیے کھڑا رہو۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ فَاذْأَفْرَغْتَ
فَاَلْصَّبَ يَقُولُ فِي الدُّعَاءِ
(تفسیر ابن جریر ص ۱۲۵ ج ۲)
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاذْأَفْرَغْتَ مَتَا فَرَضْتَ
عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَسَلِ اللّٰهَ وَارْغَبْ
اِلَيْهِ وَالْصَّبُّ لَهُ :
(تفسیر ابن جریر ص ۱۲۵ ج ۲ مطبوعہ مصر)

لہ دیوبند لوگوں کے شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال و ثروت
اور دستِ علم کے متصرف ہیں۔ انکی تفسیر کو امن و تقاضا سے خیال کیا جاتا ہے۔ محدث بن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں
کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا۔ دسیرت النبی ص ۱۱۱ ج ۱ احفاظ ذہبی نے ابن جریر طبری کو اسلام کے
مستند اور مستند امام کرام میں شمار کیا ہے (میزان الاعتدال) غیر مقلدین و باپتوں کا ترجمان مکتسب ہے کہ
ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مورخ ہیں (الاعتصام لاہور ص ۲۰ ذری ۱۹۵۹) نواب
صدیق حسن جوہاڑی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر حلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے (ملقا لا انصیر ص ۱۱)
غیر مقلدین کے امام عبد الستار دہلوی رقمطراز ہیں کہ طبقہ تابع کے مشاہیر میں سے علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری الترمذی
۳۱۰ھ ہیں۔ امام سیرطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ان کی کتاب اجل و اعظم تفسیر میں سے ہے۔ اس لیے
کہ یہ توجیہ قوال و تزییح بعض اقوال بر بعض و اعراب و استنباط صحیح امور سے اکثر تر تمیز کرتے ہیں۔ باقی درجہ دیگر
کتب پر اتق ہے۔ اسی طرح امام نووی نے بھی تفسیر میں فرمایا ہے (مقدّم تفسیر ساری ص ۱)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سید المغترین عبدالعزیز بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر کے بعد حضرت مجاہد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ فَإِذَا أَقْرَعْتَ قَالَ إِنْهَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَانصَبْ فِي حَاجَتِكَ
إِلَى دَبْلَجٍ - (تفسیر ابن جریر ص ۱۳)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تو کھڑا ہو نماز کی طرف تو اپنی حاجت میں اپنے رب کی طرف کھڑا رہ۔
حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کے بعد حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

غیر مقلدین و باہیوں کے امام عبد الستار دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول عبارت تفسیر زیادہ وقعت اور اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی شخصیت کو اُمت کا بڑا زبردست اور مجرب عالم اور سید المغترین مانا گیا ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر معانی کی واقفیت و مہارت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ہی کے حق میں فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث دونوں کی سمجھ عطا فرمائی تھی۔ دستِ علی کی وجہ سے ان کا لقب بھروسہ تھا۔ ایک ہزار چھ سو ساٹھ حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ موسیٰ بن علی دہلوی لکھا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ سعد نے لکھا کہ میں نے ابن عباس سے بڑھ کر ماضیہ فہم، مصلحت ذی علم، وسیع علم کسی کو نہیں دیکھا۔ اس روایت نبوی کی برکت سے آپ کا لقب جبرائلاست اور ترجمان القرآن مشہور ہے۔ اصول تفسیر کا یہ مسئلہ نامست کہ جس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہوں۔ مغترین متاخرین میںنا و شمالا ذاسب ہوں تو اس وقت جب اقوال پر تفسیر سماج کو تفوق و تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید کے سب سے زیادہ عالم و ماہر تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و حکمت اور تزیکیہ و تقدیس کی نعمتوں سے براہِ راست مستفید تھے۔ احکام و معاملات وغیرہ دنیاویات میں آپ ہی کے قول و فعل کو حجت بانستے تھے پھر مقلدان کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول زیادہ راجح ہے۔
(مقدمہ تفسیر شاری ص ۱۱)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَنْ قَتَادَةَ قَوْلُهُ فَإِذَا أَرَعْتَ فَأَنْصَبْ
وَإِلَى رَبِّكَ فَأَرْعِبْ قَالَ أَمْرُهُ إِذَا
فَرَعَتْ مِنْ صَلَاةٍ أَنْ يُبَالِغَ فِي دُعَائِهِ
حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو فارغ ہو کر تو کھڑا رہے بلو اپنے رب کی طرف رغبت کر اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ جب فارغ ہو اپنی نماز سے تو اپنی دعا میں بیخ۔

اہل علم حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تفسیر کے معاملہ میں سیدہ المغیرہ بن عبد اللہ بن عباس حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام بہت بلند ہے۔ ان تفسیر کو کوئی اہل علم ٹھکرائیں سکتا۔ یہ سبھی منسری تو فائض سے مراد نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمائیں۔ مگر دیوبندی ایسے۔۔۔ ہیں کہ وہ اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

امام خازن اور امام بغوی علیہما الرحمۃ

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
فَإِذَا أَرَعْتَ فَأَنْصَبْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَقَتَادَةُ وَالضَّحَّاكُ وَمَقَاتِلُ وَالْكَلْبِيُّ فَإِذَا أَرَعْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَأَنْصَبْ
إِلَى رَبِّكَ فِي الدُّعَاءِ وَأَرْعِبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسْأَلَةِ يُعْطِيكَ
التنزیل مشرق ۲۳ ج ۶ ابن عباس، قتادہ، ضحاک، مقاتل اور کلبی علیہم الرضوان نے کہا ہے کہ جب تو فرض نماز سے فارغ ہو جائے تو رب کریم کی طرف دعائیں پھر ارادہ سوال کرنے میں اس کی طرف رغبت کرو تجھے عطا کرے گا۔

• ناظرین کرام! مندرجہ بالا قرآنی آیات تیس بات اور ستہ عشرین کی تشریحات اور احوال و بشارت رحمت کائنات سے باہل و منح ہو گیا کہ نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم حکم ربانی ہے۔ نماز کے بعد دعا۔
بہی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین، خلفاء تبع تابعین، سلف صالحین علیہم الرضوان نے مانگی ہے۔

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو تہلیل یا پھیلا کر دعا کرو۔ بعد اپنے ہاتھ یوں ہی نہ چھوڑ دو بلکہ اپنے چہرہ پر پھیر لو ایک

روایت میں ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت کرتا ہے۔ (قیام لیل ہفت روزہ ص ۲۳)
مولانا شمار اللہ امرتسری صاحب دہلی نے بھی لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔
کہ خدا فرماتا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ میں دعا کے وقت بندے کے کھلے ہاتھوں کو خالی واپس
کردوں۔ (الحدیث امرتسرہ مطب ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے سنن الکبریٰ میں ایک روایت نقل فرماتی ہے جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے جنازہ کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے۔
ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
ابن ابی ادنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔ ان کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔
تو انہوں نے صاحبزادی کا نماز جنازہ پڑھایا۔

ثُمَّ اَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْرًا صَابِغِ
التَّكْبِيرِ يَنْدَعُوهُ ثُمَّ قَالَ كَانَتْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْنَعُ فِي الْجَنَائِزَةِ هَكَذَا .

پھر آپ چوتھی تکبیر کے بعد کھڑے رہے۔
دو تکبیروں کے برابر دعا فرماتے رہے پھر
آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ جنازہ اس طرح ادا فرماتے تھے۔

(سنن الکبریٰ ص ۴۲ ج ۳ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

علامہ محمد عبد اللہ بن البرجرہ مالکی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے بیبۃ النفوس میں حدیث
شریف درج فرمائی ہے۔ جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے
حدیث شریف یہ ہے۔

قَدْ صَلَّى عَلَيَّ صَبِيٍّ وَدَعَا لَهٗ بِأَنَّ
يُعَافِيَهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بچے کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لئے

دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اسکو فتنہ قبر سے محفوظ رکھے۔ (بیبۃ النفوس شرح صحیح بخاری ص ۱۲۱ مطبوعہ مصر)

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ .

بے شک دعا مانگنا عبادت ہے۔

Click For More Books

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے۔
الدُّعَاءُ مَتَّحُ الْعِبَادَةِ - دُعَا عِبَادَتِ كَا مَفْرُجَةٍ -

جب دعا عبادت اور عبادت کا مفرج ہے۔ ترجمہ
قارئین کرام! لوگ نماز جنازہ کے بعد دُعا نہیں مانگتے وہ کتنی بُری

سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ بلکہ دُعا مانگنے کو حرام قرار دینے والے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم ہیں۔

جب کسی کا کوئی عزیز یا دوست پردیس میں جاتا ہے۔ تو اُس کے والدین، عزیز و اقارب
رشتہ دار اور احمیاء اس کی ردا لگی سے قبل بھی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ مگر سے روزانہ ہونے کے
وقت، مانگنے یا کار پر سوار ہونے کے وقت، ریلوے اسٹیشن پر یا ایئر پورٹ پر پہنچنے کے
وقت، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے وقت اور سواری کے روزانہ ہونے کے وقت
اور پھر روزانہ ہونے کے بعد بھی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس عزیز کے واپس آنے کی امید
ہوتی ہے۔ مگر دعا بردعا مانگتے ہیں۔ مگر دیوبندی دہائیوں کی اس اُلٹی منطقی کی کچھ ہنیر آں کہ
اس عزیز یا دوست یا بزرگ کے لئے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے کیوں منع کرتے
ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے جُدا ہو رہا ہے۔ اور پھر ایک عظیم امتحان کا اُس کو سنا کرنا ہوتا
ہے۔ جو ایک سال۔ دو سال کے لئے جاتے۔ اس کے لیے تو قدم قدم پر دعا جاتے رہے۔
مگر جو ہمیشہ کے لئے جُدا ہو رہا ہے۔ اور جس کو عظیم امتحان بھی دینا ہے۔ اُس کے لئے نماز
جنازہ کے بعد دعا بدعت اور گناہ ہے۔

حُجْدَا مَحْفُوظ رُكْتِي هِر بِلَا سِ

خِصُوصًا دِهَابِئِتِ كِي دِيَا سِ !

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِذْ اَصَلَيْتُمْ عَلٰی الْمَيِّتِ فَاَخْلَصُوْا لَهُ الدُّعَا
جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے خالص دُعا مانگو۔

(حکوة شریف ص ۱۲۱، البرادہ ص ۲۵۶، ابن ماجہ ص ۱۰۹)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما

کی نماز جنازہ کے بعد پہنچے تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔

اگر آپ نے نماز جنازہ پڑھنے میں مجھ سے
سبقت لے لی ہے۔ تو دعا مانگنے میں
مجھ سے سبقت نہ لیں۔

اِنْ سَبَقْتُمْ مَوْتِي بِالصَّلَاةِ
عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُونِي بِاللَّعْنَةِ
(مسوط مرخصی ص ۶۷ ج ۲)

پس دیوبندی وہابی حضرات جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دینے وار
اپنی طرف سے ہی شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پابندی عائد کرنے
والے ہیں۔ اس لیے اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل بدعت ہیں اور نماز جنازہ کے بعد
دعا مانگنے والے اہل سنت و جماعت ہیں۔

نخب سے قادیاں براستہ دیوبند

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات
سے فتنہ انکار ختم نبوت اور جھوٹے مدعی نبوت لوگوں کی تاریخ بیان کرتے
ہوئے محمد بن عبد الوہاب نجدی سے لیکر اہلحدیث اور دیوبندی اکابر کا
بھی اس میں شامل ہونا ثابت کیا ہے۔

اور وہ تاریخی دستاویز پیش کی ہیں جن کو کوئی دیوبندی
وہابی جھٹلا نہیں سکتا۔ ایک معلوماتی کتاب ہے۔ بعض
مقامات پر اصل حوالہ جات کی فوٹو بھی لگا دی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

دیوبندی بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا ناجائز اور شرک قرار دیتے ہیں۔
مگر اہل سنت و جماعت اس کو جائز اور مستحسن جانتے ہیں کیونکہ کتب احادیث میں
اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نبی اکرم، نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا نیز ان کا آپس میں ایک دوسرے
کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا مذکور ہے۔

سیدۃ النسا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عمل

عبدالرحمن محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی علیہم الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ
سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ محدثہ دارین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے
کہ اُمّ الانبیاء شافع روزِ جسنا، محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
جب سرکار سیدۃ النسا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو
وہ ان کے لیے کھڑی ہو جاتیں فَأَخَذَتْ بِمِصِيدِهِ وَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي عَجَلِيهَا۔
تو آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اُس کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگر پر جھکتیں اور جب حضرت فاطمہ
الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرور کائنات علیہا افضل الصلوٰۃ والتسلیات کے آستانہ عالی پر
حاضر ہوتیں۔ تو حضور پر نور نور علی نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو جاتے وَأَخَذَتْ بِمِصِيدِهَا
وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَتْهَا فِي عَجَلِيهَا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگر پر جھکتے۔

ادب المفرد ص ۱۳ مطبوعہ مصر، البرادہ شریف ص ۲۸ ج ۲ مطبوعہ ۱۰۱۶، مشکوٰۃ شریف ص ۲۲ مطبوعہ دہلی،
حجۃ اللہ الباقی ص ۱۳ ج ۲ مطبوعہ مصر، مدارج النبوة فارسی ص ۲۵ ج ۲، غنیۃ الطالبین ص ۱۳

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قَبْلَنَا يَدُ الْاِلهِ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔ (البدایہ و شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۵، الادب المفرد ج ۱، کتاب الاذکار علامہ نووی ص ۲۳۳، تنزیہ القلوب ص ۴۰ از علامہ کردی مطبوعہ مسرہ)

قاری تین کلام! مجدد الوہاب سید محمد بن عبد الوہاب نجدی کے لڑکے عبد اللہ نے بھی یہ روایت اپنے فتاویٰ میں درج کی ہے (مجموعۃ الرسائل و المسائل جلد ۱ ص ۱۸)

حضرت اشبح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت مزیدۃ العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشبح رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ حَتَّىٰ آخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سن کی پابندی میں سخت متشدد تھے۔ (سیرت البخاری جلد نمبر ۱ ص ۱۸۳ از عبد السلام مبارک پوری دہلی)

دیوبندی مکتب فکر کا ماہنامہ "ارشاد" لکھتا ہے کہ آپ اس درجہ متبع سنت تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جن منزلوں پر اترتے تھے اور آپ نے جہاں جہاں نماز پڑھی تھی۔ وہ بھی وہاں نماز پڑھتے تھے۔ مسلمانوں کے ائمہ اور مشہور مفتیوں سے تھے۔ وہ فتویٰ اور اپنے نفس کی مرغوبات میں نہایت محتاط اور دین اسلام کے محافظ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت حدیثیں روایت کیں۔

(ماہنامہ ارشاد میگزین ۲۵ جولائی ۱۹۷۳ء)

غیر مقلد دہلی حضرات کے جنت روزہ "الاعتصام" میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے متبع سنت، عالم قرآن اور عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ (الاعتصام لاہور ص ۵، جون ۱۹۵۹ء)

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری مظفر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَهَا ۝

یہاں تک کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دستِ رحمت پر کھڑکھڑاس کر
جُرمِ اقربیٰ معین دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ فَيْكَ لَخُلُقَيْنِ يُجْتَمَعَانِ
اَللهُ وَرَسُوْلُهُ، ہر تم میں دو عادتیں ایسی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہیں۔ (د ادب المفرد ص ۸۹ سطر ۲۲-۲۳، مطبوعہ بصرہ)
تاظرین: مندرجہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ ہاتھ چومنا نہ فعلِ قبیح ہے۔
اور نہ ہی شرک بلکہ احسن فعل ہے جس کی تحمیل رسول رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیمات نے بھی فرمائی ہے۔

حضرت ذارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وفد عبد القیس میں تھے جب ہم

حضرت ذارع رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

مدینہ منورہ میں آئے۔ تو ہم نے اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کی۔ فَتَقَبَّلَ يَدَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجَلَهُ ۝ تو ہم نے مشہور شاہِ عرب و عجم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

وہجوداؤد شریف جلد ۲۱ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰، کتاب الاذکار للنووی ص ۲۲۴

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو یہودیوں
نے سیدالابرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر کوزل
کیے۔ تو راز داہر رب العلاء محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء نے ان کے جواب ارشاد فرمائے۔
تو ان یہودیوں نے جواب سُن کر فَاقْبَلَا يَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو
بوسہ دیا۔ اور عرض کیا۔ فَشَهِدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ طہیم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔

ترمذی شریف جلد ۲۱ ص ۹۸، مشکوٰۃ شریف ص ۴۰، کتاب الاذکار للنووی جلد ۲ ص ۲۴۱، شرح فقہ اکبر
علامة المنيسادى ص ۲۲، حجة الله على العالمين ص ۱۱۸

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف لطیف تراجم

النبوة شریف میں ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اربع الاصل شریف

۱۔ نعم الوہابیہ مولوی ابراہیم تیسریا کوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے
مجھ عاجز و ابراہیم میر، کو علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے
کی وجہ سے سُنِّی عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت
سے علمی فوائد حاصل کرتا رہا ہوں۔ تاریخ اہل حدیث ص ۲۹۱ و ہاشیہ تجزیہ کے مشہور راسخ مولوی حکیم
عبدالرحیم اشرف المنبر لاکل پور کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت نے تین عظیم المرتبت
شخصیتوں کو پیدا فرمایا۔ جو اس ظلمت کردہ میں اسلام کے سرخ شدہ چہرہ کو اپنے اصل نورانیت کے
جلوں میں پھر ظاہر کریں۔ ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو جامی کر دیا۔ اسلام
کے عقائد کو اس شکل میں پیش کیا۔ جو دہلی اسلام فداہ رومی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں پیش
کئے گئے تھے۔ علماء کو بے نقاب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو خلیج کیا گیا۔ اور دانشگاہ کیا گیا
کہ ان کے اقوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جڑ سے اٹھا کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق
برگزینہ کہ انہیں اسلام کی تغیر و تعبیر کے طور پر جنتِ شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامہ جن
تین پاکباز نفوس نے انجام دیتے۔ ان کے اسم گرامی یہ ہیں :-

۱۱۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں دنیا سے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے
یاد کرتی ہے۔

۱۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا۔

۱۳۔ شیخ احمد بن عبدالرحیم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارا ہے۔

(الاعتصام ص ۱۹ تاریخ مسئلہ)

دو ہاشیہ تجدیدی کہ اہل حدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ
دہلی حدیث ارتسوز ص ۲۱ اپریل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کو نورِ مستقیم شریفِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں اپنے لشکرِ
سمیتِ رفیقہ کی اجازت حاصل کرنے کے ارادہ سے حاضر ہوئے۔۔

۳۰ وبراہین شریفین حاضر شد۔ دس مبارک راہِ پیش برد۔ سرود دست مبارکشن
تقبیل نمود۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے سر ہانے کھڑے ہو گئے اور
اپنے سر کو جھکا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور ہاتھ مبارک
کو بوسہ دیا۔ (مدارج النبوت شریف فارسی جلد نمبر ۱ ص ۴۵۶)

حضرت وازع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئے۔ مگر ہم نبی اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک سے نا آشنا تھے تو کسی نے ہم کو کہا۔ ذالک
دَسْفَلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۛ ۛ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔۔ فَالْحَدَّثَنَا
بِمَیْدِیْہِ وِرْجَلِیْنِیْہِ فَحَبَّبْنَاهُمَا طوبہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بچھڑ کر بوسہ دیا۔ (ادب المفرد للبخاری ج ۱ ص ۴۷۷، تہذیب الطوبہ ص ۱۰۹
مطبوعہ مصر)

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی معرکہ الآرار مبارک تصنیف خصائص الکبریٰ
میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت
نے اپنے خاوند کی شکایت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

لہ مشورہ محقق علامہ عبدالموہب شرفانی علیہ الرحمۃ ام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے بارے میں
یکھتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں کچھ مرتبہ بالمشافہ
زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ ص ۴۴ مطبوعہ مصر) جمعیت دہلیہ کا ترجمان الاعظام میں علامہ
سیوطی علیہ الرحمۃ کو علامہ ابن حجر عسقلانی کا شاگرد قرار دیا ہے نیز ان کی شانِ عظمت میں آسمانِ علم
کے مہر و ماہ جیسا عظیم الشان لقب دیا ہے۔ (الاعظام ص ۲۲، جون ۱۹۵۶ء)

دآہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ تو حبیب رب العالمین، رحمتہ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ کیا تو اُس پر ناراض رہتی ہے؟ اُس نے عرض کیا۔ ہاں! تو سیدِ در عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم اپنے سروں کو ایک دوسرے کے قریب کرو۔ تو رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونوں کے سروں کو اس طرح ملایا کہ عورت کی پیشانی اُس کے خاندک کی پیشانی سے ملی اور دُعا فرمائی۔ اے اللہ! ان دونوں میں اُلفت و محبت پیدا فرمادے۔ اُن کی ایک دُوسرے ساتھی سے محبت پیدا فرمادے۔ کچھ عرصہ بعد وہ عورت شیخِ مسلم، نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حَقَبَتِ رَجُلٍ کَیْنِہِ تَوَّابِہِ کے مبارک پاؤں کو بوسہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اور تمہارا خاندک کیسے ہو؟ تو اُس نے عرض کیا کہ حضور! نہ وہ بچوں کی طرح ہے اور نہ ہی بڑھوں کی طرح ہے۔ اور اُسے مجھ سے زیادہ کوئی بچہ بھی مجبور نہیں دیکھی وہ میرے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرتا ہے، تو رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: اَشْهَدُ اِنِّیْ دَسُوْلُ اللّٰہِ دِیْنِ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عرض کیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۵، دلائل النبوت لابن تیمیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۵

”تمہارے مُنہ سے جو کھلی وہ بات ہو کے رہی“

حضرت مزیدۃ العصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی سمرکتہ الآرا تصنیف

تاریخ الکلبیہ میں روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد العبیدی رضی اللہ تعالیٰ

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تاریخ الکلبیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ جب اٹھارہ سال کے ہوتے۔ تو سلسلہ تصنیف شروع کیا۔ اور فضائل صحابہ و تابعین اور اُن کے اقوال کا ذخیرہ فراہم کرنے لگے۔ بیان تک کہ اس کو ایک مجروح کی شکل دے کر اور مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدفن پر کتاب تاریخ کا سوزہ شروع کرایا۔ آپ راتوں کو چاند کی روشنی میں لکھا کرتے تھے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

منہ فرماتے ہیں کہ میں مزید العصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: اَمِنَّا
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَلَّتْ إِلَيْهِ قَلْبِي تَيْدَهُ
ہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے حضرت
کے قریب ہو کر ان کے دست مبارک کو چوم لیا۔ تاریخ البکیر علیہ السلام مطبوعہ بیروت،
دوبندی اور تبلیغی جماعت کے مولوی یوسف صاحب کا نعلونی نے اپنی کتاب حیات
الصحابہ میں یہ روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادہ کو ساتھ لے ہوئے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
یہاں بیٹھو، یہاں بیٹھو اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھالیا اور فرمایا۔ انصار کے لیے مرحبا ہو۔
انصار کے لیے رحبا ہو۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ کو
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑا کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ
جاؤ۔ صاحبزادہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اور قریب آؤ۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے قریب بٹھا۔ اور آپ کے دونوں ہاتھ چومے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ میں انصار میں سے ہوں اور انصار کی اولاد میں سے ہوں۔ یہ سن کر حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا آرام فرمائے جس طرح پر کہ آپ نے ہم لوگوں کو اکرام
کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے کہ میں تمہارا اکرام کروں تم لوگوں کو اکرام
سے نوازا ہے۔ بیشک تم لوگ میرے بعد اپنے اُپر ترجیح دیکھو گے۔ تم صبر کرتے رہنا۔ یہاں
تک کہ مجھ سے حوضِ کوثر پر ملو۔ (حیات الصحابہ رضی اللہ عنہم مطبوعہ دہلی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

سلامہ بدرالدین عینی حنفی شامی بخاری
علیہ الرحمۃ الباری نے حدیث شریفہ درج

فرمائی ہے کہ:-

إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَمْرًا وَعَجَّلَ عَلَيْكَ بِمَكَّةَ إِنْ أَتَى الْبَيْتَ

مَا قَبْلَ اسْفَلَ الْأَسْكِنَةَ فَقَالَ قَبْلَ قَدَسِي أَمِكَ وَقَدْ وَغَيْتَ تَذَرِكَ ط
ترجمہ:- بے شک ایک آدمی نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کے پاس آیا۔ اُس نے
عرض کی کہ میں نے نذر پائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ کو مکرہ پر فریح دی تو میں بیت اللہ
کے پاس جاؤں گا اور اس کی چوکٹ کو بوسہ دوں گا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دو۔ تمہاری نذر پوری ہو جائے گی۔

(عمدة القاری طہ جلد ۱۲ مطبوعہ مصر)

صفوان بن عباد سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ آؤ اس نبی سے
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ط کے متعلق پوچھیں۔

پس اُن دونوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے اُن کو
جواب ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرو۔ اور اسراف نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ کسی نفس
کو قتل نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ مگر حق کے ساتھ جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔
کسی بڑے کو لے کر کسی غلبے والے کے پاس نہ جاؤ۔ کہ وہ اس کو قتل کر دے۔ کسی پر الزام نہ
دو۔ پاکدامن عورت کو خصوصاً ہفتہ کے روز تجاوز نہ کرو۔ اُن دونوں یہودیوں نے تسنن کر
فَقَبْلًا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَالَ اشْهَدُ اَنْكُمُ نَبِيٌّ ط

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ اور کہا ہم
گو ایسی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ رَجَعْنَا اِلَى الْعَالَمِيْنَ ط اور مطبوعہ مصر

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عداس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فَآكَبَ
عَدَّاسٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَيَدَيْهِ
وَ رِجْلَيْهِ قَالَ يَقُولُ ابْنُ رِبْعِيَةَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُهُ إِمَّا غَلَامًا قَدْ أَفْسَدَهُ
عَلَيْكَ فَلَمَّا جَاءَكَ جَاءَ هُمَا عَدَّاسٌ قَالَا لَهُ وَيْلَكَ يَا عَدَّاسُ مَا لَكَ
تَقَبَّلَ رَأْسَ هَذَا الرَّجُلِ وَيَدَيْهِ وَهَدَمِيهِ ط

عداس کا عقیدہ | اور اس نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک
اور ہاتھوں اور پاؤں مبارک کو جھک کر بوسہ دیا۔ تو حضور پر نور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس پر ربیعہ کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے سامنے سے کہا کہ ایسے معلوم ہوا ہے کہ اس شخصیت کے سامنے قیسے غلام کی عقل قائم ہو گئی ہے۔ جب عداس اُن کے سامنے آیا تو عداس سے کہا کہ اے عداس! انکو ہے تجھ پر کہ تو اس شخص کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دے رہا ہے! تو اُس نے جواب میں کہا:-
يَا سَيِّدِي مَا فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا الزَّجَلِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِأَمْرِ لَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا نَبِيٌّ ۝

اسے میرے سردار زمین پر اس شخص سے بہتر کوئی شخصیت نہیں ہے۔ اس ہستی نے مجھے وہ خبر دی ہے کہ جس کو صرف نبی ہی جانتا ہے۔

کتاب الوفا۔ باحوال المصطفى جلد ۱ ص ۲۱۲ مطبوعہ مصر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف شواہد النبوة میں

درج فرمایا ہے۔ کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت آکر سلام کیا۔ جب کہ اُن کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ اور پوچھا۔ آپ کون ہیں؟

میں نے کہا کہ محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں تو حضرت جابر نے کہا اے فرزند من پیشتر آئے؛ پیشتر آدم دست مرا جو سید پس میل کر دیا پائے مرا جو مدین و رشتہ

اسے میرے بیٹے! میرے نزدیک آؤ! میں قریب ہوا۔ تو انہوں نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور پاؤں چومنے ہی واسلے تھے کہ میں اُن سے پرسے ہو گیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ میں نے اُن سے کہا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی سلوٰۃ و سلام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکت و رحمت ہو۔

پھر میں نے پوچھا کہ اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ سب کچھ کیونکر ہوا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک دن میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا۔ اے جابر شاید تمہاری ملاقات میرے ایک فرزند سے

Click For More Books

ہو۔ کہ جس کو محمد بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اُسے انوارِ حکم عطا فرمائے گا۔ تم اُسے میرا سلام کہنا۔ (شواہد النبوة فارسی متن)

مندرجہ بالا احادیث شریفہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا رحمۃ اللعالمین تیار نہیں ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا ثابت ہے اب آپ کے سامنے وہ روایات پیش کی جاتی ہیں جن میں خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کا ایک دوسرے کے ہاتھ پر پاؤں چومنا ثابت ہے۔
خلفاء راشدین علیہم الرضوان کی سنت | امیر المومنین فی الحدیث سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الباری کی شخصیت سے کون واقف نہیں

حضرت عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | حجتہ الاسلام ام غزالی علیہ الرحمۃ الباری میسی

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی تدفین کے بعد قبر سے ایک نہایت تیز خوشبو پھیلی جس کو توخرین منبر اور مشک سے بھی بڑھی ہوئی سمجھتے ہیں اور اس خوشبو کا اس قدر شہرہ ہے بیان کرتے ہیں کہ دور دراز سے لوگ اس خبر کی تصدیق کے لیے آتے اور ٹٹیلے جلتے تھے۔ (مقدمہ فرج الباری از ابن حجر مستطاب سیرت البخاری مش اخبار اہل حدیث امرتویک، ۳۰ نومبر ۱۹۹۷ء، ماہنامہ القاسم دیوبندی رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ الاہتمام مش فروری ۱۹۵۹ء، تنظیم اہل حدیث لاہور ص ۸۷)

عبدالرحمن طوسی علیہ الرحمۃ جو کہ اکابر مسلمانوں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ ان کے اصحاب بھی ان کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہیں اور کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا حضور! کس کا انتظار ہے! تو فرمایا: **أَنْتَظِرُ مُحَمَّدًا مِنْ إِسْمَائِيلَ** میں محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کا منتظر ہوں تو چند روز کے بعد امام بخاری کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی تو میں نے اپنی خواب کے وقت کو بھلا دیا۔ تو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کا وہی دن اور وہی وقت بھلا۔ (مقدمہ فرج الباری، بستان المدین فارسی متن، سیرت البخاری مش، مشارق الانوار ص ۷) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شخصیت جن پر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انبیاءِ کرام علیہم السلام میں نماز ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔ ابو عبیدہ بن الجراح بوسہ بردستِ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک پر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوسہ دیا۔ (کیسے ساداتِ فارسی صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ دہلی، عوارف المعارف للشیخ شہاب الدین صہروردی صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲)

اس روایت کو دو ہائے نجد کی نہایت ہی معتبر شخصیت محمد بن عبد الوہاب نجدی کے لڑکے عبد اللہ نے اپنے قادی میں درج کیا ہے۔ (مجموعہ رسائل و المسائل نجدیہ جلد ۸۲ صفحہ ۲۵)

حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

شیخ الاسلام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن القشیری، شیخ الحدیث عبدالحق محدث

شہ علامہ ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمۃ کے تعلق دارالحدیث لاہوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اُس اداہم و بین الاسلام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن القشیری انہر زمانہ خود بدیع بود و قد شرف ربيع و من شرف بزرگ و معلوم است اہل خانہ را روزگار سے و الزناہ فضلش و انذر ہر فن اور اطلاقاً بسیار است و تصانیف جملہ بالتحقیق خداوند تعالیٰ حال و زبان و سے را از حشو محفوظ گردانیدہ است۔ (کشف المحجوب فارسی، آپ کا انتقال ۳۶۵ھ کو ہوا۔)

شہ مارن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت عیسیٰ دوسری علیہا السلام پر امام غزالی کی وجہ سے فخر فرما رہے تھے۔ اور ان سے فرماتے ہیں کیا تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا آدمی ہے تو دونوں حضرات نے عرض کی نہیں؟ (روض الراحین عربی لیا فی صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، جامع کرامات الاولیاء للنہانی، شواہد الحق للنجاشی، جمال الاولیاء صفحہ ۹۷، از اشرف علی تھانوی دیوبند کے)

فقیر ابوالحامد محمد منیر اللہ قادری (مغزلی)

Click For More Books

دہلوی شیخ الاسلام ابن حجر مکی علامہ یافعی علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند کتب میں ایک روایت
درج فرمائی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہونے لگے۔ تو تیزاً عبد اللہ
بن عباس نے ادباً عرض کیا کہ اے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان کے صلہ میں
آپ شہر مائیں یعنی رُکاب کو نہ پکڑیں تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ ہیں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ علماء کی تعظیم کریں تو یہ سُن کر فَاخَذَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يَدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَبَّلَهَا ۗ ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اس کو بوسہ دیا۔ اور عرض کیا: هَلْ كُنَّا اَوْلِيَا
اَنْ نَفْعَلَ بِاهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۗ ترجمہ: ہم کو بھی
اسی طرح حکم دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم کریں۔
(رسالہ کشمیریہ صفحہ ۱۵۷ تا ۱۵۸، مدارج النبوة فارسی جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۱، مجموعہ عربی صفحہ ۲۳۳، مرآة
النجف جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ از علامہ یافعی)

دوابیوں کے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی کے لڑکے عبد اللہ نے بھی اس روایت کو
اپنے فتاویٰ میں درج کیا ہے۔ دیکھیے: مجموعہ رسائل والمسائل النجدیہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۱

حضرت انس اور ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے پوچھا: اَمَسَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِكَ ط كَلِمَا
لِ نَبِيِّ كَرِيْمٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَيْ دَسْتُ مَبَارِكًا كَوْ حَيْدُو سَهْبٍ؟ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت دیا۔ نَعَمْ يَا اَبَا! فَقَبَّلَهَا ۗ ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔ (الادب المفرد للبغوی صفحہ ۱۱۱، اسطر ۱۱۱، تنزیر الطوبی ص ۲۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو ہزار دو سو چھیالیس احادیث شریفی مروی ہیں تمام صحابہ کرام
علیہم السلام میں آپ کی روایات تیسرے درجہ پر ہیں۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بارة سال بطور خادم رہے ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۷ھ میں ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی
ہیں جو فرما لیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مبارک میں رہے۔

Click For More Books

سطر ۹ تا ۱۰، دارمی شریف جلد ۱ ص ۳۱

حضرت سلمہ بن اکوع اور عبداللہ بن رزین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ

حضرت عبداللہ بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم مقام بڑہ
سے گزر کر رہے تھے ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقیم ہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر
اور ان کو سلام عرض کیا۔ فَأَخَذَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا عَمَّتُ يَا عَمَّتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ كِفَالَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا
كَفٌّ بَعِيرٌ فَقَمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَا هَاهُ تَرْجَمَةً. تراشوں نے اپنے ہاتھ چاڑھا آستین
سے، باہر نکالے اور فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے اپنی ہتھیلی سامنے کی۔ جو اونٹ کے پیچھے کی طرح بھاری اور
گداز تھی۔ ہم کھڑے ہوئے اور اس کو چوم لیا۔

(ادب المفرد للبخاری، مکتبہ السطر ۱ تا ۲ مطبوعہ تہذیب العقول ص ۳۱)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ
فقیر ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے
ہیں کہ نبی کریم، رسول ممتشم، شیخ منظم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ اپنے سفر سے
واپس آتے تو ایک دوسرے سے معاف کرتے: وَيَقْبَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا تَرْجَمَةً. اور
ایک دوسرے کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔

(دُستَان العارفين عربی برعاشیہ تنبیہ الغافلین ص ۱۶ مطبوعہ مصر)

حضرت علاء الدین ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت جمیلہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ام ولد ہیں روایت کرتی ہیں کہ

لہ غیر مقلدین و ہادی حضرات کے مولوی ابراہیم سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ شریف
ہیں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (دعاشیہ تاریخ الہدیت ص ۳۱) ذمیر ترمذی دارالافتاء
دعاشیہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا۔ اِذَا الْغَىٰ اَنْسَكَ قَالَ يَا جَارِيَةٌ هَاتِي لِي مَلْبَسًا
اَمْسَحُ بِيَدِي فَاِنَّ ابْنَ اُمِّ تَابِتٍ لَا يَرْضِي حَتَّىٰ يُقَبَّلَ بِيَدِي هُوَ مُجِبُ حَضْرَتِ
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آتے تو وہ اپنی لونڈی کو فرماتے کہ میرے لیے خوشبو
لاؤ تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو نکاڑوں۔ کیونکہ اُمّ ثابت کا بیٹا جب ہمک میرے ہاتھ کو بوسہ نہ
دے لے خوش نہیں ہوتا۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ سطر ۱ تا ۳)

قاری فی کرام: مستند کتب احادیث سے واضح ہوا کہ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا یہ
سنتِ قولی، سنتِ فعلی اور سنتِ تقریری ہے۔ اس پر سجدہ اور شرک یا بدعت و حرام
کا فتوے لگانا سراسر جہالت ہے۔
دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث حضرات اس کو حرام، بدعت بلکہ شرک گردانتے
ہیں۔ اس لیے وہ اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

اس مسئلہ پر علامہ قادری کی مستقل کتاب بھی ہے۔ جس میں ۲۵۰
مستند کتب کے حوالہ جات سے خلفاء راشدین۔ اہل بیت اطہار
صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ محدثین۔ مفسرین اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ
سے بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت درج کیا ہے۔
قیمت ۴۰ روپے

ہاتھ اور پاؤں چومنا سجدہ نہیں ہے!

دیوبندی حضرات ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار دیتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار نہیں دیتے کیونکہ شریعت مطہرہ و طے صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں سجدہ کی تعریف سجدہ کے وقت سات اعضا کا زمین پر گنا ہے جیسا کہ کتب احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ امام الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں بابُ التَّسْبُؤِ عَلَی سَبْعَةِ اَعْظَمِہَا بِابِہِمْ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے کہ ہے کہ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَسْجُدَ عَلَی سَبْعَةِ اَعْضَاءِ نَبِیِّہِ پاك صلى الله عليه وسلم نے حکم فرمایا کہ سجدہ سات اعضا پر کیا جائے۔ (صحیح البخاری ص ۹۷ مطبوعہ مصر مطبوعہ طبرانی شریف ص ۱۵۳)

امام ابو یوسف رضی اللہ عنہما نے سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اِنَّہُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةٌ اَذَابِ وَجْہِہُ وَکَفَاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَوَقْدَمَاہُ۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرے تو اس کے سات اعضا چہرہ۔

دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں بھی اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔ (تمت بحسب من کلام سیدنا یحییٰ بن زینب رضی اللہ عنہما۔ ترمذی شریف ص ۳۱۷ مطبوعہ دہلی نصاب الراہیہ فی تخریج احادیث الحدیث)

حضرت عبداللہ ابن عباس اور دیگر صحابہ کرام علیہم السلام سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی اور فرمایا۔ اَنْ یَسْجُدَ عَلَی سَبْعَةِ اَعْظَمِہَا کہ سجدہ سات اعضا سے کریں۔ (مسند امام اعظم ص ۳۹۹ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب بولا کہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہِ لَکَفُوْرٌ عَظِیْمٌ کہ سجدہ سات اعضا سے کریں۔ (صحیح بخاری ص ۱۵۳)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَيَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصَدُورِ قَدَمَيْهِ فَإِذَا اسْتَجَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كُلَّ عَضُدٍ
مَوْضِعَهُ، کہ انسان جب سجدہ کرے سات اعضاء یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے
دونوں پاؤں کے اگلے حصوں کے ساتھ تو اس کو چاہیے کہ ہر عضو کو اپنی اپنی جگہ پر رکھے۔

(جامع مسانید الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی شریف ص ۱۲۱)

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ روایت درج فرماتے ہیں کہ السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ
أَعْضَاءَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْجَبْهَةِ سَجْدَةً سَاتِ أَعْضَاءَ رِزْلِ
ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں اور پیشانی سے ہوتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۲۲۱ مطبوعہ مصر)
عارف باللہ اشع محمد امین الکریمی دارابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ السُّجُودُ عَلَى
الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي هِيَ الْجَبْهَةُ وَالرُّكْبَتَانِ وَبَاطِنَا الْكُفَّيْنِ وَأَطْرَافِ بَطُونِ
أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ وَأَنْ يَكُونَ السُّجُودُ عَلَى الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ فِي آيَةٍ وَاحِدَةٍ۔
سجدہ سات اعضاء جو کہ پیشانی، دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کنارے لگانے
سے ہوتا ہے اور سجدہ سات اعضاء پر ایک ہی وقت میں ہونا چاہیے۔

(تنوير القلوب في معاملة غلام الغيوب ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

غیر متقلین کے مشفق عالم مولوی سلیمان صاحب منصور پوری بھی سجدہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے
ہیں کہ (سجدہ) اصطلاح شریعت محمدیہ میں پیشانی اور ناک کو زمین پر لگانا اس طرح سے کہ دونوں ہاتھ
دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی زمین سے لگی ہوتی ہوں۔ مانیں پیٹ سے الگ ہوں
اور بازو پہلوؤں سے الگ۔ اس اصطلاح کو اب حقیقت شرعیہ کہا جاتا ہے۔ (الجمال الکمال ص ۱۱۱)
مذہب الاحوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ سجدہ میں زمین پر سات اعضاء لیں تو سجدہ
سے وگرنہ سجدہ نہیں کیونکہ سجدہ کے لیے سات اعضاء کا لگنا ضروری ہے۔ اگر چہ اعضاء لیں
تب بھی سجدہ نہیں خواہ انسان نماز میں ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا ہاتھ پاؤں چومنے کو سجدہ میں شملہ
کرنا کس قدر کم علمی اور حماقت ہے کیونکہ اس میں تو سات اعضاء زمین پر نہیں لگتے۔

سجدہ میں نیت کا بھی دخل ہے۔ ایک شخص یوں ہی سجدہ کی شکل میں بے نیت کی نیت،
قیام، رکوع اور سجدہ کی نہیں۔ تو کیا اس کو اس کا گواہ بٹے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ شراب حاصل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کرتے کے لیے نیت شرط ہے۔ حضورؐ کو رسول اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ۔ یعنی اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (سیح سہاری شریف ص ۱۱)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى اجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ
إِلَى سَمَاعِكُمْ ہوں اور صورتوں کو ہی نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیتوں کو دیکھتا ہے۔

سیح سلم شریف، الترغیب والترہیب، محمد زکی (رحمۃ اللہ علیہ)
- سند صحیح بالا کتب احادیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ ہاتھ اور پاؤں چومنا
سجدہ نہیں ہے۔ سرور کائنات، باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
والتسلیمات نے بھی ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار نہیں دیا جیسا کہ امام اہلسنت قاضی
عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ میں اور اہل سنت و جماعت کے
دو عظیم فقیہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے رد المحتار میں اور ابواللیث سمرقندی علیہ
الرحمۃ نے تبيين الغافلين میں اور علامہ کردی علیہ الرحمۃ نے تنوير القلوب میں ایک روایت
حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نقل فرمائی ہے۔

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ
نے رد المحتار میں علامہ فقیہ سمرقندی نے تبيين الغافلين علامہ کردی اور علی علیہ الرحمۃ نے تنوير القلوب
میں ایک روایت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نقل فرمائی ہے۔ ایک اعرابی نے
احمد مجتبیٰ مالک ہر دو سرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سجدہ طلب کیا۔ تو
آپ نے ارشاد فرمایا: قُلْ لَيْتَلَكُمُ الشَّجَرَةَ رَسُوْلٌ اَللّٰهُ حَسْبُنَا اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَسْئَلُوْنَكَ ط اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلتے ہیں کہ حضرت

نے غیر مسئلہ بابی حضرات کے امام العصر مولیٰ ابراہیم صاحب تبریا کھوئی نے شفاء کو بغیر کتاب قرار دیا ہے (درسا سیرا
مش ۱۰ اخبار اہمیرتہ امرتسر ص ۶۰-۶۱، ۶۲) (دینی فرقہ کے مسلمان مذہبی محقق ہیں کہ مانہ کتاب شامل میں ہے صحیح امام
بڑی کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الراضی خجندی کہ ہے (خطبات مدراس ملک)
قاضی سیمان مسعود پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ صوبہ غزنی صوبہ شہر سیستان
کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے (مرکز العلماءین جلد ۲۵ ص ۲۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ اللہ علیہ الرحمۃ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ درخت دانتیں بائیں آگے اور دیکھے جھکا جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا خاک اڑاتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا بارگاہ بکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے :-

”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ اعرابی نے کہا۔ اب اس کو اپنی جگہ پر ٹوٹے کا حکم

فرمائیے۔ تو نبیؐ مختار حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اسی

جگہ جا کر کھڑا ہو گیا۔ معجزہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کیا :- اِذْنِي اَسْجُدْ لَكَ طمبھے

اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم فرماتا۔

کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعد ازیں

اس نے عرض کیا :- اِذْنِي اَنْ اُقْبَلَ بِيَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاذْنِ لِي طمبھے اجازت

مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دوں۔ تو ہادیؑ سبل بن سہیلؑ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کی اجازت عنایت فرمادی :-

اشفاق شریف جلد ۱ ص ۱۹۹، تنبیہ الغافلین ص ۲۶۲، شامی شریف جلد ۱ ص ۱۹۹، تنزیر العلوب کرمی ص ۱۹۹

دلیوبندی اور وہابی حضرات ہاتھ اور پاؤں

وہابیوں دلیوبندیوں کے فتویٰ کی بیخ کنی | چومنے کو سجدہ قرار دیتے ہیں۔ اور شرک

سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا حدیث شریف سے دلالت دیا ہونے کے فتویٰ کا قطعاً مع

ہو جاتا ہے۔

نیز اس حقیقت کا تین ثبوت ہو جاتا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں چومنا یہ سجدہ نہیں ہے۔ اگر

یہ سجدہ ہوتا یا یہ سجدہ میں شمار ہوتا۔ تو نبیؐ الحزین و سلیمان بن الدارین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم نے جیسے سجدہ کرنے کی اجازت نہ دی تھی اسی طرح اس کی اجازت نہ دیتے بلکہ فرمادیتے

کہ ہاتھ پاؤں چومنا بھی تو سجدہ ہے۔ مگر حضورؐ پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ کی اجازت

نہ دینا اور ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت مرحمت فرمادینا یہ واضح دلیل ہے کہ ہاتھ اور پاؤں

چومنا سجدہ نہیں۔

فاریں کرام ۱۔ اب تو انہر من اشس ہے کہ ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار دینے

والے دلیوبندی حضرات اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محفل میلاد شریف

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف منعقد کرنا، میلاد پر خوشی کرنا بدعت اور حرام ہے۔ اہلسنت وجماعت حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف کرنا جائز اور باعث برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:-

قُلْ يَفْضِلُ اللَّهُ وِجْهَةَ فَيْدِلِكَ
فَلْيَقْرَحُوا۔ (پ ۱۱۵)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت سے
اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

وَأَمَّا نِصْحَةٌ رَبِّكَ فَمَحْدَثٌ۔
اور اپنے رب کی نصیحت کا خوب چرچا
کرد۔ (پ ۱۸۵)

ان آیات سے اللہ تعالیٰ کا حکم واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل، رحمت اور نعمت پر خوب خوشی کا اظہار کرو اور چرچا بھی کرو۔ اب کون سا مسلمان ہے جو کہ سرور عالم، نور محمد، شفیع اعظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو اللہ تعالیٰ کا فضل، اس کی رحمت اور اس کی نعمت نہیں سمجھتا۔ بلکہ آپ تو رحمتوں پر لعل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں۔ جن کی بعثت شریفہ کا اللہ تعالیٰ نے اسان بتایا ہے:-

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا۔ (پ ۸۵)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں
انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

یہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مرسلین عظام کی تمنا ہیں جن کی آمد آمد کی بشارت اور خوشخبری انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:-

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَمَبَشْرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي
اور ان رسول کی بشارت سنا تاہوں جو میرے بعد
اسْمُهُ أَحْمَدٌ۔ (پ ۲۴۷)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی :-
اللَّهُمَّ حَوْرَبْنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً
اے اللہ اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے
مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا
ایک خوان انا کر کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے
لِقَوْلِنَا وَأُخْرِنَا۔ (پ ۵۷)

قارئین عظام! جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مائدہ - دسترخوان نازل ہو تو
پیغمبر خدا اس دن کو اپنے پہلوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے عید اور خوشی کا دن
قرار دیں۔ تو جس دن محبوب رب کائنات، دعائے خلیل، نوید مسیحا، شافع روز جزا،
شہب اسمائے کے دولہا، گل کائنات کے بلبل و ماویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لادیں تو وہ دن پوری دنیا نے اسلام کے لیے کیوں نہ عید اور خوشی
کا دن ہو سہ

صبح طیبہ میں ہونی بنتا ہے بازہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست جڑ ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل، رحمت اور نعمت کا چرچا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو
چرچا تب ہی ہو سکے گا جب ان کا ذکر خیر کیا جائے، ان کی تعریف و توصیف اور معجزات کا
ذکر خیر کیا جائے۔ مستند کتب سیرہ کا مطالعہ کیا جائے جو کہ مخالفین اور منکرین کے نزدیک
بھی مستند ہیں۔ ان میں بھی حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد،
ولادت باسعادت کے پرکیت پر سرور اور وجد آفریں واقعات ایمان کو تازگی
بخنتے ہیں۔

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ۔ (پ ۱۳۵) اور انہیں اللہ کے دن یاد دو۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے اسی آیت کے تحت فرمایا ہے کہ ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرماتے ہیں۔

ناظرین سے کرام! جس دن حضور پر نورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور شافع یوم النورؐ مسلمانوں کے دنوں کے سرور حضرت محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے وہ دن بھی ایام اللہ میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے :-

وَذَكَرَهُمْ يَا أَيُّهَا اللَّهُ
اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن۔

لہذا اس دن کو یاد دلانے کا سب سے بہترین طریقہ محفل میلاد مصطفیٰؐ منانا ہے جو کہ مسلمان بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔ اور ان پر فتوے بازی اور حرام قرار دینے والے حضرات کو عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

میں علامہ اسماعیل حنفیؒ علیہ الرحمۃ نے آیت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ تفسیر روح البیان کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

وَمِنْ تَعْظِيْمِهِ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذَا
اور میلاد شریف کرنا حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ
لَوْ يَكُنْ فِيهِ مُنْكَرٌ قَالَ الْاِمَامُ
وسلم کی تعظیم ہے جب کہ وہ بری باتوں سے
السُّيُوْطِيُّ قَدْ سِ سِرَةٌ يَسْتَعْتَبُ
خالی ہو۔ امام سیوطیؒ قدس :- اللہ پر فرماتے
لَنَا اِطْهَامُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهِ
ہیں کہ ہمیں رسول اکرمؐ کی ولادت
عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفْسِيْرُ رُوْحِ الْبِيَانِ ۹۵
باسادت پر انھما شکر کرنا مستحب ہے۔

حافظ ابن حجر اور امام سیوطیؒ علیہما الرحمۃ
روح البیان میں تحریر فرمایا ہے :-

وَقَدْ اسْتَحْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ
اور حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے
حَجْرًا اَصْلًا مِّنَ السَّنَةِ وَكَذَا
میلاد شریف کی اصل سنت سے ثابت کی
الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ وَرَدَّ اَعْلَى
ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف
اَلْفَاكِهَانِي قَوْلُهُ اِنْ عَمِلَ الْمَوْلِدُ
کو بدعت نیند کہ بر منیع کرتے ہیں۔
بِدْعَةٌ مَذْمُوْمَةٌ۔
(تفسیر روح البیان ۵۷/۹۶)

صحيح بخاری شریف | امام الحدیثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ :-

فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَلَيْبٍ قَرَأَ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حَبِيبَةٍ قَالَتْ لَهُ مَاذَا لَيْتَيْتُ قَالَ أَبُو هَلَيْبٍ لَمَّا لَوْتُ بَعْدَ لَوْ حَيْرًا إِنِّي سَيِّئْتُ فِي هَذِهِ بَعَثَاتِي تَوَيْبَةً -

جب ابوہلب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کس نے اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گذری۔ تو ابوہلب نے کہا تم سے ملجوڑ ہو کر مجھے کوئی خیر بھلائی نصیب نہیں ہوئی مگر توبہ کے لڑاؤ کرنے کی وجہ سے مجھے اس انگلی (شہادت کا انگلی) سے پانی ملتا ہے جس انگلی سے اشارہ کر کے توبہ کروانا کیا تھا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ | جو کہ شرح بخاری میں اسی روایت کے ماتحت شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

ذَكَرَ السُّهَيْلِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو هَلَيْبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ فَنَالَ مَا لَفَّتْ بَعْدَ كَوْمٍ أَحْتَا إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفِّفُ عَنِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ إِثْمَيْنِ وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَصَلَاتُ تَوَيْبَةٍ بَشَرَتْ أَبَا هَلَيْبٍ بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا -

حضرت سہیلی علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوہلب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا اور وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی دولت اور آرام نصیب نہیں ہوا۔ ابن اسناضور ہے کہ ہر چہ کے روز مجھ سے طلب میں تخفیف ہی جاتی ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ثریفہ پیر کے روز ہوئی اور ثویبہ لوزدی نے ابوہلب کو حضور کی ولادت

فتح بخاری ج ۱۰ ص ۱۴۹ (مطبوعہ بیروت)

تاریخ سے کرام! ابوہلب کافر تھا جس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی ولادت میں اسے توبہ کی خبر دی۔ سورۃ بھی نازل فرمائی ساگروہ محمد بن عبداللہ سمجھ کر جیتے جا سمجھ کر کافر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوتے ہستے خوشی کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ اسی کو بھی محروم نہیں رکھتا۔ تو مسلمان ہوتے ہوئے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو اپنا آقا، پلما اور ماؤی سمجھتے ہوئے جو آپ کے میلاد شریف کی خوشی کا اظہار کرے اور محافل میں ادا منعقد کرے، پیارے آقا علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فضائل کمالات سننے اور سننے تو بہت زیادہ ہیں وہ علمان کو اپنے فضل و کرم سے کیوں نہ نوازے گا، یقیناً نوازے گا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ نے اسی سے فرمایا ہے

دوستان را بجا کنی محروم
تو کہ باد شمنان نظر داری

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علی الاطلاق عبدالحق

محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی اسی روایت کی ثمرت میں فرماتے ہیں کہ :-
"در بنجا سندست مراہل موایدر آنکہ در شرب میلاد آں سرور
صلی اللہ علیہ وسلم نہر کنند بذل اموال نمایند یعنی ابواب کی کافر بلو
چوں بسرور میلاد آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلمان مملو مت بہجت
وسرور بذل در دے چہ باشد وکنج باید کہ از بدعتہا کہ عوام اعدا
کردہ اندازن یعنی وآلات محترمہ و منکرات خانی باشند :-"

ترجمہ اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی واضح دلیل ہے کہ جو ان سرور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہد ولادت میں خوشیاں کرتے ہیں اور مال خرچ کرتے
ہیں۔ یعنی ابواب جو کافر تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور
نوٹھی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو خوشی
میں محبت سے بھر پور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ
مجلس میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں وغیر سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

خالی ہو۔ (مدارج النبوة فارسی جلد ۲ ص ۲۴ مطبوعہ دہلی)

شیخ عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ "ما ثبت من السنة" میں بھی تحریر فرماتے ہیں کہ
وَلَا زَالَ أَهْلُ الْأِسْلَامِ يَحْفَلُونَ
بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - ما ثبت من السنة ص ۲۴ مطبوعہ لاہور
اور اہل اسلام ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ
بارک ہیں۔

حافظ الحدیث علامہ ابو الخیر شمس الدین
محمد بن محمد الجزری علیہ الرحمۃ اسی روایت

محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کے تحت فرماتے ہیں کہ۔

فَمَا بَالَ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِدِ
مِنْ أُمَّتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي
يَسْرُ مَوْلِدُهُ وَيَبْدَلُ مَا تَصَلَّ
لِلَّهِ قَدْرَتَهُ فِي مُحَبَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرِيٍّ إِنَّمَا يَكُونُ
جَزَاءَهُ مِنَ اللَّهِ الْكَفَّيَّةُ أَنْ
يُدْخِلَهُ لِفَضْلِهِ الْعَمِيمِ
جَنَّتِ النَّعِيمِ۔
پس جب کافر ابوبہب ولادت کی خوشی کا انہما
کرنے سے انعام دیا گیا تو اس موقع مسلمان کا کیا
حال ہے جو آپ کی ولادت شریف سے مسرور ہو کر
آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ بھی
کرتا ہے۔ میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف
اسس کی یہی جزا اور ہوگی کہ اللہ کریم اس
نواپے فضل مہیم سے جنات نعیم میں داخل
فرمائے گا۔

(نفقانی شریف ص ۱۳۹ مطبوعہ بیروت)

خلفاء راشدین علیہم الرضوان کا عقیدہ
شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
نے اپنی تصنیف "لطیف السنن الکبریٰ"

علی العالم فی مولد سید ولد آدم" میں خلفاء راشدین علیہم الرضوان کے ارشادات
میلاد شریف کی فضیلت میں درج فرمائے ہیں جو کہ یہاں درج کیے جاتے ہیں۔
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَنْ أَلْفَقَ دِمْرَهَا عَلَى قِرَاءَةِ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس
شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شعر پڑھا

Click For More Books

مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ۔
بڑھنے پر ایک دم فرخہ کیا وہ جنت میں میرے
ساتھ ہوگا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ عَظَمَ
مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقَدَّمَ أَحْيَاءَ الْأَسْلَامِ۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی
تعظیم کی اس نے تو یہ اسلام کو زندہ کر دیا۔

قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ
انْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّمَا
شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر
ایک درہم خرچ کیا گویا غزوہ بدر و حنین میں
حاضر ہوا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
وَوَجَّهَهُ مَنْ عَظَمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
سَبَبًا لِقِرَاءَتِهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا بِالْإِيمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ
لِقَبْرِ حَسَابٍ۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف
کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا
سے ایمان کی دولت لے کر جلتے گا اور جنت میں
بقبر حساب کے داخل ہوگا۔

رہنیت کبریٰ ص ۵۸ مطبوعہ استنبول

سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے خلیفہ راشدین
علیہم الرضوان کے علاوہ اولیاء کاملین اور

محققین علیہم الرحمۃ کے بھی فرمودات درج فرمائے ہیں۔

وَرِدَتْ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ جَبَلِ أَحَدٍ
ذَهَبًا فَأَنْفَقْتُهُ عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس
احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر
خرچ کر دوں۔

جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و تکریم کی تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

رحمتِ کبریٰ ص ۱۷۰ مطبوعہ استنبول

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:-

مَنْ حَضَرَ
مَوْلِدَ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ كَأَعْقِيدِهِ
وَسَلَّمَ وَعَطَوْا قَدْرَهُ فَقَدْ فَاتَمَّ
بِالْإِيمَانِ.

سید احمد زینی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

محافل میلاد شریف اور اذکار جو ہمارے ہاں کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر نیک پر مشتمل ہیں جیسے صدقہ، ذکر نئی پاک پر صلوة و سلام اور ان کی تعریف۔

رقنآوی حدیثیہ ص ۱۲۹ مطبوعہ مصر

امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:-

الْمَوْلِدُ وَالْأَنْكَاءُ الَّتِي تُفْعَلُ
عِنْدَنَا أَكْثَرُهَا مُشْتَمِلٌ عَلَى خَيْرٍ
لِصَدَقَةٍ وَذِكْرِ وَصَلَاةٍ وَسَلَامٍ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَدْحِهِ.

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ماہ مبارک میں اہل اسلام ہمیشہ میلاد شریف کی محافل منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھاتے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں طبع طرح کے صدقات اور خیرات کرتے اور نوافل سنت کا اہتمام کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے پیاروں کے پڑھنے کا نام اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور بَرَکاتوں کا طہور برکت اور صلوة شریف کے خواہ میں نہ آتا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف

وَلَا نَزَلَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَخْتَلِفُونَ
بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَيَعْمَلُونَ الْوَلَائِحَ وَ
يَتَصَدَّقُونَ فِي لَيْلِيهِ بِأَنْوَاعِ
الصَّدَقَاتِ وَيُظَاهِرُونَ الشُّرُوكَ
وَيَزِيدُونَ فِي الْمَبْرَاتِ وَيَعْتَنُونَ
بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيمِ وَيُظَاهِرُونَ
عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلِّ فَضْلٍ عَنِينٍ
وَمِمَّا جَرَّبَ مِنْ خَوَاصِهِ أَنَّ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَمَّا فِي ذِيكَ الْعَامِ وَيُشْرَى
عَاجِلَةَ نَيْبِ الْبَغْيَةِ وَالرَّوَاهِ
فَرَجِمَ اللَّهُ أُمَّتَنَا أَخَذَ لِيَا لِي
شَهْرَ مَوْلِدِهِ الْبَارِكِ أَعْيَادًا -

پڑھا جاتا ہے وہ سال سالوں کے لیے حفظ عامان کا
سال ہو جاوے اور میلاد شریف کرنے سے دیکھا لوں
پوری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمت فرماتا ہے
ولادت سہاسات کی مبارک تولد کو خوشی و مسرت کا مہینہ بنایا۔

(مواہب اللذیہ ج ۱ مطبوعہ مصر - زرقاتی شریف ج ۱ مطبوعہ بیروت ۱۳۹)
علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللذیہ شریف" میں اور شیخ الحدیث عبدالحق محدث
دہلوی علیہ الرحمۃ "ماثیۃ بالسنۃ" میں فرماتے ہیں۔
نیکۃ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَفْضَلُ مِنْ نَيْبَةِ الْقَدْرِ -
بہتر ہے۔

(مواہب اللذیہ شریف ص ۲۶ مطبوعہ مصر - ماثیۃ بالسنۃ ص ۵۹)
شیخ محمد طاہر بیٹنی محدث علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شیخ محمد طاہر بیٹنی محدث علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
ربیع الاول شریف کے متعلق تحریر

فرماتے ہیں کہ:-
مُظْهَرٌ مِنْهُمُ الْأَنْوَارِ وَالرَّحْمَةِ شَهْرٌ
رَبِيعُ الْأَوَّلِ وَإِنَّ شَهْرَ أُمَّرْنَا
بِأَظْهَارِ الْحُبُوبِ فِيهِ حُنَّ عَاوِرٌ -
ربیع الاول کا مہینہ منیع انوار اور رحمت کا منظر ہے۔
یہ ایسا مہینہ ہے کہ ہر سال اس مہینہ میں خوشی کا اظہار
کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(مجمع البحار جلد ۳ ص ۵۵ مطبوعہ مصر)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر
فرماتے ہیں کہ:-

جَعَلَ لِيَنْ فَرِحَ مَوْلِدِهِ حِجَابًا
مِنَ التَّارِكِ وَيَسْتُرًا وَمَنْ أُنْفِقَ فِيهِ
مَوْلِدِهِ وَرَهْمَا كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَافِعَاوٌ -
جوزی پاک سنی اللہ علیہ السلام کے میلاد شریف کی خوشی کو
تو وہ خوشی روزگار کی آگ کے لیے پردہ اور حجاب بن جائے
گی اور جو نبی پاک سنی اللہ علیہ السلام کے میلاد شریف پر ایک
درہم بھی خرچ کرے تو اس کی نبی پاک سنی اللہ علیہ السلام شفاعت

مُشَقَّعًا۔ فرمائیں گے امدان کا شفاعت قبول ہوگی۔

دروالدالموس لابن حفصی ۹ مطبوعہ بیروت

نواب صدیق حسن بھوپالی کی شہادت
اب غیر متقدمین حضرات کے مجدد اور
شیخ الاسلام نواب صدیق حسن بھوپالی
کی گواہی پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ مشرکین میلاد و شریف اپنے عقائد پر نظر ثانی فرما سکیں۔
نواب صاحب فرماتے ہیں:-

”جس کو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا

کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں“ (الشامۃ العنبرۃ ص ۳۱)

نواب صدیق حسن بھوپالی ہی رقمطراز ہیں کہ:-

”اس میں کیا بُرائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع

یا ہر ماہ میں الترام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و

سمت و دل و ہدی و ولادت و وفات آنحضرت کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول

کو بھی خالی نہ چھوڑیں“ (الشامۃ العنبرۃ ص ۳۱)

ناظرینے کرام! سردار الہدیث نواب صدیق حسن بھوپالی نے تو میلاد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم پر خوشی نہ کرنے والے پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔ اب خود ہی الہدیث حضرات اور

دیوبندی حضرات اپنے عقیدہ باطل پر غور فرمائیں۔ کیونکہ ”الشامۃ العنبرۃ“ وہ کتاب ہے جس کو

دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند قرار دیا ہے۔

عاجز امداد اللہ حبیب بر مکتبی کا فرمان

دیوبندی اکابر کے پیشوا حاجی امداد اللہ
ہما بزمی فرماتے ہیں کہ:-

”مشرک غیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات

بمبھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام لطف و لذت پاتا ہوں“ (فیض ہفت سنہ مطبوعہ دیوبند)

لے نشر الطیب ۳۱ مطبوعہ دیوبند۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حاجی املا اللہ صاحب مہاجر مکی کا فرمان "امداد المشتاق" میں بھی موجود ہے جس میں سرور عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا محفل میلاد شریف میں تشریف آوری کا عقیدہ رکھنا بھی درست قرار دیا ہے۔ اصل عبادت پیش خدمت ہے۔

البتہ وقت قیام کے اعتقاد تو لدا کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ کیونکہ عالم خلق متعبد بزمان و مکان ہے۔ لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم زنجیر فرمائے اذاتِ بابرکات کا بعید نہیں، (امداد المشتاق ص ۵۶)

قرآن و حدیث اور مستند اکابر محدثین، مفسرین اور محققین کی مستند کتب کے حوالہ سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلد اہلحدیث یہ اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

دِن مَقْرَر کرنا

دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے نزدیک دن مقرر کرنا حرام اور بدعت ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک دن مقرر کرنا جائز ہے۔
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْهُمْ يَوْمَ يَأْتِ اللَّهُ رِجْلًا (۱۳۷) اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

وَأَذَكُرُ وَاللَّهُ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ اور اللہ کی یاد کرو گئے جوئے دنوں

میں۔ (پ ۲۷)

قرآن پاک کی آیات طہات کے بعد اہلسنت الطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حجرات کو روزہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

يَصُومُوا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ -

رکھتے تھے۔ ۲۹۸
۱۰۴
۳۳۷
مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۹، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۲، مرتقاۃ شریف ص ۱۱، ابروآؤ شریف ج ۱

نسائی شریف ص ۱۰، ابن ماجہ شریف ص ۱۲۵، جامع ترمذی جلد ۱ ص ۹۳
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِي مَسْجِدًا قَبْلَ كُلِّ سَبْتٍ مَا شَاءَ
وَدَاكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ -
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سبت کے دن مسجد قبا میں
تشریف لایا کرتے تھے۔ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر
اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

رمیح بخاری شریف ص ۱ صیح مسلم شریف ص ۲۳۵ ج ۱

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي عَزْوَةٍ
تَبْلُوكٍ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ
يَوْمَ الْخَمِيسِ -
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن
غزوۃ تبوک میں تشریف لے گئے اور
آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے
تھے۔

رمیح بخاری جلد ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۵، فتح الباری جلد ۱، عمدۃ القاری جلد ۱

اشعۃ اللمعات فارسی جلد ۳ ص ۱۲۱، مرتقاۃ شریف جلد ۱ ص ۳۲۶

کنز العمال جلد ۳ ص ۳۳ مطبوعہ بیروت

أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فرماتی ہیں:-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُونِي أَنْ أَصُومَ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَهَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا کرتے
تھے کہ میں ہر مہینہ میں تین دن روزے
رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع

الْإِنْسَانِ وَالْحَيِّسِ -
کردن یا جمعرات کو۔

مشکوٰۃ شریف منہا، اشعۃ السمعات فارسی منہا، منکاتہ شریف منہا، ابوالودود شریف
جلد ۲۴۲، نسائی شریف منہا۔

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا ابو ذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:-

إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
روزے رکھ۔ ہر مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور
پندرہویں کو۔

(مشکوٰۃ شریف منہا، جامع ترمذی جلد ۹۵، نسائی شریف منہا)

پس قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث اہلسنت و عیانت
نہیں ہیں۔

وَمَا أَهْلَ بِهِ لَعْنُ اللَّهِ

دیوبندی اور اہل حدیث حضرات و مَا أَهْلَ بِهِ لَعْنُ اللَّهِ میں اولیاء اللہ کی
ارواح کو ایصالِ ثواب کرنے والے جانور کو بھی شامل کر کے حرام قرار دیتے ہیں اہلسنت و
جماعت بتوں اور وقت ذبح کی قید لگا کر جانور کو حلال قرار دیتے ہیں۔
قرآن پاک میں یہ مضمون چار مقامات پر بیان ہوا ہے۔ مستند کتب تفسیر
سے تفسیر درج کی جاتی ہے۔

امام عبد الرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المفسرین عبد الرحمن بیضاوی
علیہ الرحمۃ ای آیت شریفہ کی تفسیر میں
فرماتے ہیں کہ:-

وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيَعْبُرَ اللَّهُ بِهِ وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيَعْبُرَ اللَّهُ بِهِ
رَفَعَ بِمِ الصَّوْتِ عِنْدَ ذُبْحِهِ
لِلصَّنْوِ - (تفسیر بضاوی ص)

رضیع بن انس اور قاضی ثناء اللہ ربانی پی علیہم الرحمۃ کا عقیدہ | حضرت ربیع بن انس اور

قاضی ثناء اللہ ربانی پی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۱۔

وَمَا أَهْلَ بِهِ لِيَعْبُرَ اللَّهُ قَالَ
التَّوْبِيعُ ابْنُ اَنْسٍ مَا ذَكَرَ عِنْدَ
ذُبْحِهِ اِسْوَعًا لِيَعْبُرَ اللَّهُ -

فرماتے ہیں کہ وہ جانور جس پر ذبح کے وقت
غیر اللہ کا نام لیا جائے۔

(تفسیر مظہری جلد ۱۵ ص ۱۵۵ مطبوعہ دہلی)

امام خازن علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | زبدة المفسرین امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ ۱۔

وَمَا أَهْلَ لِيَعْبُرَ اللَّهُ بِهِ يَعْنِي مَا
ذَكَرَ عَلِيُّ ذُبْحِهِ غَيْرَ اِسْوَالِ اللَّهِ وَ
ذَلِكَ اَنَّ الْعَرَبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
كَانُوا يَذْكُرُونَ اَسْمَاءَ اَصْنَاهِمُ
عِنْدَ الذَّبْحِ فَحَرَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ
بِهَذَا الْآيَةِ -

ذبح کرنے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور وہ ہے کہ
عرب جاہلیت میں ذبح کرنے کے وقت اپنے
بتوں کا نام لیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے
اس آیت سے اس کو حرام کر دیا۔

(تفسیر خازن جلد ۲ ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

امام عسکری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام عسکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۱۔

وَمَا أَهْلَ لِيَعْبُرَ اللَّهُ بِهِ اَيْ رَفَعَ
الصَّوْتِ بِهِ لِيَعْبُرَ اللَّهُ وَهُوَ
قَوْلُهُمْ اِسْوَالِ الْاَلَاتِ وَالْعُزَّى

یہ آواز کو بلند کرنا اور وہ (نقار) ذبح کرتے
وقت کہتے تھے لات اور عسلی کے نام

عِنْدَ ذُنُوبِهِ. (تفسیر ذکر کتب مہمود بیروت) سے ذبح کرتے تھے۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | حضرت امام محمد آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ،

أَهْلَ لَيْعُوبِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُرَادُ أَهْلَ لَيْعُوبِ اللَّهِ بِهِ سَبَّحُوا عَلَيْهِ
الذَّبْحُ عَلَى إِسْحَاقِ الْأَصْحَابِ۔
کرامراد ہے۔

(تفسیر ردۃ العالی ص ۳۳۔ جزء ۳)

قاریض کرام، مستند اکابر مفسرین سے آپ مَا أَهْلَ لَيْعُوبِ اللَّهِ بِهِ کی تفسیر
آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ ان کے نزدیک جانور ذبح کرنے کے وقت جو آواز بلند کی جاتی
ہے۔ اس کو اھل کہا جاتا ہے۔

سرکارِ نبوت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کے لیے جو بکرا ذبح کیا
جاتا ہے یا کسی دلی اللہ کے عرس مقدس پر جو بکرا ذبح کیا جاتا ہے تو اس پر بھی ذبح
کے وقت بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ کہا جاتا ہے۔ لہذا وہ کھانا بالاتفاق اکابر
مفسرین حلال اور جائز ہے۔ دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات اس آیت کی تفسیر جمہور
مفسرین کے خلاف کرتے ہیں۔ اس لیے وہ اہل سنت و جماعت نہیں۔

ختم شریف

دیوبندی اور اہل بدعت حضرات ختم شریف کو بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ اہل سنت و
جماعت ختم شریف کو جائز قرار دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَتَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَعَاءٌ
وَرَسْمَةٌ يَلْمُؤُا مِّنِيْنَ۔ (پا ۹۵)
ادہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز و ایمان
دلوں کے لئے شفا ماروح ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تفسیر روح البیان | میں علامہ انصاری حقی علیہ الرحمۃ نے وَهَذَا كَثِيبٌ أَنْزَلْنَاهُ
مُبَارَكًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عَنْ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ قَالَ مَنْ تَرَوَّ
الْقُرْآنَ وَخَتَمَهُ تَوَدَّ عَا مَنَ عَلَيَّ
دَعَا بِهِ أَرْبَعَةَ الْآلِينَ مَلَكَ تَوَّ
لَا يَزَالُونَ يَدْعُونَ لَهُ وَيَسْتَعْفِرُونَ
وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ إِلَى الْمَسَاءِ أَوْ إِلَى
الصُّبْحِ - (تفسیر روح البیان ۶، مطبوعہ بیروت)

حیدر اعرج سے روایت ہے کہ جو قرآن پاک
پڑھے اور اس کو ختم کرے پھر دعایا مانگے
تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے
ہیں۔ پھر اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں
اور بخشش مانگتے رہتے ہیں شام یا صبح تک۔

(تفسیر روح البیان ۶، ج ۱، مطبوعہ بیروت)

علامہ نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں:-

حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اور صحیح اسناد کے ساتھ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ وہ ختم شریف وقت اہتمام فرماتے
تھے کہ ختم شریف کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے
اور ختم قرآن کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے۔

وَرَوَى بِإِسْنَادٍ الصَّحِيحِ عَنْ مَجَاهِدٍ
قَالَ كَانُوا يَجْتَمِعُونَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ
يَقُولُونَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ وَتَسْتَجِبُ
الدُّعَاءُ وَتُخْتَمُ الْقُرْآنُ -

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ
علامہ نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ:-

مسند دارمی میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو فرمایا کرتے
تھے جو قرآن پاک پڑھتا تھا جب ختم کا ارادہ
کرتا تو آپ کو پتہ چل جاتا تو آپ اس
مغل میں تشریف لے آتے۔

وَرَوَى فِي مَسْنَدِ دَرَمِيِّ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ
يَجْعَلُ يِرَاقِبُ رَجُلًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتُمَ عَلَّمُوهُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَيَشْهَدُ
ذَلِكَ - (الطبائع ۱، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۶۱)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ نووی علیہ الرحمۃ حضرت انس
ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے متعلق روایت نقل فرماتے ہیں کہ:-

وَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْقُرْآنُ جَمَعُوا أَهْلِيهِ
وَدَعَا لَهُ - جب حضرت انس قرآن پاک ختم فرماتے تو اپنے
اللہ دیوال کر جمع کرتے اور دعا فرماتے۔

(کتاب الاذکار نووی ص ۹۷ معری، ج ۱۰ الاہام ص ۲۷۸ لابن تیمیہ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | مشکوٰۃ شریف کی شرح میں تحریر
فرماتے ہیں کہ:-

”بعض روایات آمدہ است کہ روح میت سے آید خانہ خود را
شبِ جمود پس نظری کند کہ تصدق کند از او سے یا نہ“

(ترجمہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح اپنے گھر جمع کی رات کو

آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں؟

راشدۃ للغات شرح مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۸ ج ۱۰ مطبوعہ نو عمریہ

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

عید کے روز یا عاشورہ کے روز یا شبِ عاشورہ یا جمعہ کے روز یا جب کا پہلا

جمعہ یا پندرہ شعبان کی رات کو یَخْرُجُ الْأَمْوَاتُ مِنْ قُبُورِهَا

فَيَقُومُونَ عَلَى الْأَبْوَابِ يُسْئَلُونَ فَيَقُولُونَ أَرْحَمُوا عَلَيْنَا

فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ بِصَدَقَةٍ أَوْ لَقْمَةٍ - مردے اپنی قبروں سے

نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کہتے ہیں اس رات صدقہ و خیرات یا روٹی سے

ہم پر رحم کرو۔ (دقائق الاخبار ص ۷۱)

قادر فیض کرام! قرآن و حدیث سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین

ابھدیش اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیائے اللہ

دیوبندی وہابی حضرات! یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیائے اللہ کو شرک کہتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیائے اللہ کہنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (پ ۲۷)

اے ایمان دار۔ صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

(پ ۵۷)

هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِنُصْرِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ

وہی ہے جس نے آپ کو اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعہ قوت بخشی۔

(پ ۲۷)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبِّبْ اللَّهُ وَهَبْ
أَتْبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں ہے۔ اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوتے کافی ہیں۔

(پ ۱۰ ع ۲)

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ - (پ ۱۰ ع ۱۵)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

ان سب آیات طہیات میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے اگر مخلوق میں سے کسی کو باذن اللہ مددگار سمجھنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کبھی بھی اجازت نہ دیتا۔

انبیاء کرام علیہم السلام شرک سے باز رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نبی نہ خود شرک کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسکی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں انبیائے کرام علیہم السلام سے بھی مخلوق خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے۔

جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔
مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ
اللہ کی طرف میری مدد کرنے والا کون ہے۔

تو حواریوں کا جواب قرآن کریم میں ان الفاظ میں درج ہے۔
قَالَ الْمُحَاسِرِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ
حواریوں نے کہا ہم مدد کریں گے اللہ کے
(پہ ۳۳ ع)
دین کی مخلوق میں سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے بوجھ اٹھانے والے اور مددگار کے لیے عرض کیا۔ اور اُس میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا نام عرض کیا۔
قرآن حکیم میں ہے۔

وَأَجْعَلْ لِي ذُرِّيَّتًا مِّنْ أَهْلِ هَارُونَ
اِرْحَمْنِي وَأَرْحَمِ لِي ذُرِّيَّتًا مِّنْ أَهْلِ هَارُونَ
اور میرے لئے گھروالوں میں سے ایک ذریعہ کر دے۔
(پہ ۱۷ ع)

دونوں انبیاء کرام علیہم السلام سے مخلوق میں سے مددگار ہونے کا ثبوت عیاں ہے۔ اگر شرک ہوتا تو کبھی بھی مخلوق سے مدد نہ مانگتے۔ اگرچہ آیات قرآنی میں باذن اللہ یا عطا الہی کا لفظ نہیں مگر یہ اہل علم کا فرض ہے کہ وہ عوام کو بتائیں کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔ جیسا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ سے عیاں ہے۔ اور باذن اللہ اور بعباد الہی مخلوق میں سے بھی مددگار ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات طہیات سے عیاں ہے مگر دیوبندی وہابی اس تفریق کو پیش کئے بغیر شرک کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو پریشان کر کے ملک کی فضا کو بھی مکدر کرتے ہیں۔ جو کہ اسلامی اور اخلاقی لحاظ سے مجرم ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا مخلوق سے مدد مانگنا تو ایک طرف رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خود جبرائیل اور صالح مومنین کا مددگار ہونا بیان فرمایا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَ جِبْرِئِلُ وَ
تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل

صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ بَعْدَ
ذَلِكَ ظَهَرَ لَهُ
اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد
فرشتے مدد پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے تیسرے پارے میں جبریل علیہ السلام سے حضرت
عیسے علیہ السلام کی مدد کرنے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِنشَاء عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ الْبَيْتِ
وَإِيذَانَهُ مِنْ رُوحِ الْقُدُسِ ط
اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسے کو کھلی
تشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس
کی مدد کی۔ (پ ۲ - ۱۴)

روح قدس جبریل امین ہے۔ جو کہ فرشتہ ہے۔ بلکہ معلم الملائکہ ہیں۔ اور اللہ
تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اگر مخلوق کا مدد کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کا اظہار نہ فرماتا۔
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں۔ اور سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درباری نعمت خوان ہیں۔ جب بارگاہ نبوت میں انہوں
نے اپنا قصیدہ نعتیہ پیش کیا۔

سید مرسلان۔ سرور عالمیاں۔ سیاح لامکان۔ وسیلہ بیگان حضرت محمد مصطفیٰ اعلیٰ افضل
الصلوة والتسلیمات نے خوشی میں آکر ان کے لئے جو دعا فرمائی۔ وہ بھی مسلک حق الہست
وجامعت کے عقیدہ کی حقانیت کی تین ذیل ہے۔ وہ دعا یہ جملہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ أَيُّدَا بَرُّوحِ الْقُدُسِ اے اللہ اس کی روح قدس جبریل سے مدد فرما۔ (صحیح بخاری)

امام المفسرین، فخر الدین رازی
علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں وَ اِذْ
قَالَ رَبِّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّي جَاعِلٌ
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔ آیت کریمہ کے تحت سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت درج فرمائی ہے۔ کہ جو جنگل میں پھنس جاتے تو کہے۔ اَعِينُونِي؟

عباد اللہ! يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ۔ اللہ کے بند و میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔
قارئین کرام!۔ آیات طہیات اور اعدیث شریفہ کی روشنی میں مخلوق سے مدد ملنے

کا جواز واضح ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مقرب ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں ہوگا۔ جب واقعی وہ مقبول ہیں۔ تو پیران کو مددگار سمجھنا اور مدد کے لئے پکارنا کیسے شرک ہوگا۔

دیوبندی وہابی حضرات سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارنا چاہیے۔ بلکہ اللہ کے سوا کسی کو پکارنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ لیکن ان بیچاروں کو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود لوگوں کو پکارا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں متعدد مقامات میں ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**۔ اے لوگو! یہ ظاہر ہے کہ لوگوں میں مسلمان بھی ہیں۔ اور کفار بھی ہیں۔ اور حرف نہ دیا یا پکارا جا رہا ہے۔ دیوبندی وہابی اولیاء اللہ کو پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ تو تمام لوگوں کو پکار رہا ہے۔

قَدْ آتَىٰ الْكَلِمَةَ فِي الْكَلِمَاتِ میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے ایمان والو۔ اس میں تمام مومنوں کو کیا سے پکارا ہے۔ جن میں شہنشاہ بغداد غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

سرور عالم نور مجسم شیخ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری امت کو پکارا ہے۔ فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا مُحَمَّدٍ** امت میں غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ مندرجہ بالا دلائل سے مدد مانگنا اور نداء کرنا یعنی **يَا شَيْخِ سَيِّدِ عَبْدِ الْعَالَمِينَ جِيلَانِي شَيْخًا لِلَّهِ** کہنے کا جواز عیاں ہے۔

امام فخر الدین رازی۔ علامہ حازن۔ علامہ اسماعیل
حتیٰ علیہم الرحمۃ مفسرین کرام کا عقیدہ
تحت فرمایا ہے کہ **الْأَسْتَعَانَةَ بِالنَّاسِ فِي دَفْعِ الصُّوْبِ وَالظُّلْمِ جَائِزَةٌ**
دفع ضرر اور دفع ظلم کے لئے لوگوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
جو کہ دیوبندی دہلوی اور اہلسنت و جماعت
حضرات کے نزدیک مستند شخصیت ہیں۔

انہوں نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ آیۃ شریفہ کی تفسیر
بیان کرتے ہوئے اس فرق کو نمایاں بیان کیا ہے۔ جس سے ہر قسم کے شبہات اور شکوک
دور ہو جاتے ہیں۔ وہ تفسیر پیش خدمت ہے تاکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ بھی واضح ہو جاتے۔

دائجا باید فہمید کہ استعانت از غیر یوحے کہ اعتماد بران غیر باشد وادرا منظر ہون الہی
ندانہ حرام است و اگر التفات محض بجانب حق است وادرا یکے از مظاہر ہون دانستہ
و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت اور تعالیٰ در آن نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید درواز
عرفان نخواہد بود در شرع نیز جائز و رواست انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر
کردہ اند در حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیت بلکہ استعانت بحضرت حق است لا غیر۔
یہاں سمجھنا چاہیے کہ غیر خدا سے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اسے مظہر امداد
الہی نہ جانتے ہوئے مدد مانگنا حرام ہے۔ لیکن اگر باطن حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو تو
ان سے مظہر ذات الہی جانتے ہوئے اور اسباب و حکمت الہی کو پیش نظر رکھتے
ہوئے اگر غیر خدا سے ظاہری امداد طلب کی جاتے۔ تو یہ بعید از عرفان الہی نہیں۔
یہ امر شریعت میں بھی جائز اور روا ہے۔ اس قسم کی استعانت یہ غیر نہیں بلکہ استعانت
بحق تعالیٰ ہے۔ (تفسیر عزیزی فائز ص ۱۰۱ مطبوعہ دہلی)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والقسم اذ انشق کی تفسیر میں

تحریر فرماتے ہیں کہ۔

بعض اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ
نے محض اپنے بندوں کی ہدایت و
ارشاد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ان کو

بعض اولیاء اللہ مگر کہ آئمہ خارج تکمیل و
ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں
حالت ہم تعارف مدد دنیا دادہ و

استغفرانق آنها بجهت کمال وسعت
تدارک آنها مانع توجہ باین سمت نمی
گردد و ادیسیاں تحصیل کمالات باطنی
دزانها می نمایند و ارباب حاجات و
مطالب حل مشکلات خود از آنها می
طلبند و می یابند و زبان حال دران
وقت مهم مترجم باین مقالات است
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن -

اس حالت میں بھی اس عالم کے تقرون
کا حکم ہوا ہے اور اس متوجہ ہونے سے
ان کا استغراق بوجہ کمال وسعت
تدارک انہیں روکتا نہیں اور اویسی
طریقہ کے لوگ باطنی کمالات انہی سے
حاصل کرتے ہیں۔ حاجتمند اور ابل
غرض لوگ اپنی مشکلات کا حل انہی سے
چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ پاتے

بھی ہیں۔ اور زبان حال سے یہ گیت گاتے ہیں۔

من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔

(تفسیر عزیزی)

پس قرآن و حدیث سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین
اہل حدیث اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

گیارہویں شریف | مستند گیارہویں شریف پر مدلل کتاب ہے۔

وَمَا أَهْلَ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ پر چالیس مستند
تفاسیر کے حوالہ جات سے بحث کی گئی ہے۔ نذر ماننا۔ ایصال ثواب کرنا
ختم قرآن پاک، کھانا سلنہ رکھنا چیز کا نامزد کرنا۔ اور جلیل المرتبت
محدثین سے گیارہویں شریف کا ثبوت ۱۶۹ مستند کتب سے درج کیا
گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے صرف

اذان کے پہلے اور بعد زود شریف پڑھنا

دیوبندی حضرات! اذان کے بعد یا پہلے درود شریف پڑھنے کو بدعت کہتے ہیں۔ اور اس کو سختی سے بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں نیز زود شریف پڑھنے کو جائز قرار دینے والوں پر طرح طرح کے فتوے چسپاں کرتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ درود شریف پڑھنے پر کوئی پابندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لگائی کہ نفل وقت نہ پڑھنا چاہیے۔

قرآن باری تعالیٰ عام ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پہا ۲۲، ۳۴)

اے ایمان والو۔ ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اس ارشادِ رب تعالیٰ میں صَلُّوا وَتَسَلَّمُوا حکم ہے۔ سلوٰۃ اور سلام پڑھو۔ وقت کی پابندی نہیں جب اللہ تعالیٰ نے پابندی نہیں لگائی اور نہ ہی اللہ کے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوئی پابندی لگائی ہے۔ تو دیوبندی پابندی لگانے والے اور فتوے لگانے والے مگر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف ہوتے۔

ارشادِ محبوب باری تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم | سیدنا عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَهُ
مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حَسَلَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب تم مؤذن کی آواز کو سنو۔ تو جو کچھ اُس نے کہا ہے وہی کچھ تم بھی کہو۔ پھر پھر درود شریف پڑھو۔ پس جو شخص مجھ پر ایک

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِهَا عَشْرًا - (شکوۃ شریف ص ۱۶۶) منقول البیہقی ص ۱۱۳ . دس مرتبہ رحمتیں نیچے گا۔
 مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر
 صبحِ مسلم شریف ص ۱۶۶، منقول البیہقی ص ۱۱۳ .
 عمل الیوم واللیلة ۲۶، سنن ابی یوسف ص ۱۶۹، ص ۱۶۹، اسراج الیوم ص ۱۰، شکر اللہ ما فیکم ص ۱۰۰، ص ۱۰۰،
 اس حدیث شریف میں مدنی آجدار حبیب کو گوارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
 آذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ مبارک کہ
 ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ سے یہ بالکل ظاہر ہے۔ نیز میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آذان
 کے بعد درود شریف پڑھنے پر فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا
 عَشْرًا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ
 رحمتیں نیچے گا۔

نواب صدیق حسن بھوپالوی | جو کہ دہائیوں کی ستمِ شخصیت ہیں جن کے بارے میں
 دہائیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کے

بہت اچھی طرح سمجھتے تھے واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ بہت سے اوقات میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بارے میں امر وارد ہوا۔ جو ان میں سے
 بعض وقتوں میں درود پڑھنا واجب ہے۔ اور بعض میں محبت ہے۔ جیسے ہم بیان
 کرتے ہیں۔ پس ان میں سے ایک آذان کے بعد۔ اس حدیث کی وجہ سے امام احمد نے
 عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 جب کسی مردان کو تم آذان دیتے سناؤ تو جیسے وہ کہتا ہے اسی طرح کہتے جاؤ۔ پھر پھر درود
 پڑھو۔ کیونکہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود پڑھا ہے۔

تفسیر ترجمان القرآن ص ۱۱۱

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے تو آذان کے بعد درود شریف
 پڑھنے والے کو ثواب کا اور رحمت پر درود گوارا کا سستی ہے۔ محروم بند ہی اُس کو بدعتی،
 جنسی، یا مسلوب کیا کہتے ہیں۔ پتہ چلا کہ دیوبندی آذان کے بعد درود شریف پڑھنے کو نہ
 والے اعلیٰ شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں۔

Click For More Books

(نعوذ باللہ من ذالک)

آنتِ عُمْدَةٍ كَعَبْلِ الرَّمِيَّتِ حَدِيثُ عَلَامَةِ ابُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
اسْحَاقَ الدِّينَوْرِي الْمَعْرُوفِ ابْنِ السُّنِّيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مِنْ كَانَتْحَالِ
۳۶۲ھ میں ہمارے اسی روایت کو بَابُ الصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاَذَانِ یعنی باب آذان کے وقت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
پر درود شریف پڑھنے کے بیان میں درج فرمایا ہے۔

اتنے بڑے حدیث کا باب بانہما اور لفظ عِنْدَ الْاَذَانِ لانا ثابت کرتا ہے کہ
ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ باعث
رحمت و برکت ہے۔ بدعت نہیں۔

سرور کون و مکان، سیاح لاسکان، دیبلہ یکساں
شیخ مجراں علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف الجامع الصغیر میں درج فرمایا ہے۔
اس سے بھی آذان سے قبل درود شریف پڑھنا واضح ہے۔ ارشاد نبوی یہ ہے۔

كُلُّ امْرُؤٍ يَالِ لَا يُبَدُّ اَنْبِيَّهٖ مُحَمَّدٍ
اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَهِيَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ
نیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور
مجھ پر درود شریف پڑھنے سے نہ کی جاتے۔
مخوفین کل بركة۔ (الجامع الصغیر ص ۲۷۲) تودہ کام برکتوں سے خالی ہے۔

کون مسلمان ہے؟ جو آذان کو اچھا کلام نہ سمجھتا ہو۔ مسلمان تو آذان کو اچھا کام ہی سمجھتے ہیں۔
اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق آذان سے قبل درود شریف پڑھنا
حکم مصطفوی ہے۔

جو کہ شرح بخاری ہیں۔ اپنی کتاب حمدۃ القاری
شرح صحیح البخاری میں کل امروزی یال حدیث
شریف نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

امام بدر الدین عینی حنفی محدث
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اما الصَّلَاةُ فَلَا تَذَكَّرُ عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَسَلَّمَ مَقْرُونٌ بِذِكْرِہِ صَلَّى وَ لَقَدْ
قَالُوا رَبِّي قَوْلِهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
مَعْنَاهُ ذِكْرَتِ حَيْثَا ذِكْرَتِ .

(عمدة القاری شرح
صیحیح البخاری ص ۱۱)

اس لئے کہ آپ کا ذکر پاک اللہ تعالیٰ کے
ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور علامہ کرام نے اللہ تعالیٰ
کے فرمان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے معنی
میں فرمایا ہے کہ اس کا یہ معنی ہے۔ دے قبول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میرا ذکر ہوگا۔ وہاں
تیرا ذکر ہوگا۔

محدثین اور محققین نے تو اذان سے قبل درود شریف پڑھنے کو جائز اور مستحب قرار دیا
ہے۔ مگر اذان سے قبل درود شریف پڑھنے کو منع کرنے والا

علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ جو کہ علامہ ابن حجر
عسقلانی قدس سرہ النورانی کے شاگرد و رشید ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام الامام محمد ادریس شافعی علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔ کہ
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَبُّ
كُتُوبِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . (القول البدیع ص ۱۹۳ مطبوعہ مدینہ منورہ)

امام شافعی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت تو درود شریف پڑھنے کے متعلق کوئی قید نہیں لگاتے
تو بلکہ ہر حال میں پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔

بدعت، بدعت اور حرام حرام کی رٹ لگانے والوں سے صلاح الدین ایوبی کے متعلق
پوچھا جاتے تو کہیں گے کہ بہت نیک بادشاہ تھا۔ یہی سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ تھے۔
جنہوں نے بیت المقدس کو آزاد کرایا تھا۔ اکابر محدثین اور محققین اس کے لئے دعائے کلمات
فرماتے ہیں۔ انہوں نے اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور
اپنے دور میں اس کا اہتمام فرمایا ہے۔ جیسا کہ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع
میں اور علامہ سلیمان صاحب تفسیر جبل نے فتوحات الوہاب میں درج فرمایا ہے۔

اپنی شہرہ آفاق بلکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں منظور نظر کتاب الشفا ص ۱۱۱

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ

حقوق المصطفیٰ میں اذان کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ درود شریف پڑھنے کے مقامات میں ایک مقام اذان بھی درج فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مقامات میں سے ایک مقام آپ کے ذکر پاک کرنے یا آپ کا اسم گرامی لینے یا لکھنے یا اذان دینے کا وقت ہے۔

وَمِنْ مَوَاطِنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ وَسَمَاعِ اسْمِهِ اَوْ كِتَابِهِ اَوْ عِنْدَ الْاَذَانِ

(شفا ص ۱۱۱ مطبوعہ)

قاضی عیاض محدث (متوفی ۷۴۸ھ) نے بھی عِنْدَ الْاَذَانِ تحریر فرمایا ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری مکی حنفی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ

عِنْدَ الْاَذَانِ اَيُّ الْاَعْلَامِ الشَّامِلِ لِلْاَقَامَةِ

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ

اذان سے مراد اعلام ہے۔ جو اذان شرعی و اقامت دونوں کو شامل ہے۔

(شرح شفا ص ۱۱۱ ج ۲)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے تو اقامت کے وقت بھی درود شریف پڑھنا مستحب قرار دیا ہے

اپنی کتاب فتح المعین میں اذان اور اقامت سے قبل درود شریف پڑھنے کو سنوں اور مستحب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

علاء عثمان بن محمد شطا الدمیاطی مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

قال الشيخ الكبير الكرمي انهما تسنن قبلهما
انها تسنن قبلهما

پڑھنا سنوں فرمایا ہے۔ فتح المعین کی شرح اعانة الطالبين میں ہے کہ

أَيُّ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. (امانة الطالبین ص ۲۲۱) اور مستحب ہے۔
اذان اور اقامت سے پہلے نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا مسنون
قارئین کرام! انت محمد اکابر علماء کے ارشادات کی روشنی میں بھی اذان سے قبل درود سلام
پڑھنا بلاشبہ جائز اور مستحب ہے۔

پس مندرجہ بالا روایات سے اظہر من الشمس ہے کہ اذان کے بعد یا پہلے درود شریف
پڑھنے کو بند کرنے کی کوشش کرنے والے بگڑ بگاڑ کرنے والے اور اس کو بدعت و حرام
کننے والے دیوبندی و بابی اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

انگوٹھے چومنے کا ثبوت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ایم گرامی سنکر دیوبندی و بابی حضرات
اذان کے وقت اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ انگوٹھے چومنا بدعت اور حرام
قرار دیتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت اذان کے وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام نامی ایم گرامی سنکر درود شریف پڑھنا اور انگوٹھے چومنا مستحب اور جائز قرار
دیتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علاء محمد خیریم مالکی علیہ الرحمۃ نے النوافح
العطریۃ نبی پاک صاحبِ ولوک

علیہ افضل الصلوة والسلام کی حدیث شریف درج فرماتی ہے کہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَسَّحَ بِرِجْلَيْهِ اِسْوَحَ حَيْثُ شَرَفَ قَبْلَ
اپنے ہاتھ سے اسم محمد کو چھوا پھر اپنے ہونٹوں
نکی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے اپنے ہاتھ کوچو یا پھر اپنی آنکھوں پر
ملا۔ تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔ جیسے
صالحین کی زیارت کرتا ہے۔ اور میری شفاعت
اُس کے قریب ہوگی۔ اگرچہ وہ گنہگار ہو۔

يَدُهُ بِشَفَاتِهِ تَرْمَسُ عَلَى عَيْنَيْهِ
يَسْرِي رَبِّهِ بِمَا يَرَاهُ الصَّالِحُونَ وَ
يَسْأَلُ شَفَاعَتِي وَ لَوْ كَانَ عَامِيًّا -
(الزواجر العطره ص ۱۵۵ مطبوعہ مصر)

حمدۃ المفسرین حضرت علامہ اسماعیل حقی
علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان
میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ

حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ
اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات
کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف
وحی بھیجی کہ وہ تمہاری پشت سے آخری
زلزلے میں ظہور فرمائیں گے۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے آپ کی ملاقات کا سوال کیا
تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں
ہاتھ کے گلے کی انگلی میں نور محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم چمکایا تو اس نور نے اللہ تعالیٰ
کی تسبیح پر اسی واسطے اس انگلی کا نام
نفس فی اشعی ہوا۔

اِنَّ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَقَ
اِلَى لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَادْوَحَى اللهُ
تَعَالَى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيُظَاهِرُ
فِي الْاٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَأَلَ لِقَاءَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ
فِي الْجَنَّةِ فَادْوَحَى اللهُ تَعَالَى اِلَيْهِ
فَجَعَلَ اللهُ النُّورَ الْمُحَمَّدِيَّ
فِي اَصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ مِنْ يَدِهِ
الْيُمْنَى فَسَبَّحَ ذَلِكَ النُّورَ فَلِذَلِكَ
سُمِّيَتْ تِلْكَ الْاَصْبَعُ مُسَبَّحَةً
كَمَا فِي التَّرْوِضِ الْعَالِقِ اَوْ اَظْهَرَ
اللهُ تَعَالَى جَمَالَ حَبِيْبِهِ فِي صِفَاءِ
ظَفَرِي اِيْهَامِيَه مِثْلُ الْمِرْآةِ
فَقَبِلَ اَدَمُ ظَفَرِيَّ اِيْهَامِيَه وَ

جیسا کہ روض العناتق میں ہے یا
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ
وسلم کے جمال مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام
کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں آئینہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کی طرح ظاہر فرمایا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر انگوٹھوں پر پھیرا۔ پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی پھر جب جبریل عین علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا۔ جو شخص اذان میں میرا نام منے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی انگوٹھوں پر ملے۔ تو وہ کبھی اندھانا ہوگا۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور و معروف تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ محیط میں لایا ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ، بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھے اور اذان دینا شروع کر دی۔ جب اشہدان محمد رسول اللہ کہا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں انگوٹھوں پر رکھا اور کہا قُرَّةُ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مَسَّحَ عَلَيَّ عَيْنَيْهِ فَصَارَ أَصْلًا لِدُنْيَتِهِ فَلَمَّا أَخْبَرَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ إِسْحَاقِي فِي الْأَذَانِ فَقَبَّلَ ظَفْرِي إِبْهَامَيْهِ وَمَسَّحَ عَلَيَّ عَيْنَيْهِ كَوَيْعًا أَبَدًا۔

(تفسیر روح البیان ص ۲۲۹) مطبوعہ بیروت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

در محیط آورده کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد ورامد نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود

بلال رضی اللہ عنہ برخواست و اذان اشغال فرمود چون گفت اشہدان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قُرَّةُ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ یا ابوبکر ہر کہ بکند چنین کہ تو کردی خدا تے بیامزد گناہان جدید و قدیم اور اگر

بمعدلہ ہوا تھا۔
فرمایا کہ اے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ
تم نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں
کو بخش دے گا۔
(تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷)
مطبوعہ بیروت

امام ابو طالب محمد بن علی کئی عیدالرحمۃ کی تعینیف لطیف
قوت القلوب کے حوالہ سے زبدۃ المفسرین علامہ اسماعیل
حقی عیدالرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔
امام ابو طالب محمد بن علی مکی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حضرت شیخ امام ابو طالب محمد بن علی مکی
رفع اللہ درجاتہ و قوت القلوب روایت کرے
از ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
و السلام بسجد در آمد در وہ محرم و بعد از آنکہ
نماز جمعہ او فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار
گفت و ابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہا میں چشم
خود را مسح کرد و گفت قَرَّةٌ عَيْنِي بِكَ
يَا نَسُوْلَ اللّٰهِ و چون بلال رضی اللہ عنہ از
اذان فراغت روتے نمود حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ اے ابوبکر ہر کہ
جو آنگہ تو گفٹی از روتے شوق بگفتے من
و بکند آنگہ تو کردی خدا سے در گزارد گناہاں
ویرا آنگہ باشد نو دکہنہ خطا و عہد نہاں
و آشکارا۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷)
مطبوعہ بیروت
نے کیا ہے۔ وہ کہے (یعنی انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور قَرَّةٌ عَيْنِي بِكَ يَا نَسُوْلَ اللّٰهِ کہے)
تو خدا تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں سے در گزار فرمائے گا۔

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
علامہ سخاوی نے دلیلی کے حوالہ سے نقل
فرمایا ہے کہ خلیفہ اول امیر المؤمنین سیدنا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب توڑن کو اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنا۔
قَالَ هَذَا وَقَبْلَ بَابِ الْاِئْتِمَانِ
السَّبَابَتَيْنِ وَاسْمَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَعَلٍ
مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِي فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ
شِفَاعَتِي۔ (مقامہ ص ۳۸۴ مطبوعہ مصر)

تو یہی کہا اور اپنی شہادت کی انگلیوں کے
پورے زیریں جانب سے چوم کر آنکھوں
سے لگاتے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو میرے اس دوست کی طرح کرے گا۔
اس کے لئے میری شفاعت ملال ہو گئی۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

فقیر محمد بن سعید خولانی علیہ الرحمۃ سے مروی
ہے کہ مجھے فقیر عالم ابوالحسن علی بن محمد بن
صدیق نے اور ان کو فقیر زاہد بلالی علیہ نے بتایا

ہے کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا
بِحَبِيْبِي وَقَرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدًا بِنَاصِيَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ
اِيْهَا مِيَةً وَيَجْعَلُهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ
لَوْ يَعْرِوْا لَعَرِيْرٌ مُّدٌّ۔ (مقامہ ص ۳۸۵)

جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا بِحَبِيْبِي اور قَرَّةَ عَيْنِي
محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے۔ پھر
دونوں آنکھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے۔
تو وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔ اور نہ اس کی
آنکھیں کبھی دکھیں گی۔

حضرت نضر علیہ السلام کا عقیدہ

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے امام ابوالعباس
احمد بن ابوبکر الراد الیسانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف بیعت

موجبات الرحمہ وعن اَبُو الغفوه کے حوالے سے سیدنا نضر علیہ السلام کا فرمان بھی
نقل فرمایا ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق ہی ہے۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ امام شمس

مشائخ عراق علیہم الرحمۃ کا عقیدہ

محمد بن صالح مدنی علیہ الرحمۃ کی لکھی ہوئی تاریخ میں

لکھا ہے کہ عراق الاعظم کے بہت سے مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ

جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درود شریف پڑھے۔
صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللهِ يَا حَبِيبَ قَلْبِي وَ
يَا نُورَ بَصَرِي وَيَا قَرَّةَ عَيْنِي۔ کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی۔

اور یہ مجرب ہے۔ امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ جب سے میں نے یہ سنا
ہے یہ مبارک عمل کرتا ہوں آج تک میری آنکھیں نہیں دکھیں نہ دکھیں گی اور نہ میں اندھا
ہوں گا۔ (انشاء اللہ)
(المقام الحسنہ ص ۲۸۴)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب
شامی شریف میں علامہ ابن عابدین علیہ

الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وَأَعْلَمُ أَنَّهُ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ
سَمَاعِ الْأُولَى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ

جان لو بیشک اذان کی پہلی شہادت کے
سننے پر صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اور
دوسری شہادت کے سننے پر قَرَّةَ عَيْنِي بِكَ

يَا رَسُولَ اللهِ كَبْنَا مُسْتَحَبٌّ هُوَ۔ پھر اپنے
انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے
اور کہے اللَّهُمَّ مَتْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے والے
کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے
جاتیں گے۔

مِنْهَا قَرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ
تُرْقَى قَالَ اللَّهُمَّ مَتْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ
يَعْدُو وَصَّعَ ظَهْرِي الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى
الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ لَهُ قَامِدًا إِلَى الْجَنَّةِ۔

(شامی شریف ص ۲۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

امام قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ مندرجہ بالا
عبارت لکھ کر تحریر فرمایا ہے کہ

كَذَا فِي كَنْزِ الْعِبَادِ قَهْطَانِي وَتَحْوِي
فِي النَّتَابِ بِالصُّوفِيَةِ وَفِي كِتَابِ الْفِرْدَوْسِ
مَنْ قَبَّلَ ظَهْرِي الْإِبْهَامِيَّةَ عَشْرًا

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور
ای طرح فتاویٰ صوفیہ اور کتاب الفردوس
میں ہے کہ جو شخص اذان میں اَشْبَدُ أَنْ

Click For More Books

سَمَاعٌ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ
فِي الْإِذْنَ اَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي
صُفْوَةِ الْجَنَّةِ وَنَمَائِهِ فِي حَوَاشِي
الْجِبْرِ الْمَلِيِّ. (شامی شریف ص ۳۲۸ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (کے ناخنوں کو چومے) اس کے متعلق ہر مل پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اس کا قائد ہوں گا۔ اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔ اس کی پوری تشریح اور بحث بحر الرائق کے حواشی رملی میں موجود ہے۔

تیسرے مفسرین علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے بھی امام قہستانی علیہ الرحمۃ کی عبارت اپنی تفسیر روح البیان ص ۳۲۸-۳۲۹ میں درج فرمائی ہے۔

فقہ حنفی کی کتاب طحاوی شریف میں بھی درج ہے۔ کہ

علامہ قہستانی علیہ الرحمۃ نے کثر العباد سے ذکر کیا ہے۔ کہ مستحب ہے۔ کہ جب موذن پہلی دفعہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ تو سننے والا صلی اللہ علیہ وسلم کہے۔ اور دوسری دفعہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ کہنے کے وقت (سننے والا) قُوَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اپنے دونوں آنکھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھ کر پڑھے۔ تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت میں اس کے قائد ہوں گے اور ملکی نے فردوس میں ذکر فرمایا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوعہ دونوں ہاتھوں کے دونوں آنکھوں کے پوروں کا بوسہ لے کر آنکھوں پر ملنا موذن کے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ کہنے کے وقت کہے اَشْهَدُ اَنَّ

علامہ طحاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

ذَكَرَ الْقَهْطَانِيُّ عَنْ كَثْرَةِ الْعِبَادِ
اِنَّهُ يُسْتَجَبُ اَنْ يَقُوْلَ عِنْدَ سَمَاعِ
الْاُوْلَى مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللَّهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ
قَرَّبْتُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ
اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ
بَعْدَ وَضْعِ اِيْهَا مِيْهِ عَلَا عَيْنَيْهِ
فَاِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لَهُ
قَائِدًا فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الدَّيْلَمِيُّ فِي
الْفَرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي بَكْرٍ
الصَّدِّيقِ مَرْفُوْعًا مِنْ مَسْحِ الْعَيْنَيْنِ
بِأَطْنِ اَنْعَمَةِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ نَسِيْهَا
عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَدِّينِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللَّهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ سَرَّضْتُمْ يَا اللَّهُ رَبَّنَا
وَيَا إِسْلَامَ دِينَنَا وَ مُحَمَّدًا نَبِيَّنَا تَوَّاسًا كَو
میری شفاعت لازمی ہوگی اور اس طرح حضرت
خضر علیہ السلام سے مروی ہے۔ اور اسی طرح
فضائل میں عمل کیا جاتا ہے۔

وَرَسُولَهُ سَرَّضْتُمْ يَا اللَّهُ رَبَّنَا وَإِلَّا إِسْلَامَ
دِينَنَا وَيَا مُحَمَّدًا نَبِيَّنَا حَلَلْتُ شَفَاعَتِي
وَكَذَلِكَ أَسْرَى مَعِيَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبِمِثْلِهِ يُعْمَلُ فِي الْقَضَائِلِ -
(لمحمدای شریف ص ۱۲۲)

امام المحدثین شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ
امام طاہر کس علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں۔
کہ انہوں نے استاذ حدیث علامہ شمس محمد

استاذ حدیث علامہ شمس محمد بن
الونصر بخاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بن الونصر بخاری رحمۃ اللہ الباری سے یہ حدیث سنی ہے۔

جو شخص روزن سے کلمہ شہادت سُنکر
انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر پھیرے
اور یہ پڑھے اللَّهُمَّ احْفَظْ حَدَّثِي
وَنُورِهُمَا بِبَرَكَاتِكَ حَدَّثِي مُحَمَّدًا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَ
نُورِ سَمَاعًا وَ كَبْشًا نَدْعَانَهُ هَرُوكَا -

مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سَمَاعِهِ مِنَ الرَّوْزِ
كَلِمَةَ الشَّهَادَةِ ظَفَرِيَّ ابْنَاهَا مِيه
وَمَسَحَهُمَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ عِنْدَ
الْتِسُّ اللَّهُمَّ احْفَظْ حَدَّثِي
مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ نُورِ هُمَا لَوْ يَعُو -

(مقام سنہ ص ۳۸۵)

پس قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث
غیر مقلدین اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

حیاتِ انبیا علیہم السلام

دیوبندی اور اہلحدیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیاتِ انبیا کے لئے
کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت و جماعت حیاتِ انبیا تسلیم کرتے ہیں۔
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَقْرُؤُوا لِيَوْمٍ يُقْتَلُ فِيهِ
سَبِيلَ اللَّهِ أَهْمًا تُبَلِّغُوا مَا كُنْتُمْ بَلِّغُونَ
وَالَكِنَّ لَآتَشْعُرُونَ .

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں
انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔
ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پ ۱۰ - ع ۱۳)

علامہ ابن حجر عسقلانی | حافظ الحدیث علی الاطلاق علامہ ابن حجر عسقلانی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شارح بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وَإِذَا ثَبِتَ اللَّهُ أَحْيَاءُ
مِنْ حَيْثُ النُّقْلُ فَإِنَّهُ يَقْوِيهِ
مِنْ حَيْثُ التَّنْظِيرُ كَوْنُ التَّشْمَادِ
أَحْيَاءُ بِنَصِّ الْعَرَبِ وَالْأَنْبِيَاءُ
أَفْضَلُ مِنَ الشَّهِدَاءِ - شہدائے بلند اور بالاتر ہے، انکی حیات بطریق اولیٰ ثابت ہوگی۔
اور جب (قرآنی ارشادات سے) یہ
بات ثابت ہوگی کہ شہید لوگ زندہ ہیں
اور یہی عقل سے بھی بادیل ثابت ہے
تو وہ انبیاء کو انہیں السلام جن کا ذکر
افضل من الشہداء ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۱۰۷)

وَاسْتَلْ مِنْ أَمْرٍ سَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَسُلِنَا أَجَعَلْنَا
مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِلَهَةً
يُعْبَدُونَ وَالزُّخْرَفُ (پ ۱۰ - ع ۱۱)

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے
پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمن
کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن
کو پوجا ہو۔

اس آیت کے متعلق دیوبندی حضرات کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب کے
تعلیف مولوی نادر المیدنی صاحب رقمطراز ہیں کہ۔

Click For More Books

اس آیت کی تفسیر میں علامہ تفسیر نے یہ فرمایا ہے کہ

يَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلَىٰ حَيٰوةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - (مشکلات القرآن ص ۲۳)

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے انبیاء علیہم السلام کی حیات پر استدلال کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ مر گئے ہیں ان سے کسی بات کا پوچھنا یا پوچھنے کا حکم دینا یہ درست نہیں ہو سکتا۔ تمام مفسرین قرآن حکیم نے یہی تفسیر اور ترجمہ فرمایا ہے۔ چند تفاسیر کے حوالہ جات درج ہیں۔

تفسیر درمنثور جلد نمبر ۶ ص ۱۶۱ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۲۵ ص ۸۹، تفسیر جمل علی الجلالین جلد ۱ ص ۸۸ شرح زاد جنتی حاشیہ بیضاوی جلد ۲ ص ۲۹۵۔ علامہ نجفابی مصری

حاشیہ بیضاوی جلد ۱ ص ۲۳۲ (رحمت کائنات ص ۱۷۶)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ | رسول معظم، نور محم - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

آيَتٌ مِّنْ عِلْمِ مَوْسَىٰ نَبِيِّهِ
فِي عِنْدِ الْكُتَيْبِ
الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ
مِّصْلَتِي فِي قَبْرِهِ .
(شب معراج) میرا گذر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے ہوا میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس ہے۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

میچ حدیث میں ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام علیہم السلام، ان کی ایک جماعت تھی کہ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ اور نوس علیہما السلام کو کچھ راتوں کو وہ لبتیک لبتیک اللہم لبتیک کہہ رہے ہیں (میچ مسلم ص ۱۰۰)
حضرت ابوالدرداء | حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَكْثَرُ مَا صَلَّوْا عَلَيَّ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ نَابَتْ شَهْوَةٌ تَشْهَدُهَا
الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا
مجھ پر کثرت سے جمعہ کے روز درود پڑھا کرے
کیونکہ وہ مشہور دن ہے۔ اس روز ملائکہ حاضر ہوتے
ہیں جو مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے۔

Click For More Books

تو مجھ پر اس کا درد پیش کی جا تا ہے
یہاں تک کہ وہ درد و سلام سے فارغ
ہو جائے۔ میں نے عرض کی۔ حضرت موت
کے بعد بھی سنیں گے تو آپ نے فرمایا ہے
شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کو
کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ
کا ہر نبی زندہ ہے جس کو رزق دیا جاتا ہے

يُصَلِّي عَلَيَّ عَلَى الْأَعْرَصَتِ عَلَى
صَلَوَاتِهِ حَتَّى لَيْزَ عَنْ مَنَاهَا قَالَ
تَكَلَّمْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَمْهِنِ
أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَبِحَسْبِ
اللَّهِ مَعِي يُرْتَقُ

ابن ماجہ ص ۱۱۹، نیل الاوطار ص ۲۱۰، عن المعبود ص ۲۵، وقار الوفا للسہودی -
جلال الافہام ص ۴۳، ابن صیفی ص ۵۵، مشکوٰۃ ص ۱۳۲، مرآۃ ص ۱۱۳، اشعۃ اللغات -

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہما حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
کا عقیدہ

عقیدہ سے بھی روایت ہے جو کہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تمام دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن ان
کی روح قیض ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اور اسی دن قیامت کی پہنچی ہوگی۔

پس جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درد
پڑھا کرو۔ کیونکہ تمہارا درد و بیشک مجھ
پر پیش کی جاتا ہے۔ مجھ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ جب آپ قبر میں کھل چکے
ہوں گے تو اُس وقت جہاں درد و آپ
پر کیے پیش کی جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا
اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ
انبیاء کے جسموں کو سٹی بنائے۔

فَا كَثُرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْت
صَلَوَاتِكُمْ مَعْرُوفَةٌ عَلَيَّ قَالَ
فَالُوا يَا سُّؤَالَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِضُ
صَلَوَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَلْمِزْتَنَا
تَمَالَ يَسْتَوْلَعُ بَلَيْتِكَ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَمْهِنِ
أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ -

مشکوٰۃ ص ۱۳۲، مرآۃ ص ۱۱۳، اشعۃ اللغات ص ۶۱۳، ابوداؤد ص ۱۵۵، نسائی ص ۱۵۲، ابن ماجہ
ص ۱۱۹، دارمی ص ۱۹۵، مستدرک ص ۲۸۸، سنن کبیر ص ۲۴۸، نیل الاوطار ص ۲۱۰ - ۲۱۱،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جلال الافہام منک الصلاة والسلام مع جامع صغیر ، مدارج النبوة قاری ص ۹۱
علامہ بدرالدین عینی حنفی | حافظ الحدیث، امام بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویہ
ارشاد فرمایا کہ زمین انبیاء کرام کے جموں
کو نہیں کھاتی ایسے ارشادات سے نتیجہ
قطعی طور پر حاصل ہوتا ہے کہ انبیاء کرام
زندہ ہیں صرف وہ ہم سے غائب کر لئے
گئے ہیں۔ کہ ہم ان کا ادماک نہیں کر سکتے
جیسا کہ فرشتوں کا معاملہ ہے۔ کہ وہ زندہ
بھی ہیں۔ اور موجود ہی۔ لیکن ہم ان کو
پانہیں سکتے۔ ہاں جن پر اللہ تعالیٰ کرامت
فرمائے۔ وہ انہیں دیکھ بھی سکتے ہیں
یہ بات طے شدہ ہے کہ انبیاء کرام زندہ ہیں

مَعَ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ
فَتَمَّصَلُ مِنْ جُمْلَةِ هَذَا الْقَطْعِ
بِأَنَّهُمْ غَيَّبُوا عَنَّْا بِحَيْثُ لَا نَدْرُكُهُمْ
وَإِنْ كَانُوا مَوْجُودِينَ أَحْيَاءَ وَ
ذَلِكَ كَالْحَالِ فِي الْمَشْكَةِ
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
فَأَنَّهُمْ مَوْجُودُونَ أَحْيَاءُ
لَا يَسْرَأُهُمْ أَحَدٌ مِنْ فِرْعَانَا
إِلَّا مِنْ خَصَّةِ اللَّهِ تَعَالَى
بِكْرَامَتِهِ وَإِذَا تَقَرَّرَتْ أَنَّهُمْ أَحْيَاءُ

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری ص ۶۹ مطبوعہ بیروت)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ | امت محمدیہ کے عظیم محدث ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام
کر دیا ہے کہ پیغمبروں کے جموں کو کھائے
یہ اسی لئے تھا کہ انبیاء کرام اپنی اپنی

قَالَ أَيْ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ
أَنْ تَمَّعَهَا فِيهِ مَبَالِغَةُ
لَطِيفَةِ أَجْسَادِ الْأَنْبِيَاءِ
مَنْ أَنْ تَأْكُلَهَا فَالْتَّانِبِيَاءِ
فِي قُبُورِهِمْ أَحْيَاءُ

قبروں میں زندہ ہوتے ہیں وصحابہ کرام
کے اس سوال کے بعد کہ بعد الوفاات یہ ملامت

مِنْ مَخْتَلٍ الْجَوَابِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ
أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ فَكُنْ
لَهُمْ سَاءَ صَلَاةٍ مَوْتٍ
صَلَّى عَلَيْهِمْ .
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲۹ مطبوعہ عثمان)

دوسلام کیجئے پیش ہوگا جواب میں یا شاہ
فرمانا اس کا ماحصل ہی یہ ہے کہ انبیاء
کرام اپنی قبریں میں اسی طرح زندہ
ہوتے ہیں کہ جو ان پر صلاۃ و سلام پڑھے
اُسے وہ خود سن سکتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
القوی فرماتے ہیں کہ ازیں جا معلوم می شود کہ حیات
انبیاء رحیات جسمی و دنیاوی است نہ بجزوہ و بقائے ارواح۔

(مدارج النبوة فارسی ج ۲ ص ۹۲)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اپنی دوسری تصنیف لطیف تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں کہ
انبیاء علیہم السلام کو موت نہیں وہ زندہ اور باقی ہیں۔ ان کے واسطے وہی ایک موت
ہے۔ جو ایک دن آسکی۔ اس کے بعد ان کی رو میں بدن میں لوٹا دی جاتی ہیں۔ اور جو حیات
ان کو دنیا میں تھی وہی عطا فرماتے ہیں۔ (تکمیل الایمان ص ۵۵)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عَلَامَةُ شَامِي حَنَفِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ
كَاعْتِقَادِهِ

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَحْيَاءٌ
فِي قُبُورِهِمْ

تحقیق انبیاء کرام علیہم الصلاۃ و
السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے

دشامی شریف ص ۳۲۴ ج ۳ مطبوعہ مصر ہیں۔

مولا علی قاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ حِبْرَةَ مَا أَقَادَهُ مِنْ قُبُورِهِ
حَيَلَاةُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
حَيَلَاةٌ بِهَا يَتَعَبَّدُونَ وَيُصَلُّونَ
فِي قُبُورِهِمْ مَعَ اسْتِغْنَائِهِمْ

ابن حبر نے فرمایا ہے کہ انبیاء
کرام علیہم السلام کی حیات پر سب سے
بڑی دلیل یہ ہے کہ اپنی قبروں میں
عبادت کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور وہ کھانے پینے سے اسی طرح بے نیاز
ہیں جس طرح لاکھ کہ زندہ ہیں۔ مگر کھاتے
پیتے نہیں۔

مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا لَمَلِئِكَةٍ
۲ مَرَلًا مَرِيئَةً فِيهِمْ۔

اور قاضی شریح شکرۃ ص ۲۹۹-۲۱۰

لہذا قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث
اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث حضرات کے اکابر کا عقیدہ ہے کہ لفظ رحمۃ للعالمین
صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء
ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونا سرور کائنات
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا ہی خاصہ ہے۔ ان کے علاوہ رحمۃ للعالمین کوئی بھی نہیں۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت
سارے جہان کے لیے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

تَلْعَالِمِينَ (پ ۱۴، ع ۷)

اور اے محبوب ہم نے تمکو نہ بھیجا مگر ایسی رحمت
سے جو تمام آدمیوں کو گنہگار سے والی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً

لِلنَّاسِ (پ ۲۲، ع ۹)

تم فرماؤ اسے لوگو میں تم سب کی طرف
اللہ کا رسول ہوں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (پ ۲۰، ع ۹)

سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمان ہے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ

ہر نبی صرف اپنی ہی قوم کی طرف

كَانَ النَّبِيُّ يُعَبِّئُ إِلَى قَوْمِهِ

خَاصَّةً وَبُيِّنَتْ إِلَى السَّامِعِينَ
عَامَّةً۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲)

مبعوث ہوتا رہا۔ اور میں سارے لوگوں
کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَأَقَّةٍ فِي سَارِي خَلْقٍ كِي طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴۹، مرقاة شریف ص ۳۹، صبیح مسلم شریف ص ۱۰۰)

قاری میضی کرام: جب اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے رسول صرف رسول آخر الزماں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں تو (رحمۃ للعالمین) صرف سارے جہانوں

کے لیے رحمت انہیں کا ہی خاصہ ہے۔ اور کسی کا خاصہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا دیوبندیوں

اور دہلوی اکابر کا عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اس لیے وہ اہل سنت

و جماعت نہیں ہیں۔

حاضر و ناظر

دیوبندی اور اہل حدیث غیر مقلدین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کہا
شرک قرار دیتے ہیں اور اہل سنت و جماعت اس کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اسے غیب کی خبریں بتانے والے نبی،

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر

اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ

کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چکا دینے

دلا آفتاب۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَ

دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِآذَانٍ سَرِيعًا

مُنِيرًا۔ (پ ۳۲ ع ۳)

شاہد کا معنی حاضر و ناظر ہے۔ کیونکہ شاہد شہود اور شہادت سے مشتق ہے۔

مفردات امام راغب میں ہے۔

شہود اور شہادت کا معنی حاضر

ہونا مع مشاہدہ بصر یا بصیرت

الشَّهَادَةُ وَالشَّهَادَةُ الْحُضُورُ

مَعَ الشَّاهِدَةِ أَمَا بِالْبَصْرِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اِدِّیْصِیْرَةٌ . کے ساتھ۔

(مقررات ص ۲۴۴ مطبوعہ مصر)

تفسیر کبیر۔ روح المعانی۔ مدارک۔ ابوالسعود۔ بیضاوی جمل اور جلالین میں ہے کہ آپ کا شاہد ہر زمان کے لئے ہے۔ جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تفسیر جلالین شریف کی عبارت پیش خدمت ہے۔

وَإِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا عَلَىٰ
مَنْ أُرْسِلْتُ إِلَيْهِمْ .
(تفسیر جلالین ص ۳۵۵)

آپ کو ہم نے حاضر ناظر بنا کر
بھیجا ان پر جن کی طرف آپ
بھیجے گئے ہیں۔

صحیح مسلم شریف | میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

أُرْسِلْتُ إِلَىٰ الْخَلْقِ كَافَّةً
(صحیح مسلم شریف ص ۵۱۲)

میں اللہ کی تمام مخلوق کی طرف بھیجا
گیا ہوں

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا (پ ۱۷۱)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و
گواہ ہیں۔

شہید بھی شہادت سے مشتق ہے۔ شہادت کا معنی حضور مع المشاہدۃ
علامہ طاہر مٹنی علیہ الرحمۃ | علامہ طاہر مٹنی علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری میں جو
کا عقیدہ | کہ کتب حدیث کی لکت ہے۔ میں فرمایا ہے۔

أَنَا شَهِيدٌ أَيْ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ
بِأَعْمَالِكُمْ فَكَأَيِّ بَأْسٍ مَعَكُمْ
أَنَا شَهِيدٌ عَلَىٰ طَوْلِ لَأَرْ أَيْ
أَشْفَعُ وَأَشْهَدُ بِأَعْمَالِكُمْ بَدَلًا
أَسْوَاحِكُمْ لِيَفِي .

میں شہید ہوں یعنی میں تم پر
تمہارے اعمال کی شہادت دوں گا۔
پس گویا میں تمہارے ساتھ باقی ہوں۔
اور طبرانی میں أَنَا شَهِيدٌ عَلَىٰ
هُوَ لَأَرْ وَارِدٌ ہوا ہے۔ یعنی میں

شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔ اس بات کا کہ انہوں نے اپنی روتوں کو اللہ تعالیٰ کے

لئے خرچ کیا ہے۔ (میں جہادِ نارِ صبیحہ ۲۳)

امام خازن علیہ الرحمۃ تفسیر خازن میں فرماتے ہیں۔

شہود یعنی حاضر ہونا۔

کا عقیدہ شہود ائی

حَضْرًا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم | نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں ہر مومن سے اس کی جان

سے بھی زیادہ قریب ہوں جس

نے قرآن مجید اس کا ادا کرنا میرے

ذمہ ہے۔

أَدْوَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِي

مَنْ شَرَكَ دِينًا فَعَلَيْ

(الناسِ شَرِيحِ مِصْبَاحِ)

اور ہم نے نہیں جھکا۔ آپ کو لے کر

مگر رحمتِ تمام جہانوں کے لئے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

لِلْعَالَمِينَ (پشاع)

علامہ اکوسی علیہ الرحمۃ | علامہ اکوسی علیہ الرحمۃ اس آئیہ شریفہ کی تفسیر میں

فرماتے ہیں کہ۔

کا عقیدہ

اور تمام جہانوں کے لئے نبی پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہر نام اس اعتبار

سے ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کل

کائنات پر ان کی قابلیت و استعداد

کے موافق فیضِ الہی کا واسطہ عظمیٰ

ہیں۔ اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کا نورِ اول مخلوقات ہے۔ اور

حدیثِ پاک میں ہے۔ لئے جابر اللہ

تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نبی کے

نور کو سدا فرمایا اور دوسرے حدیث میں

يَخْرُجُ مِنْهُ نُوْرٌ

يَبْصُرُ بِهِ كُلُّ نَفْسٍ

بِأَعْيُنِهَا إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ

وَالسَّلَامَةُ وَاسِطَةُ الْفَيْضِ

إِلَّا لِيُجِيبَ عَلَى الْمَسْئَلَاتِ عَلَى

حَسَبِ الْقَوَائِلِ وَلِذَا كَانَ

نُوْرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَدْوَى الْمَخْلُوقَاتِ

فَقَبِي الْخَيْرِ أَدْوَى مَا خَلَقَ اللَّهُ

لِعَالَمِهِ نُوْرُهُ نُوْرُهُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والی ہے
اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔
اور حضرات صوفیہ اقدس دست امرا ہم
کا کلام اس بیان میں ہمارے کلام سے
بڑھ چڑھ کر آتا ہے۔

وَجَاءَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُعْطَى
وَإِنَّا الْقَاسِمُ وَبِالصُّرْفِيَّةِ
قَدْ سَتَّ اسْتَرَاهُمْ
فِي هَذَا الْفَضْلِ كَلَامٌ قَوْنٌ
ذَابِكْ - (تفسیر روح المعانی ص ۱۰۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

تفسیر روح البیان میں اسی آیت شریفہ کے تحت
علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اسے ہمیں! ہمیں اللہ تعالیٰ نے خبر
دی ہے کہ نور محمدی تمام مخلوق سے پہلے
اس کے بعد جملہ مخلوق نرس سے تحت
الشری تک آپ کے نور سے پیدا ہوئی
ہے۔ اس معنی پر آپ عالم وجود و شہود
کے رسول اور کل موجدات کے لئے
رحمت ہیں پس تمام کے تمام آپ سے
اور جملہ خلقا سے وجود اور جمیع مخلوق پر رحمت
کے سبب ہیں یوں کہیں۔ کہ آپ جملہ
عالم کے ذرہ ذرہ کے لئے رحمت ہیں
اور معلوم ہوا کہ جمیع مخلوق فضا و
قدرت میں بلا روح پر ہی تھی۔ اور
محمود علیہ السلام کی تشریف آوری
کی منظر تھی جب آپ تشریف لائے
تو جملہ عالم کو زندہ کی ملی کیے کہ آپ
جملہ عالم کی روح ہیں۔

قَالَ فِي عِلَالِ الْعَلْبِي أَيُّهَا
الْفَهْمِي مَرَاتِ اللَّهُ أَخْبَرْنَا
أَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدُلُّ
مَا خَلَقَهُ ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْخَلَائِقِ
مِنَ الْعَرَشِ شَرِي الشَّرِي مِنْ بَعْضِ
نُورِهِ فَأَمَّا سَلَهُ إِلَى الْوُجُودِ اشْهُودُ
رَحْمَةً بِكُلِّ وَجُودٍ إِذَا يَجْمَعُ
صَدْرًا مِنْهُ فَكُونُهُ - ہی صادر ہونے اور جملہ خلقا سے وجود اور جمیع مخلوق پر رحمت
کے سبب ہیں یوں کہیں۔ کہ آپ جملہ
عالم کے ذرہ ذرہ کے لئے رحمت ہیں
اور معلوم ہوا کہ جمیع مخلوق فضا و
قدرت میں بلا روح پر ہی تھی۔ اور
محمود علیہ السلام کی تشریف آوری
کی منظر تھی جب آپ تشریف لائے
تو جملہ عالم کو زندہ کی ملی کیے کہ آپ
جملہ عالم کی روح ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَيًّا يُجَوِّدُهُ لِأَنَّهُ سُرُوحٌ مُجْتَمِعِ الْخَلَائِقِ .

(تفسیر روح البیان ص ۵۲۸ جزء ۱ مطبوعہ بیروت)

وَاعْلَمُوا أَنَّنِي رَسُولُ اللَّهِ
(پارا ۱۳ ع ۲۱)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے
رسول ہیں۔

الَّذِي أَدُلِّي بِالْمَوْمِنِينَ مِنْ
الْغَيْبِ وَأَنْزَاجِهِ
أُمَّتَهُمْ . (پارا ۱۴)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی ایمان سے
زیادہ مالک ہے۔ اور اس کی
بیسیاں ان کی مائیں ہیں۔

هَذَا جَاءَ كَمَا سَأَلَ مَنْ
الْفَيْسُكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
سَآدَتٌ رَاحِمَةٌ .

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے
تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا
مشقت میں پڑنا اگر ہے۔ تمہاری
بھلائی کے نہایت پابنے والے

(پارا ۵ ع ۵)

مسلمانوں پر کمال مہربان۔ مہربان
اور تم فرماؤ۔ کام کرو۔ اب تمہارے
کام دیکھیے گا۔ اللہ اور اس کے رسول
اور مسلمان۔

وَقُلْ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ
(پارا ۱۲ ع ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا عقیدہ

مَنْ سَأَلَ فِي النَّاسِ فَسَيَرَانِي
فِي الْيَقِينَةِ .

بخاری ۱۰۳۵، فتح الباری ص ۲۸۲ عمدۃ القاری ص ۱۲۰ ارشاد الساری ص ۱۱۳،
مشکوٰۃ شریف ص ۳۹۲، اشعۃ اللغات فارسی ص ۶۳، مرقاة ص ۲۴۰، ابوداؤد ص ۳۲۹،
عن المعبود ص ۵۲، جامع ترمذی ص ۲۰۹، مواہب اللدیہ ص ۹۳، ارزقانی شریف ص ۲۸۲،
صحیح مسلم شریف ص ۲۲۲ (۲۲۲)

Click For More Books

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | شیخ الحدیث علی الاطلاق بالاتفاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کا عقیدہ

کی شرح میں فرماتے ہیں۔

یہ بشارت کے ان لوگوں کے لئے
جو آپ کے جمال کو خواب میں دیکھتے
ہیں۔ کہ وہ آخر میں نفسانی تمارکیوں
کے بعد اور جسمانی سوانح کے ختم کے
بعد اس مرتبہ میں پہنچتے ہیں۔ کہ بغیر
حجاب ظاہر باہر حالت بیداری

اس بشارت است برائیاں جمال اور
در خواب کہ از بعد از ارتفاع کہ و رات
نفسانیہ و قطع ملائق جسمانیہ مرتبہ برسند کہ
کہ بہ حجاب کشفاً و عیاناً در بیداری باین
سعادت فائز باشند چنانچہ اہل خصوص زیادیا
رامیہ شد و بر این معنی اس حدیث دلیل میشود

بر صحت روایت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوں گے۔ جیسا کہ ادا کیا
در لفظہ۔ اللہ میں۔ عالم بیداری میں انکو زیارت ہوتی ہے۔ اس معنی کے بنا پر یہ حدیث دلیل ہے۔
کہ بیداری میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صحیح اور درست ہے۔

اشعۃ المعانی فارسی صفحہ ۲۴ جلد ۲

و اینچندین اختلافات و کثرت تداویب کہ در
علمائے امت است کہ یک کس را درین مسئلہ ظن
نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت
حیات بے شائبہ مجاز و توہم و تاویل دائم و
باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر
طالبان حقیقت را و متوجہان آن حضرت
را مفیض و مرتی است۔

اور با وجود استعدا اختلافات اور کثرت تداویب کے
جو علماء امت میں ہیں۔ ایک کو اس مسئلہ میں اعتقاد
نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغیر شائبہ
مجاز اور بلا توہم تاویل حقیقت حیات کے ساتھ
دائم و باقی ہیں۔ اور اعمال امت پر حاضر و ناظر
ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے
والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔

دکھتوبات شریف برعاشیہ اخبار الاخبار شریف صفحہ ۱۹

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ | ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
کا عقیدہ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہو۔ پھر کہو: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي

ابواب رَحْمَتِكَ

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

ابن ماجہ شریف ص ۵۶ - ابوداؤد ص ۱۲۰ - سنن بیہقی ص ۲۴۲

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امام المؤمنین قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا) کا عقیدہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں جس وقت مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ .

(شفا شریف ص ۵۶ ج ۲ مطبوعہ بیروت)

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ جس مسجد میں بھی وہ داخل ہوں تو اس وقت وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اَسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ندا اور خطاب کے ساتھ سلام عرض کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ (علاء قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ) (جو کہ تابعی ہیں) کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى الْأَنْفُسِ كَمَا دَخَلْتُمْ بُيُوتَهُمْ

إِنَّ لَكُمْ لَكُمْ فِي الْبُيُوتِ أَحَدٌ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(شفا شریف ص ۵۶ ج ۲)

ملا علی قاری حنفی (عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی شرح علیہ الرحمۃ کا عقیدہ) میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

روح مبارک ہر مسلمان کے گھر میں
حاضر اور موجود ہے۔

حَاضِرٌ فِي بُيُوتِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
(شرح شفا ص ۲۶۴ مطبوعہ بیروت)

عَلَّامِ الْغُيُوبِ عَلَّامِ الْغُيُوبِ عَلَّامِ الْغُيُوبِ

اہل عرفان کے طریقہ پر یہ بھی کہہ جا سکتے ہیں
کہ جب نمازیوں نے التعمیرات کے ساتھ تکبیر
کا دروازہ کھلویا تو انھیں حی لا موت کی بارگاہ
میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی تکبیر
فرحتِ سخاوت سے سنندھی ہوئیں۔ تو انہیں
اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہِ خداوندی
میں جو انھیں یہ شرف باریابی حاصل ہوا ہے
یہ سب نبی رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت
مشابحت کا طفیل ہے۔ نمازیوں نے اس حقیقت
سے باخبر ہو کر بارگاہِ خداوندی میں جو نظر اٹھائی
تو دیکھا کہ صیب کے حرم میں صیب حاضر ہے۔

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَقَالَ عَلَى طَرِيقِ
أَهْلِ الْعُرْفَانِ الْمُصَائِرِينَ أَنَّمَا
أَسْتَفْتَحُوا أَبَابَ الْمَمْلُوكَاتِ بِالْتَّحِيَّاتِ
أَذِنَتْ لَهُمْ بِالذُّعُولِ حَتَّى حَرَّمَ
الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ فَفَرَّتْ عَلَيْهِمْ
بِالْمَنَاجَاتِ فَنَبِهُوا عَلَى ذَلِكَ
بِوَأَسْطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسِرِّطَةِ مَنَابِقِهِ
فَالْتَّعَاوُافَاذًا الْحَبِيبِ فِي حَرَمِ الْحَبِيبِ
حَاضِرٌ فَاقْبَلُوا عَلَيْهِ قَابِلِيَّتِ
الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

یعنی دربارِ خداوندی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں حضور کو دیکھتے ہی السلام
سینٹ ایما النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے حضور کی طرف متوجہ ہوتے۔
(فتح الباری جلد ثانی مطبوعہ مصر ص ۲۵)

عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۱۱ اور مہیب اللہ جلد ثانی ص ۲۳، زرقانی
شرح مہیب جلد ۵ ص ۳۲۹/۳۳۰ زرقانی شرح مؤطا ص ۱۱۱، مالک جلد اول مشا ص ۱۱۱ جلد ثانی
صفحہ ۲۲۷ فتح الملہم جلد ثانی ص ۱۲۳ وجزو المسالک جلد اول ص ۲۶۵

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علم غیب عطائی

دیوبندی اور غیر معتقدین اہل حدیث کے اکابر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب عطائی کو بھی شرک قرار دیتے ہیں بلکہ ابو جہل جیسا شرک کہتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت نبی اکرم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطائے اولین اور آخرین کے حالات کو جانتے والا اور غیب کی باتیں بتانے والا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَتْ اللَّهُ يُطَّلِعُكُمْ عَلَى
الْغَيْبِ وَاللَّهُ يَخْتَبِي مَنْ
سُئِلَهُ مَنْ يَشَاءُ۔ (پہلے ۹)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اسے
عام لوگوں کو غیب کا علم دے۔ بلکہ
اللہ چاہے اپنے رسولوں سے
جسے چاہے۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اس آیت کے تحت امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

الْمُعْتَبَى الْكَيْفَ اللَّهُ يَخْتَبِي أَحَدًا
يَصْطَفِي مَنْ سُئِلَهُ مَنْ
يَشَاءُ فَيُطَّلِعُهُ عَلَى
الْغَيْبِ

معنا یہ ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں
سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس
ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

(تفسیر حلالین شریف ص ۶۷)

علامہ حقی کا عقیدہ | علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ
الْحَقَائِقُ وَالْأَحْوَالُ لَا يَكْتَسِفُ
بِلَا وَاسِطَةٍ الرَّسُولِ۔

پس حقائق اور حالات کے غیب نہیں
ظاہر ہوتے بغیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے سے۔

(تفسیر روح البیان ص ۱۳۶ ج ۱ مطبوعہ بیروت)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دَعَلَمْتَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
عَظِيمًا (پہا ۱۴)

اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ
جاتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا
فضل ہے۔

امام رازی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

امام المفسرین فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر میں
فرماتے ہیں۔
یعنی احکام اور غیب

الْأَحْكَامِ وَالْغَيْبِ
امام نسفی علیہ الرحمۃ

(تفسیر کبیرہ ص ۱۰۳ مطبوعہ مصر)
امام نسفی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

یعنی شریعت مطہرہ کے احکام
اور امور دین سکھائے اور کہا گیا
کا عقیدہ

يَعْنِي مِنَ أَحْكَامِ
الشَّرْعِ وَالْأُمُورِ

الَّذِينَ وَقِيلَ عَلِمْتَ مِنْ عِلْمِ
الْغَيْبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَقِيلَ
مَعْنَاهُ عَلِمْتَ مِنْ خَفِيَّاتِ
الْأُمُورِ وَأُطْلِعَكَ عَلَى مَا تُبْرِي
الْقُلُوبِ وَعَلِمْتَ مِنْ أَجْوَالِ
الْمَنَافِقِينَ وَكَيْدِهِمْ مِنْ أُمُورِ
الدِّينِ وَالشَّلَاخِ أَوْ مِنْ خَفِيَّاتِ
الْأُمُورِ وَضَمَّائِرِ الْقُلُوبِ

ہے کہ آپ کو علم غیب میں وہ باتیں
سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور
کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ
آپ کو چھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں
کے رازوں پر مطلع فرمایا اور منافقین
کے مکر و فریب آپ کو بتا دیئے۔
اور دین سکھائے چھپی ہوئی باتیں
اور دلوں کے راز بتائے۔

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر میں اسی آیت
کے تحت فرمایا ہے۔

(تفسیر مدارک التنزیل ص ۱۱۳ مطبوعہ میرٹھ)

اس علم ماکان دیا کیون ہست کہ حق
سبجانہ اور شبیب اسراہیل حضرت مطا

یہ ماکان اور دیا کیون کا علم ہے
کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں

فرمود چنانچہ در حدیث معراج ہست کہ
من در زیر عرش بیدم قطرہ در حلق من
ریختند فعَلِمْتُ مَا كَانَتْ وَمَا يَكُونُ
(تفسیر حسین فارسی ص ۳ مطبوعہ
گزرے ہڑے اور آئندہ ہوتے والے واقعات معلوم کر لے۔
خداوند کریم جل جلالہ کا ارشاد ہے۔
الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ . خَلَقَ
الْاِنْسَانَ . عَلَّمَهُ الْبَيَانَ .
(پ ۷۳)

الرحمن نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد
کو پیدا کیا۔

تفسیر خازن میں اس آیات کے تحت لکھا ہے کہ
عَلَامَةُ خَازِنِ عَلِيٍّ الرَّحْمَةِ
كَاعْقِيْدَةٍ
قِيلَ اِنَّ اَدْبَابَ الْاِنْسَانِ
مُحَمَّدٌ اَصْلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ اَنْبِيَاۡتَ يَعْنِيْ بَيَانَ مَا
كَانَ وَمَا يَكُوْنُ لِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْجِي
عَنْ خَيْرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ عَنْ
يَوْمِ الدِّيْنِ . كَوَالُوْنَ اَوْرِجِيْلُوْنَ كِ اَوْرِ قِيَامَتِ تَمَّ كِ دِنِ كِي خَيْرِ مَعِ دِي كُنِي هِي .

علامہ قاضی شامی نے اپنی تفسیر منظرہ میں فرمایا ہے۔
عَلَامَةُ قَاضِي شَامِي شَامِ الرَّحْمَةِ عَلِيٍّ
كَاعْقِيْدَةٍ
وَعَلَّمَكَ . اَوْرِ اللّٰهُ تَعَالَى اَبَّ كِ
الْعُلُوْمِ اَسْرَارِ وَمَغِيْبَاتِ كِ
اَلْعُلُوْمِ عَطَا فَرَسْتِ .
بِالْاَسْرَارِ وَالْمَغِيْبَاتِ .
(تفسیر منظرہ ص)

علامہ جبار اللہ ز محشری نے اپنی تفسیر کشفات میں فرمایا ہے۔
مِنْ حَقِيْقَاتِ خْتِيَةِ اَمْرِهِ لَوُكُوْنَ كِ دِلُوْنَ كِ

الْأُمُورِ وَضَمَائِرِ الْقُلُوبِ
أَوْ مِنْ أُمُورِ الدِّينِ وَالشَّرَائِعِ
حالات امور دین - اور احکام شریعت
(تفسیر کشاف ص ۵۶۳ مطبوعہ عربیہ روٹ)
تفسیر معالم التنزیل میں انہیں آیات طہیات کی تفسیر
کرتے ہوئے لکھا ہے۔
علاء مہ نجوی علیہ الرحمۃ
کا عقیدہ
خَلَقَ الْإِنْسَانَ
اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْ الْإِنْسَانَ لِيُعَذِّبْهُ
أَيُّ مُحَمَّدٌ أَعْلَى السَّلَامِ عَلَّمَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَدَأَ الْإِنْسَانَ
أَوَّلَ نَبِيٍّ يَعْصِي بَيِّنَاتٍ مَا كَانَتْ وَ مَا
يَكُونُ . (تفسیر معالم التنزیل ص ۱۰۰)
اور ان کو بیان یعنی ساری الٰہی کھلی
باتوں کا بیان سکھا دیا۔

پس قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوگا کہ ولی بندی اور
الہدیت غیر مقلدین اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا و آخرت کا علم

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی۔ ولی کو اپنے حال اور دوسرے کے حال کا بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دنیا میں قبر میں اور حشر میں کیا کرے گا۔
اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا و آخرت و ما فیہا کا علم عطا فرمایا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ کہ

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اسے عام لوگوں میں
غیب کا علم دے دے ہاں اللہ جن لیتا
ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ يُبَلِّغُكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ
لَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مَنْ يُرْسِلُ مِنْ يَشَاءُ

(پ ۶۴ ع ۹)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو
سلط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ
رسول کے۔

عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ
أَحَدًا إِلَّا مِمَّنْ أَرَادَ مِنْ تَرْسُولٍ

(پ ۲۹ ع ۱۲)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں۔
ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور
اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے

وَكَذَٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنُ مِنَ
الْمُتَوَقِّئِيْنَ

(پ ۱۵ ع ۱۵)

ان آیات سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا ہے۔ بلکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی آسمانوں اور زمینوں کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔

۱۰۰ حاشیہ صفحہ ۲۰۳ پر دیکھیں۔

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے مثل جلد ۱ پر کذّٰلِکَ
نُسرِیٰ اِبْرٰہِیْمِہِ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

اِنَّ اللّٰهَ اَسْرٰی اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ مَمْلُکُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَکَشَفَ لَہٗ ذٰلِکَ فَتَحَ عَلَی الْاَبْوَابِ
الْعَمُوۡدِیَّ - (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۱ مطبوعہ مئتان)
ان کے لئے ان کے سب کو کشف فرمادیا اور
حضور پر غیبوں کے دروازے کھول دیئے۔
فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حدیث کے الفاظ کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری
اصلی صنفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ

قَالَ اِبْنُ حَجْرٍ اٰی جَمِیْعِ الْکَاتَاتِ
الَّتِیْ فِی السَّمٰوٰتِ بَلْ وَاَمَّا فَوْقَهَا کَمَا
یُسْتَفَادُ مِنْ قِصَّةِ الْمِعْرَاجِ وَالْاَرْضِ
ہِیَ بِمَعْنٰی الْجَنِّسِ اٰی وَجَمِیْعِ مَا فِی
الْاَرْضِ مِمَّنِ السَّمِیْعِ بَلْ وَاَمَّا تَحْتَهَا کَمَا
اَفَادَہٗ اَخْبَارُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ التَّوْبِ
وَالْحَوٰتِ الَّذِیْنَ عَلَیْہِمَا الْاَرْضُونَ کُلُّہَا۔
(مرقاۃ شریف ص ۲۱ مطبوعہ مئتان)
ابن حجر علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
سے آسمانوں بلکہ ان سے اوپر کی تمام کائنات
کا بھی علم مراد ہے۔ جیسا کہ واقعہ معراج سے
مستفاد ہے۔ اور اَرْضِ یعنی جس ہے۔ یعنی
وہ تمام چیزیں جو ساتوں زمینوں میں بلکہ جو
ان سے بھی نیچے ہیں۔ معلوم ہو گئیں۔ جیسا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثور۔ حوت گی
خبر دینا جن پر سب زمینیں ہیں۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں آپ
نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جنتی ہونا بیان فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مردی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَمَسُّ النَّاسُ مُسْلِماً سَرَّانِیَّ وَسَرَّایِ
مَنْ سَرَّانِیَّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۵۔ مرقاۃ شریف
۲۷۸ ج ۱۱ اشعۃ السمات قاری ص ۶۲۳ جامع ترمذی ص ۲۲۶)
جس مسلمان نے مجھے دیکھا اور میرے
دیکھنے والے کو دیکھا اُس کو دوزخ کی

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Click For More Books

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَمُعَرُّ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ سَرِيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔ (ترمذی ص ۲۱۶ ج ۱۲)

حضرت ابو بکر جنت میں۔ عمر جنت میں
عثمان جنت میں۔ علی جنت میں۔ طلحہ
جنت میں۔ زبیر جنت میں۔ عبدالرحمن
بن عوف جنت میں۔ سعد بن ابی وقاص
جنت میں۔ سعید بن زید جنت میں اور
ابو عبیدہ بن جراح جنت میں
جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا۔ (پطح ۲۱)
اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔
اس آیت شریفہ کی تفسیر مختلف مستند مفسرین کی مستند کتب تفسیر کی روشنی میں پڑھئے۔
علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا أَيَّ عِلْمِ الْغَيْبِ
(تفسیر قرطبی ص ۱۶۲ مطبوعہ بیروت)
اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس
سے علم دیا یعنی علم غیب۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا أَيَّ عِلْمًا لَا
يَكْتَنُّهُ وَلَا يُعَانِرُ قَدْرَهُ وَهُوَ
عِلْمُ الْغُيُوبِ۔
(تفسیر روح المعانی ص ۲۳ ج ۱۶)
اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس سے
علم دیا جس کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا۔
اور نہ کوئی کے مرتبہ کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اور
علم غیب ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا أَيَّ عِلْمًا لَا يَكْتَنُّهُ
كَتَنُّهُ وَلَا يُعَانِرُ مَا قَدَّرَ اللَّهُ وَهُوَ عِلْمُ
الْغُيُوبِ۔ (تفسیر ابوسعود ص ۵۲۶ ج ۶ شاہ تیسرے کتب)
اور ہم نے (حضرت خضر علیہ السلام کو) اپنے
پاس سے خاص علم دیا جس کی حقیقت اور مرتبہ
کو کوئی نہیں جانتا اور وہ علم غیب ہے۔

Click For More Books

وَعَلَّمَنَا مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا هُوَ
اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس
عِلْمُ الْغَيْبِ - (تفسیر صبح بیان مجید) سے علم دیا جو کہ علم غیر ہے۔
ناظرین! خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کے متعلق اختلاف ہے مگر ولی ہونے کے
متعلق سب کا اتفاق ہے۔ اگر خضر علیہ السلام کی یہ شان علمی ہے تو سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے علمی شان کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرنا کس قدر جہالت اور امانت ہے۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے
ہو کر مخلوق کی ابتداء سے لیکر جنیتوں اور
دوزخیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل
ہونے تک کی خبر دی۔ یاد رکھا اسکو
جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَانًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدَائِعِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ
أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ وَ
مَنَازِلَهُمْ حَقِظَ ذَلِكَ مِنْ حَقِظِهِ
وَنَسِيَهُ مِنْ نَسِيهِ

صحیح بخاری شریف ص ۴۵۳، فتح الباری ص ۴۸۶
عمدة القاری ص ۱۱۵ ح ۱۱ ح ۱۱
مشہدات ص ۲۵۱ اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۱۱ ج ۱
حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سردی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

البتہ تحقیق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیان فرمایا۔ جو کچھ ہوگا۔ یہاں تک کہ قیامت
قائم ہو۔

لَقَدْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَا يَكُونُ حَتَّى تَقْرَأُ السَّاعَةَ
(صحیح مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲)

لہ دیوبندیوں۔ ائمہ شریں۔ تبلیغیوں اور سرودویوں کے نام تہاد مجدد مولوی اسماعیل دہلوی قیامت نے
لکھا ہے کہ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سراسر کی
حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نبی کو۔ ولی کو۔ نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۱۱ مطبوعہ دہلی)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

علامہ قسطلانی شامی بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی سیرت مصطفیٰ پر لکھی ہوئی

شہرہ آفاق کتاب مواسب اللدنیہ میں حدیث شریف درج فرماتی ہے کہ
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ
إِلَيْهَا وَالْآخِرَةُ كَأَنْ يَكُنَّ إِلَيَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفْيِ هَذِهِ
مداسب اللدنیہ شریف ص ۱۹۳ مطبوعہ بیروت۔
زرقانی شریف ص ۶ مطبوعہ بیروت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ ایک اعرابی سرور عالم صلی اللہ
اور عرض کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

مجھے ایسا عمل بتائیے جسے اختیار کرنے سے
میں جنت جاؤں۔ فرمایا (وہ عمل یہ ہے کہ)
تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اس کے ساتھ
کمی کو شریک نہ کرے۔ اور نماز قائم کرے۔
اور فرض شدہ زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان شریف
کے روزے رکھے۔ (یہ سنکر) اس اعرابی نے کہا
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے کہ میں نہ اس سے کچھ زیادہ کروں گا۔
اور نہ اس میں سے کچھ کم کروں گا جب وہ اعرابی
پست پھیر کر چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عليه وآله وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔
ذُنِّي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ وَدَخَلْتُ الْجَنَّةَ
قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي
الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومُ مِمَّا
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَسْرَأُ
عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا
وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲)

جو شخص اس بات سے سرت محسوس کرے کہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ اس

آدمی کو رکھ لے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی اس آدمی کے جنتی ہونے کے متعلق فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نے ارشاد فرمایا۔

جنت تین شخصوں کی شتاق ہے۔

علی۔ عمار۔ سلمان

إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ. (جامع ترمذی ص ۲۲۶)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے۔ تو نکاح کریں گے۔ اور ان کی اولاد ہوگی۔ اور پینتالیس سال قیام فرمائیں گے۔ پھر ان کا وصال ہوگا۔ اور میری قبر کے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

يُنزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ ضَ مَيِّتًا وَرَوْحٌ وَيُؤَلِّدُ لَهُ وَيَمَكْتُكُ حَمَسًا وَارْبَعِينَ سَنَةً تُرْوَعِي مَوْتٌ فَيُدْفَنُ هَمِّي فِي قَبْرِي. (جامع ترمذی

مشکوٰۃ ص ۲۸۸ اشہد انما سمعت رسول اللہ ص ۲۳۳ ص ۲۰۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

دا تسلیم نے فرمایا۔

حسن و حسین جنتی فوجوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی شریف - مشکوٰۃ شریف)

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

نبی غیب دان سید مرسلان جناب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔
إِنَّمَا نَزَّاسَةُ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
مؤمن کی فراست سے ڈرو۔ بیک وہ اللہ
تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (جامع ترمذی ص ۲۱۶ انصباہ امت نامی)

حضرت ملا علی قاری حنفی مکی علیہ الرحمۃ جو کہ دیوبندی حضرت کے نزدیک بھی مستند ہیں۔ فرماتے ہیں۔

پاک اور صاف نفوس جب بدنی علاقوں سے غالی ہو جاتے ہیں۔ تو ترقی کرتے ہوئے ملا اعلیٰ سے بل جاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تمام اشیاء کو اس طرح دیکھتے ہیں۔ جیسے وہ سامنے ہیں۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ سید علی خواص علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔

ہمارے نزدیک مردِ کامل اُس وقت تک کوئی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مرید کی حرکاتِ نبی کو روزِ شاق سے لے کر اُس کے حنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔

علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری تصنیف لطیف طبقات الکبریٰ میں دلی کامل کے علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ

إِدْلَعَةُ عَمَّا عَلَيْهِ حَتَّى لَا تُنْبِتُ شَجَرَةً وَلَا تَحْضُرُ مِرْقَةَ الْإِبْطَرِمْ

اللہ تعالیٰ (دلی اللہ کریم) اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ یہاں تک جو درخت اگتا ہے۔ اور

ملا علی قاری حنفی قدس سرہ التورانی کا عقیدہ

النَّفُوسُ الزَّكِيَّةُ الْقُدْسِيَّةُ إِذَا تَجَدَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ حَرَجَتْ وَانْفَلَتَ بِالْعَلَاءِ الْأَعْلَى وَالْعَوِيْقُ لَهُ حِجَابٌ فَتَرَى الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ - (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۳)

امام ربانی علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کا عقیدہ

لَا تَكْمِلُ الرَّجُلُ عِنْدَنَا حَتَّى يَعْلَمَ حَرَكَاتِ مُرِيدِهِ فِي أَيْعَالِهِ فِي الْأَصْلَابِ وَهُوَ مِنْ يَوْمِ أَلْتَّ إِلَى اسْتَقْرَارِهِ فِي الْجَنَّةِ أَوْ فِي النَّارِ.

الکبریٰ امر برعاشیہ الیراقیت والجوہر ص ۳۳ مطبوعہ

لے امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ وہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہِ اقدس کے حضور ہی ہیں۔ جن کے متعلق دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح بخاری پڑھ کر سنا ہے۔ (فیض عیاری ص ۳۳ مطبوعہ مئین)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جو پتا بھی سرسبز ہر تہ نے اس آنکھ کے سامنے ہوتا ہے۔ (البعثات الکبریٰ ص ۱۳۳ مطبوعہ مصر)

جن کو دیوبندی اکابر بھی بزرگ اور ولی اللہ
تسلیم کرتے ہیں۔
آپ فرماتے ہیں۔

قطبِ مال حضرت عبدالعزیز دباغ
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

ساتوں آسمانی اور ساتوں زمینیں مومن
کامل کی وسعت نگاہ میں ایسی ہیں۔ جیسے
ایک میدان حق و دوق میں ایک چھلا پڑا ہر۔

مَا السَّعْرَاتُ السَّجَّعُ وَالْأَسْرُ صُورَتُ
السَّجَّعُ فِي نَظَرِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ إِذًا
كَحَلَقَةِ مُلَقَاةٍ فِي فُلَاةٍ مِنَ الْأَسْرَضِ
(الابریز ص ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے
ہیں کہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عارفین کا مین پر ہر چیز روشن اور

ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ (لمعات فارسی ص ۱۳۱ ہمد نمبر ۲)
اویام اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے
واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمل ص ۷۷)

قاری نضر کرام :- تمام موضوعات کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے
جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار علیہم الرضوان
کے عقائد اور نظریات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن دیوبندی اور
اہل حدیث غیر تقلدین حضرات کے نزدیک یہ تمام عقائد کفر و شرک اور حرام ہیں۔
اور پھر اہلسنت و جماعت کا دعویٰ کریں۔ تو یہ صحیحاً ہے کہ ان اہل فریب نے لہذا
قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ یہ اہلسنت و جماعت نہیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وہابی توحید

حسبے فرانسس

پیر طریقت اربہر شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ سن دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف گجرات

محمد رضا قادری

مدیر اسکے ماہنامہ مآلا طیبہ سیالکوٹ
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

النشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار
سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علامہ حاج ابو احمد محمد قاری صاحب دہلی قادری سلسلہ کی تصانیف

الانوار الحمدیہ ۹۰ روپے	ایزت بخش اطفالین ۶۰ روپے	ایزت جماعت کبریٰ ۶۰ روپے
گیارہویں شریف ۶۰ روپے	ہاتھ سپاؤں چھپنے کا ثبوت ۴۰ روپے	وہابی مذہب ۱۵۰ روپے
وہابیت کا پوسٹ مارٹم ۲۵ - روپے	ختم غوثیہ کا جواز ۱۸ روپے	مدلل تقریریں ۶۱۸ روپے
عقائد مختلفہ کی تفسیریں ۱۸ روپے	الوہابیت ۶۰ روپے	نور قادیان ۶۰ روپے
خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں ۱۵ روپے		
قصر وہابیت پر ۲۰ روپے	عقائد وہابیہ ۲۰ روپے	وہابی توحید ۱۵ روپے
مخالفین پاکستان ۱۵ روپے	وہابیت و مرزائیت ۱۵ روپے	مرزا قادیانی کی حقیقت ۱۰ روپے

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ